ای کارساز جملہ حاجات کارہا — آغاز کردہ ام تو رسانی بہ انتہا

ای خالق بیچون — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وای قادر مطلق

قدرت و صنعت تیری بی پایان ہے اور بندگی اور یاد تیری اور سرافگندگی اور عاجزی اقتضی ہر حال مین ہمکو شایان ہے تو ہی کریم ہی اور تو ہی غفار ہے اور ہم گنہگار اس سے زیادہ جو مین تذکرہ تیری قدرت کاملہ جل شانہٗ اور نعمای لا انتہا عمیمٔ کا کرون تو عقل اور ادب کا حکم ہی کہ خاموش اظہار اوسکی قدرتون اور شکر اوسکی نعمتون کا ادا کرنا کام قلم و زبان کا نہین ہے ع از دست و زبان کہ بر آید || کز عہدۂ شکرش بدر آید لیکن **قطعہ** بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش || عذر بدرگاہ خدا آورد || ورنہ سزاوار خداوندیش || کس نتواند کہ بجا آورد || ای قادر قدیر اعتراف ہمارا عجز بیانی حمد و ثنا ر بجہہ کبریای بی ہمتائی مین عین ایمان ہے اور اقرار ہمارا بعذر بیانی

حکمت بالغہ بحجہ حکیم مطلق و قادر برحق مین مقتضای ایقان ❊

مختصر حال وقایع نگار وقایع نگار ایک شخص موسوم بکشن نراین ومعروف
به پنڈت قوم مین کشمیری برہمن خلف پنڈت اتمارام ولد پنڈت کیولرام
بن پنڈت رگھناتھہ کا ہے پنڈت رگھناتھہ کیوقت مین اتفاق آنی کا فیض آباد علاقہ اوده
مین بمقام کشمیر جنت نظیر سے ہوا مقام مولود لکھنو خاص پایہ تخت اوده اور سکن
حال وہان رکھتا ہے جہان آب ودانہ اجازت دیتا ہی جبکہ تحصیل ضروری علم انگریزی
مجھی مدرسہ کانپور مین بفیضان تعلیم مسٹر جی پٹین صاحب مدرس مدرسہ وفارسی
بہ تدریس جناب قبلہ گاہی صاحب پنڈت اتمارام صاحب حاصل ہوا سو مین مدت العمر
اونکا ممنون ومشکور رہونگا اور چندی بخدمت بعض صاحبان عالیشان بتعلیم وتدریس
زبان اردو وفارسی وبہاکھا مامور رہکر سنہ ۱۸۴۴ عیسوی مین بعد جنگ گوالیار پرگنہ گوالیار
اتفاق آنے پہونچنے کا ضلع چندیری مین بمقام للت پور ہوا اولاً بعہدہ منشیگری
پلٹن دوسری سفید ہیہ کنٹنجنٹ مامور رہ کر بعد بقدردانی صاحبان عالیشان فیض رسان
کپتان ام ٹلے بلیک صاحب حاکم قلم وسیف بمقام مذکور بعہدہ نائب تحصیلداری ضلع چندیری
مامور ہوا اور یہان ضلع بہیر مین نائب تحصیلدار ہے سبب ترتیب کتاب گوید
چونکہ بیشتر طبیعت کو شوق و دلکو ذوق سیر کتاب و دریافت حالات مقامات سے رہا کیا

استقام مین که ناف بندیل کهند تها اکثر تلاش و تحقیقات حال خاندان بوندیلون
و عظمت اونکی سلطنت اور پهر زوال اونکی اقبال کے زمانکی سنه ۱۸۴۹ع مین آب و دانه ضلع جالون مین لے
آیا که یهان اولا بعهده روبکار نویسی و بعده عهده منیشگری و پس سررشته دار عدالت فوجداری
و دیوانی ماه آخر اوسی سال مین منصوب هوا اور پهر اوسی سررشته سی کام پولیٹکل اجنٹی کا بهی متعلق کیا گیا
تب سے مقیم اس ضلع و مقام اوری خاص کا هے مگر جو شوق پیشتر دریافت حالات راج راجه ها
بندیل کهند واکثر حالات اسد یار کا تها وه هنوز دلسی نگیا بلکه مزید اوس پر یه هوا که دریافت کیجی
که اس علاقه جالون مین جو ایکوقت مین تحت حکومت خاندان بندیلون کی تها پنڈتان دکهنی نی کیونکر
تسلط پایا اور کب سے اور پهر کیونکر زوال آیا اور اکثر راجگان و رئیسان جو قرب و جوار اس علاقه
مین واقع هین یه کس خاندانسی هین اور آپسمین ایکدوسری کو کیا نسبت هے اور اب کیا اختیار و
اقتدار حاصل هے اور کیا اونکی علاقه کا حال هے اور اس اثنا مین بدفعات اتفاق همراه
حاکم وقت دوره سالانه علاقه مین هوا تو اکثر مقامات کے حالات قابل تحریر معلوم هوئے الغرض
ان سب اسباب نے دلکو اسیات پر آماده کیا که کچهه حالات بندیل کهند و نیز علاقه جالون
جسمین اب اپنا مسکن هے بطور تواریخ کی معه مختصر حالات وسا وقت کی زبان اردو مین
که عام فهم هو لکهے جب یهه خیال بندها تب عقل نی صلاح دی که اول کچهه ایسی کتب انگریزی
خواه فارسی کی جس سے پیدایش خاندان بندیلون و پنڈتان جالون اور اونکی عظمت اور پهر زوال اونکا

[illegible]

حال صحیح و واقعی معلوم ہو سکی سیر کبھی لیکن باوجود تلاش کوئی کتاب ایسی بزبان فارسی
خواہ اردو بہم نہ پہونچی تب یہہ تصور ہوا کہ نہ کامیاب ہونا تلاش سے بدستیابی ایسی کتاب
کی شاید اس سبب سے ہو کہ کسی شخص نے پیشتر حال اس جوار علی الخصوص سلطنت پنڈتان جالون اور
اس علاقہ کا کم بلکہ نہ لکھا ہو اور اپنا ارادہ واسطے شائقین اخبار اسدیار کے مفید تر بلکہ
موجب دریافت اکثر حالات تازہ بار باب ذوق وشوق و باعث یادگاری ہو جاوی
عزم بالجزم اسکا ہوا کہ کچھہ نا کچھہ ضرور لکھیی چنانچہ جب بوجہہ فقدان کامیابی بدستیابی
کتب بزبان ہای مذکورہ تلاش کتب ہای انگریزی مدنظر ہوئی تب بمساعی موفورہ
دو کتابین ایک تواریخ بندیل کہنڈ من تصنیف کپتان ڈبلیو آر پاگسن صاحب مطبوعہ
۱۸۲۸ سنہ ع بتلاش چند روز کے لئی مجھی ایک صاحب سی عاریتاً ملی اور زیادہ اجازت رکہنے
کی حاصل نہو سکے چنانچہ اتفاق سیر و اخذ مطالب ضروری بنظر سرسری اوس کتاب سے
صرف تیس ۳۰ گہنٹہ ملے تک ہوا اور دوسرے تذکرہ عہود و مواثیق میان گورنمنٹ انگریزی
و روسای ہند مورخہ ڈی کرور صاحب اسسٹنٹ سکرٹری گورنمنٹ ہند مطبوعہ ۱۸۶۴ سنہ ع بہم پہونچی
کہ مطالعہ اونکی و نیز بہت کچھہ اور طرح پر چندی تلاش بدریافت حالات صحیحہ و واقعات صحیحہ
رہ کر اب ان سب کو اوراق چند میں فراہم کرکی پیشکش اصحاب وزکار کی کرتا ہی اور خدمت
مین اونکی بصد تمنا یہہ عرض ہی کہ اگر کسی جگہہ سہو و خطا پاوین اوسکو بلطف و عنایت بذیل

عفو وعطا چہپادین زیراکہ اکثر حالات وی سے ہے ضبط تحریر در آئی ہین جو تحقیقات زبانی
معتمدان ومحققان وقت سے دریافت ہو سکی اور اسطرحکی حالات گو کیسی ہی صداقت
کی ساتہہ معلوم ہوئے ہون احتمال صدق وکذب کا ادنہین موجود * **مختصر حال بندیلکہنڈ**
کا کہ کہان کسطرحپر واقع ہوا واضح ہو کہ بندیلکہنڈ سابقمین ایک بڑا صوبہ الہ آباد
کا تہا اور درمیان ۲۴ و ۲۶ درجہ کی واقع ہے حد شمالی مین اوسکی دریای جمن وحد
جنوبی مین برار ومالوہ وحد شرقی مین بہگیل کہنڈ وحد غربی مین علاقہ سیندہیہ
واقع ہے یہہ صوبہ تیئیس ہزار آٹہہ سو سترہ میل مکسر مین واقع ہے اور آبادی مین
تعداد ذکور واناث قریب چوبیس لکہہ کے ہی پہاڑ اس اطراف کی بعض بشکل
خط مساوی مقابل ایکدوسری ہین ایک اونمین سے بندیاچل ہی اور ابتدا اس
پہاڑ کی مقام کیشوگڈہ سے ہی اور یہہ پہاڑ مقام سورج مل وراج محل ہوتی قریب دریای گنگ تک
چلاگیا بلند ترین پہاڑ یہانکا دو ہزار فیٹ ہی زیادہ نہین دوسرا پہاڑ موسوم بہ پٹنا
گہاٹ بخط مساوی وبفاصلہ اوسط دس میل کی مقابل بندیاچل کی واقع ہی اور تیسرا پہاڑ موسوم
بہ بانڈیر زیادہ تر بلند ہے اور دریای عظیم اس ضلع بہ کی کین و دہسان وبیتونتی وسندہ ہین
سوای پیدائش جواہرات کی پہارونمین بانس ولوہا وچرونجی وگوندہ وغیرہ پیدا ہوتے ہین
کان جواہر کی نزدیک پنّا کی وباختیار راجہ پنّا وغیرہ ونیز کان میلر سابق تعلق سرکار [illegible]

جالون حال متعلق سیندیا کے کشنری ناگودہی مقام کالپی واسطے مصری و کاغذ کی و جہانے
واسطے قالین اون و سوت کی و چہترپور و کنارہ بیوسنتے واسطے ٹاٹ وغیرہ چہترپور ہر واسطے
ظروف مٹی کی بہت ہوتے ہی زمین یہان ہر قسم کی ہی اور ایسی زمین مین جوکہ درمیان دو پہاڑ
کی واقع ہے اگر خوب سیراب ہو تو ہر طرح کا غلہ پیدا ہوتا ہے زمین پتلی یعنی ہلکی مین صرف
موٹا ناج مثل کودون و باجرہ وغیرہ کی پیدا ہوتا ہے سنہ ۱۸۱۵ عیسوی مین بعہد مارکوئیس ہیسٹنگز جنرل
صاحب یہان اکیس لاکہہ اٹہارہ ہزار نوسو ایکیاسی بیگہ زمین زراعتی تہی دسوای اسکے
آٹہہ لاکہہ چورانوی ہزار تین سو ستاسی بیگہ قابل زراعت زمانہ حالیہ مین کوئی عمدہ عمارت
قابل لکہنے تواریخ کی نہین مگر کچہہ نشان قدیم عمارتون کے مقام مہوبا و کہجراہا و ملہن ساگر
و چندیری مین پائے جاتی ہین یہان کی عجائبات مین بمقام چہترکوٹ و بجاور ایک غار
تحت زمین کی ہے اور دو قلعہ بہت عجیب و غریب ہین ایک مقام کالنجر اور دوسرا
جیت گڈہ مین اور جای پرستش ہنود مخصوص اس صوبہ مین مقام چہترکوٹ لب دریاے
پیسونی کی واقع ہی اور بعض مقامات اس کہنڈ مین قوم دہامی بکثرت رہتے ہین مگر خاص
مقام اس قوم کا پنا ہے اور بانی اس دین کا جی صاحب نامی تہا اور کہتے ہین کہ اوسنے اپنی
تئین امام مہدی آخر الزمان قرار دیا تہا اور کتاب اوسکی موسوم بہ قلزم ہے اس قوم کی آدمی
ظاہر مقام پنا کو مثل مکہ معظمہ کی سمجہتے ہین اور سوای اس قوم کی ایک اور قوم سے ہے

جیسے جین مت کہتی ہین یہان اکثر جگہہ پر بہت پائی جاتی ہین اسقوم کو نیم ناستی بھی کہتے
ہین اور اسقوم کی آدمی سوای ہجوار کی اور اطراف ہندوستان مین بہی موجود ہین
اور خیال وقایع نگار مین آبادی وشہر بہت مین اِن اطراف مین بزمان حال جہان سنے
کو اور مقامات پر فخر شہرات ہے یہان پر ایک نقشہ مختصر ہندوستان کا جو شامل کیا جاتا ہے
اوس سے غرض یہہ ہے کہ اوسکی دیکھنی سی یا نانے معلوم ہوسکی کہ بندیل کہنڈ ہندوستان مین
کسمقام پر واقع ہے اور اور اطراف وامصار دیار ہند کو اس کہنڈ سے کیا اور کیسا اتصال
و انفصال حاصل ہے فقط ❊



بحر عرب

وجہ تسمیہ بندیل کہنڈ واضح ہو کہ لفظ بندیلکہنڈ ایک لفظ مرکب ہے یعنی لفظ بندیل مخفف بندیلہ وکہنڈ سی موضوع ہوا ہے بندیلہ نام قوم کا ہی اور کہنڈ زمین ہندی مین طبقہ زمین کو کہتی ہین اور سبب اسکا کہ اس قوم کا نام بندیلہ کیون پڑا اگی مرقوم ہوگا فقط ٭

مختصر حال پیدایش بندیلونکا ابتدای پیدایش چہتریان بندیل کہنڈ سورج دیب سی ہی اور یہہ قوم جو سورج بنسی کہلاتی ہے سو یئی وجہ تسمیہ سورج بنس کی سبب ہے یعنی سورج بمعنے افتاب جسّی یہہ بنس نکلا اور بنس بمعنے خاندان سواب اگر حال پیدایش سورج دیب سے برابر لکہی تو بہت طوالت کلام ہوئی جاتی ہے اور شاید ناظرین کا جی نہ لگے اس سے بنظر اختصار تذکرہ عہد راجہ رام چندر سی کیا جاتا ہے واضح ہو کہ سورج دیب سے بہت چہتری اور راجہ پیدا ہوکر راجہ رام چندر پیدا ہوی سوانکے اور بہائی لچہمن کے عہد مین جو معرکہ راون سے ورپیش آیا وہ ہنوز ہرسال بیشتر مقامات ہند مین نقل ہوا کرتا ہے انکی زمانہ مین مقام اجودہیا دار السلطنت تہا راجہ رام چندر سے دو لڑکی پیدا ہوئے کُش لو اور کُش سے ہری برمہ جسکو کُش نے اودہ پوری کا راج ملک دیا اور جسکا خطاب مہی پال ہوا اور پہر مہی پال سی راجگان والا تبار مندرجہ ذیل اودم اوس سے ہلمن اوس سے بمل چند اوس سے چہتر پال اوس سے جودہ پال اوس سے بہنگ راج پیدا ہوکر کی بعد دیگری سلطنت اودہ

اجودھیا مین کارفرما رہا پھر جب کہ ہنگ راج سی کشن راج پیدا ہوکر مسند آرای یعنی
راج اجودھیا ہوا اوسنے اجودھیا چھوڑ کاشی مین سکن پسند واختیار کرکی رعایا نوازی
وفیض بخشے کی سوا ب جو اولاد کشن راج سی پیدا ہوکر جانشین راج کاشی ہوئے وہ کاشی
سور کہلائی چنانچہ بعد کشن راج راجگان والانژاد متفرنجہ تخت یعنی کشن راج سے
گہردیب اوس سے بمل چند اوس سے گوپ چند اوس سے گوبند چندر اوس سے
رتہن پال اوس سے بندراج اوس سے نونگ دیب اوس سے بیدل دیب اوس سے
ارجن برہمہ اوس سے بیر بہدر پیدا ہوکر ایک بعد دوسرے کے سریر آرای راج ہوا
راجہ بیر بہدر کے دو رانیان تہین چنانچہ ایک سے تو چار لڑکی نامعلوم الاسم اور دوسری سے
ایک لڑکا مسمی پنچم ہوا راجہ بیر بہدر کو پنچم سے کمال محبت تہی کہ بفرط شفقت راجہ نی
اپنی عہد مین پنچم کو وارث اپنا قرار دیکر ولیعہد مقرر کیا کہ پنچم کو عہد والد بزرگوار
سی راج پر تسلط حاصل ہوچلا جبکہ راجہ کا انتقال ہوا پنچم نی زمام حکومت راجکی اپنی
دست اختیار مین لے اور حکمرانی کرنی شروع کی مگر دیگر برادران پنچم اوسکا اقتدار نہ دیکہہ
سکی اور اونہون نے باہم متفق اور ہمصلاح ہوکر پنچم سی مقابلہ کیا اور کامیاب ہوکر راج پر
تسلط حاصل کرکی اپسمین چار حصون پر منقسم کرلیا اور پنچم کو خارج کیا پنچم کہ کبھی متحمل ایسے
مصائب و رنج کا نہوا تہا اپنے ایکسے پر کمال متاسف ہوا اور جی اوچاٹ ہوکر اور دنیا کی

سب عیش و آرام کو چھوڑ چھاڑ کر اور دلکو طرف قادر مطلق کے قوی رکھہ کر بارادہ
پرستش مقام بند ہیاچل و استھان بند باسنے بہوانی کی پہونچا اور برابر سات روز
تک نے آب و دانہ ایک پانوسی کہڑا رہکر اپنی دہیان کو دیبی جی کی چرنون مین لگایا
اسمین ایک آواز آئی کہ او پنچم تو اپنی راج اور دہن کا سکہہ اوٹہا ویگا جب وسنے یہہ
ندای غیبی سُنی بولا کہ مین یہہ پرستش واسطی ملک اور دولت کی نہین کرتا اور
پہرتا ب بولنی کی اور کہان باقی رہی ہی کہ بولتا اُسی طرح دہیان مین لگا رہا
پہر اوسکے جیمین آیا کہ بہتر ہے دیبی جی پر جان نثار کیجیے اور سر چڑہا دیجیے اسنے
مین تلوار اوٹہا کر سر کاٹتا تہا کہ دیبی جی مہربان ہوکر جُگ جُگ کرتی معہ دیوتاون
کی آن پہونچین اور پنچم کو درشن دیئے اور فرمایا کہ تلوار ہمیشہ لڑائی مین تیری
مددگار رہی گی اور تیری اولاد کی پشت پناہ اور لڑکی بالی تیری صاحب دولت
ہونگی اور راج کرینگی اور حافظ طریق چہتریون کی رہکر زندگی عیش و آرام
مین گذرانین گے اور کوئی مقابلہ مین اوسکی بر نہ آویگا جا تو اپنا ملک پاکر
چین کریگا اور جسسی لڑیگا فتحیاب ہوگا اور جو پنچم کی گلی کاٹنی کی حالت مین
ایک بوند لہو کی گری ہتی اوسکی جلدوی مین فرمایا جا آج سی تیرا بنس بوندیلہ
کہلاویگا فقط اگرچہ از روی بنیاد کی گہرداروں کے یون ہی روایت مسموع ہوئی ہے

کہ قوم کہرواروں مین ایک راجہ دیو داس تہے اور اونکی زوجہ منکوحہ سے چار
لڑکی ایشر سنگہ و مہا سنگہ و موہن سنگہ و مان سنگہ پیدا ہوئی اور ایک لڑکا باندی یعنی
کنیزک سے ہیم کرن پیدا ہوا چنانچہ راجہ دیو داس نے اپنا جانشین خلف اکبر ایشر سنگہ
کو کی باقی تین لڑکون کے گذارہ کی لئے کچہہ جگہہ مقرر کردی مگر ہیم کرن کو کچہہ ندیا
کہ اس سے ہیم کرن دل آزردہ ہوکر بند باسنی دیبی جی مین آیا اور پہر دیبی جی بموجب
تصریح مندرجہ کتاب اوسپر مہربان ہوئین چنانچہ بوجہ پیدایش باندی کی یہہ قوم
بندیلہ مشہور ہوئے الا یہہ روایت قابل اعتبار نہین معلوم ہوتی * پنچم کہ خوش
نصیبی نے اوسے یہہ دن دکہایا متوقع اپنے کامیابی کا ہوکر متوجہ بفراہمی
سامان جنگ ہوا اور کچہہ فوج فراہم لاکر اپنے بہائیون پر چڑہہ دوڑا اور بہائیون
کو مقابلہ مین مغلوب کر کی اور آپ فتحیاب ہوکر راج پر قبضہ پایا اور عادلانہ سلطنت
کرنی لگا پنچم راجپوتان گہرواری مین سے تہا اور اوسی پنچم جسی کاشی سور کہتی تہے اب
اوسوقت سے قوم بندیلون کی بنیاد قایم ہوئے پہر پنچم نے حکومت ادہ پوری اپنے
لڑکی بیر سنگہ کو مرحمت کی اور اوسنے بہت سے مقامات مغربی و شمالی و جنوبی پر فتح
پائی اور جبکہ عنان توجہ سمت شمال و ملک مقبوضہ تتار خان افغان کے معطوف
کی وہان پر ایک بڑا معرکہ درپیش آیا بہتر سرداران تتار خان اس جنگ عظیم مین

کام آئی اور کہیت بیر سنگہ کی ہاتہہ رہا بعد اسکی راجہ مذکور نی قلعہ کالنجر کو فتح کرکی مقام
کالپی کو مخیم خیام کیا اور پہر مہوبی کو جاکر مقام مذکور کو پایۂ تخت مقرر کیا یہہ راجا لوہادہر کہلاتا
تہا وجہ اسکی یہہ ہی کہ بڑا بہادر و صاحب جرأت و جنگ آور تہا راجہ بیر سنگہ سی کرن
عرف بلونت اوس سی ارجن پال اوس سی سہن پال اوس سی سبج اندر اوس سی
نونک دیب اوس سی پرتہی راج اوس سی رامچند اوس سی میدنی مل اوس سی ارجن دیب
اوس سی ملکہان اوس سی رودر پرتاب پیدا ہوئی چنانچہ منجملہ راجہای مذکور الصدر
سہن پال نی ایک عرصہ تک مقام جیتر اپین فرمان روائی کی اور رودر پرتاب نی اورچہہ
کی بنیاد ڈالی رودر پرتاب سی بارہ لڑکی بتفصیل ذیل پیدا ہوئی بہارتی چند مذکور ۱
اودیاجیت ۲ کیرت ۳ ساہ بہوپت ۴ ساہ امان ۵ داس چندر ۶ داس درگا داس ۷ گہنشام ۸
داس پراگ ۹ داس بہیرون ۱۰ داس کہاندی ۱۱ رای ۱۲ راجہ رودر پرتاب نی حکومت اورچہہ
اپنی بڑی لڑکی بہارتی چند کو تفویض کرکی خود توجہ بفتح قلعہ کو ٹہار و کی اور کہیک
ندی جو اورچہہ سی بفاصلہ چار کوس کی واقع ہی اوترکر وہان بارادہ شکار طرف جنگل کی
جاتا تہا کہ اسی اثنا رہین آواز ایک گای کی ہسطرح سنی کہ جس سی معلوم ہوتا تہا کہ اوسی کوئی
ہلاک کرتا ہی چونکہ راجہای سابق گای و برہمن کی حفظ و پرداخت کو تمامی امور حسنہ
پر فایق سمجہتی تہی راجہ بفور سماعت اوس آواز دردناک کی اوس آواز کیطرف لپکا اور جاتی

جاتی ایکمقام پر پہونچکر دیکہا گیا ہے کہ ایک چیتی نی ایک گای کو پکڑا ہی اور قریب تہا
کہ اوس گای کو ہلاکت پہونچای کہ راجہ نی تلوار کو نیام سی نکال کر چیتی کا مقابلہ کیا
اور اوس حیوان سے یہان تک لڑا کہ گای کو تو سلامت بچہ اوس پلنگ خونخوار سی بچایا
مگر بمقابلہ اوسکی اپنے جان دی اور اوسکو بہی بیجان کرکی چہوڑا جبکہ رودر پرتاب مرا
بہارتی چند خلف اکبر اوسکا جانشین ہوا اور بعد بہارتی چند مذکور ساہ نی اڑتیس ۳۸
سال تک بہت اچہی طرحسی زمان روائی کی اور بعد مذکور ساہ اودیاجیت کو
تسلط حاصل ہوا اور اودیاجیت نے اپنی عہدمین مہوبا بسایا یہہ اودیاجیت ایک بڑا
جریح شخص تہا اودیاجیت سی پریم چند پیدا ہوا جو بیشتر مقامات مین خوب بہادری
کی ساتہہ لڑا اور جسنے بہت سی سیدون اور افغانون کو تہ تیغ پہونچایا پریم چند
کی تین لڑکی ہی کنور سین جنی سمرا بسایا + مان ساہ جسنی قیام اپنا پوہری
رکہا بہگونت رای جسنے مہوبا کا راج کیا بہگونت رای سی گل نندن پیدا ہوا
اور گل نندن کی چار لڑکی ہتی کہرگ رای ۱ چند ۲ سبحان رای ۳ چمپت رای ۴ *

ذکر پیدا ہونی راجہ چمپت اور اوسکی عظم و شان و مقابلو نکا فوج شاہجہانی سی

راجہ چمپت رای ایک بڑا جریح صاحب حوصلہ و ہمت پیدا ہوا اور اوسنے شاہجہان
خلف جہانگیر شاہ سی جو سنہ ۱۰۳۷ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۷ عیسوی مین اپنی باپ کے جانشین

ہوئی تہی اور پہر سنہ ١٠٦٥ ہجری مطابق سنہ ١٦٥٥ عیسوی مین اس جہان فانی سی
راہی عالم جاودانی ہوئی خراج معمولی کی ادا کرنی مین عذر کیا بلکہ ندیا تب پیشگاہ
شاہجہانی سے اورچہہ پر فوج کشی ہوئی کہ راجہ نی غالب اگرچہ صوبون وفرزندان
کو زندہ اسیر کرلیا اور جب کچہہ بس نہ چلا فوج شاہی نی وہان سے کنارہ کیا اور
راجہ نے ملک وقلعہ پر بدستور متسلط رہا راجہ چمپت رای کی پانچ لڑکی تہی +
سارباہن انگدرای رتن ساہ چہترسال گوپال اگرچہ یہہ سب لڑکی بڑی
جری ونامور تہی مگر چہترسال کو سب پر فوق تہا چنانچہ بعد رتن ساہ جب چہترسال
پیدا ہوا اوسکا حال اسطور سے ہے کہ جب راجہ چمپت رای راجہ بندیل کہنڈ نی غاشیہ
فرمان برداری ودوش اطاعت سے اوتارا حضرت شاہجہان کو یہہ امر بہت
ناگوار معلوم ہوا چنانچہ پیشگاہ شاہی سی باقی خان نامی افغان با فوج جرار
بغرض تنبیہ وگرفتاری راجہ وحاضر لانی اوسکے در دولت شاہی پر مامور ہوا
باقی خان اورچہہ مین آپہونچا اور راجہ سے ہنگامہ حرب وپیکار کو گرم کرکی شور محشر بپا کیا
لیکن راجہ غالب آیا اور فتح نصیب راجہ کی ہوئی بعد فتحیابی سارباہن خلف اکبر راجہ
چمپت رای نی کہ جسکی عمر صرف چودہ سال کی تہی عزم شکار کا کرکی طرف کہلٹا کی
روانہ ہوا باقی خان شکست نصیب کو جب بحالت دل شکستگی یہہ حال معلوم ہوا موقع وقت

کو تہنیت جا کر عزیمت بہ تعاقب سار باہن کی اس عرصہ مین سار باہن معہ اپنی رفقا
کی ایک جگہہ پر ٹہہرا ہوا تہا کہ فوج مخالف کی آ پہونچی سار باہن نے کہ مرد دلاور تہا میدان
سی پیٹہہ دینا چہہ جوینگا دہرم بجا نکر اور دیکہہ نہ سکنے جماعت قلیل پر نظر نہ کرکی فورًا دست
بقبضہ ہوکر حریفوں کا سامنا بکمال مردانگی کیا اور بہتونکو اوس عین میدان رزم مین
مزا رزم کا دکہایا یعنی دور تیر و تفنگ چلا کر جام اجل پلایا لیکن پہر کہان ایک کہان
سو آخر کار چند زخمہای کاری گردن پر اوٹہا کر اونکی صدمہ سے میدان لڑائی مین جان
بحق تسلیم ہوا جبکہ خبر واقع جانگزا وسانحہ ملالت افزای گوش زد پدر و مادر
مرحوم کی ہوئی اونکو کمال رنج و الم دامنگیر حال ہوا چنانچہ مادر مرحوم ایکروز بحالت
غمناکی خواب اگین ہوکر سو گئی کہ اتنی مین اوسنے درعالم رویا ایک خواب عجیب و غریب
کہ درحقیقت اوسکو ایک مژدہ غیبی کہنا چاہئے دیکہا کہ سار باہن نے ما کی پاس آکر کہتا ہے
کہ ای ری ما تو میرے لئے رنج مت کر مین تیری پیٹ مین پہر جنم لونگا اور جب پیدا
ہونگا تبہی سکہہ او چین دیونگا اور مسلمانون سے پلٹا لونگا جب کہ مغمومہ خواب اگین کو
بخت بیدار نے جگایا اوسنے حال خواب کو سنا کر لوگون کو متعجب کیا سو اب یہ تبہی کہ
سوپنی کی بات سچ ہوئی جاتی ہی یعنی وہ اوسی عرصہ مین حاملہ ہوئی اور چہہ سال
متولد ہوکر حقیقت مین پہر جیسا کچہہ انتقام قوم اسلام سے لیکر ناموری کی اور ملک و دولت

حاصل کیا دستگاه آگاہی آوریگا فقط جب کہ بحضور شاہی جنس قدران کامیابی باقی خان
و مردانگی راجہ چمپت رای و فتحیابی اوسکی پہونچی حضرت کو بکمال بد علوم ہوئی تین
کہ ایک فوج جرار بہ تعداد ستاته ہزار واسطی استیصال و تخریب راجگان اس جوار کے
مامور فرمائی جسوقت کہ ایسی فوج نی محاصرہ اطراف اسد یار کا کیا بہت سے راجگان و
نی دست ہمت کو دامن مقابلہ سے کہین کوتاہ پاکر اطاعت شاہی اختیار کی مگر جو نہین
کی تو راجہ چمپت رای نی بلکہ بخلاف اوسکی تدابیر شائستہ واسطی حفظ اپنی ملک کے
معرض عملین لاکر اور بندیلہ سجان سنگہ سی اس خصوص مین ہم مصلاح ہوکر معاً
سامان جنگ کو مہیا کردیا اور حکم دیا کہ کوئی حکومت شاہی کو اصلا کچہہ خیال نکرے
اور پہر ایسی فوج شاہی سے بمیدان مقابلہ اگر جیسی کچہہ بہادری و مردانگی کہ کی دیکہے
سی تعلق رکہتے ہتی جو ستا ہو کہ ہمت مردان و مدد خدا عنایت الہی اسقدر اوسکی شامل
حال ہوئی کہ اس جوق جوق افواج شاہی کو بہی شکست فاحش نصیب ہوئی بعد اس
شکست کے پہر پیشگاہ شاہجہانی سے ایک اور امیر معہ فوج بیشمار بمدد صوبہ دار مامور ہوکر
پہر ایک سخت مقابلہ پیش آیا کہ اس معرکہ مین ایک محشر بپا ہوکر دہل شاہ بازخان
و باقی خان و فتح خان وغیرہ امراء شاہی کام آگئی اور راجہ غالب پڑی کہ اوسنی حالیمین
تعاقب مغلوبان کر کی اور سرونج پر حملہ لاکر اس مقام کو راجہ نی خاک سیاہ کردیا

اور پہر وہانسے بہیلسی پر چڑہ کر خالی کرالیا اور صوبہ اوجین کو شکست دی اور
ملک کو لوٹتی ہوئی طرف گوپاچل کی روانہ ہوگیا اور تمام ملک اوس نواح کو لی
جبراً نزع کردیا اور سب امرا و صوبہ دارونسے جو حاضر آئی چوتہہ یعنی چہارم حصہ
آمدنی اونکی ملک کا اونسی لیکر چہوڑ دیا اسعرصہ مین اخبارات ناملائم قتل شاہ
بازخان وغیرہ امرایان گوش زد حضرت ہوکر بحالت کمال خشم و فرمان
شاہی بنام امرایان فوج واسطے تسخیر بندیل کہنڈ کی نافذ ہوئی چنانچہ بجناح
استعجال صوبہ دلی بہادر خان و عبداللہ خان وغیرہ امرایان کارآزمودہ
معہ بہت سی فوج جرار کی اپنی تعیناتی اورچہہ مین ہونچکر متصل قلعہ اورچہہ قیام گزین ہوئی
راجہ نی بہی اپنی تئین قلعہ مین مستحکم کیا اور چند مرتبہ نائرہ جدال و قتال مشتعل رہا
مگر آخر کہیں تسخیر قلعہ نصیب فوج شاہی ہوئی اس اثنا مین گرانی غلہ سی قحط سالی نازل
ہوچلی اور دقت و تکلیف پیش آنے لگی کہ بمقتضای حزم و وقت امرایان فوج شاہی
نی چاہا کہ راجہ سے طرح مصالحت کی ڈالین اور اگر راجہ بہار سنگہ کو مسند نشین راج
ہونی دیوی تو بہار سنگہ کو راج پر قائم کرکی ملک کو چہوڑ دین چنانچہ جب یہہ پیغام
راجہ تک ہونچا راجہ نی بنظر انسداد ابواب خونریزی گدی نشینی بہار سنگہ
کو عین مصلحت وقت تصور کرکی راج اورچہہ اوسی تفویض کردیا چنانچہ جب بہار سنگہ

راج اور رعیہ پر متسلط ہوا اوسنے بارہا ارادہ قتل راجہ جمپت رای کا کیا بلکہ ایکدفعہ
بہار سنگہ نی راجہ کو اپنے یہان مدعو کیا جب تناول طعام سے فارغ ہوئے
حسب معمول پاندان آنے لگی سو وہ پاندان کہ جو سامنے راجہ جمپت رای کی رکھا گیا تہا
پان اوسکا زہرآلود تہا اس عرصہ مین راجہ بہیم نے جو کی از برادران راجہ تہا
اوسحال پر مطلع ہوکر اور پاندان کو بدل کر پان زہرآلود کو خود نوش کیا اور اس
ہمت کو دیکہی کہ راجہ کیواسطی اپنے جانکی دینے مین ذرا ہی دریغ نکیا بلکہ بی تیز حیلہ
جب راجہ بہیم اپنی خیمہ مین آیا اپنی دوستون سے یہہ ماجرا کہہ سنایا تب یہہ راز کہلا اور
تہوڑی عرصہ مین سرایت زہر سے راجہ بہیم تو مرا اور حال فریب بہار سنگہ کا برملا
ہوگیا الغرض بہار سنگہ تو ہمیشہ قتل راجہ جمپت رای کا ذاتو دیکہا کیا مگر قابو نپایا
جب والدہ راجہ جمپت رای نی دیکہا کہ بہار سنگہ کو راجہ کی جان لینے کی فکر پڑ رہی ہے
ایکدن اوسنے اپنی بیٹی کو بلا کر سمجہایا کہ بہار سنگہ تو تیری خرابی و ہلاکت مین
اپنا فساد و موجب سرخروئی بحضور شاہی جانتا ہی سو تو کیون غفلت مین گذرانتا ہی
چاہئی کہ تو شاہ جہجاہ سی رجوع لا کیا عجب ہے کہ تیری دن پہرین اور حضرت مہربان
ہون راجہ نے صلاح اپنے ماکو مستحسن و پسندیدہ جانکر ایک معتمد کو خدمت مین حضرت شاہجہان کے
روانہ کیا کہ وہ بحضور شاہی باریاب ہوکر مورد عنایت ہوکر اوسی ارشاد ہوا کہ

راجہ حاضر دربار دولت شاہی ہو نہ و بدولت اوسکی دیکھنے کی مشتاق مین چنانچہ بعد دریافت
حال ارشاد حضرت راجہ رای شاہجہان آباد وحاضر دردولت شاہی ہوا اوس اثنار
مین ضرورت تسخیر قلعہ کو ہہارگڈہ بندگان شاہی کو درپیش ہتی کہ حضور شاہی سے
وہ خدمت راجہ کو تفویض ہوئی اور راجہ نی بدل وجان قبول کرکی اور حسن سرانجامی
فرمان شاہی کو موجب سود وبہبود حال واستقبال جانکر تہوڑی سے عرصہ مین مردانگی
تمام اوس معرکہ مین فتح پائی اور قلعہ تحت بندگان شاہ لاکر بہت سے نیکنامی اوٹہائی
لیکن یہہ سرخروی راجہ کی پہارسنگہ و داراشاہ کو نہ بہائی یعنی پیشگاہ حضرت سے
چو پرگنہ کو پنج راجہ کو تین لاکہہ روپیہ مرحمت ہوا تہا سو پہارسنگہ نی نو لاکہہ روپیہ دیکر بذریعہ داراشاہ
حاصل کیا اسپر راجہ نی بی مہابا داراشاہ کی نسبت بحضور اونکی کلمات گستاخی کہی اور
چہتر سال نے اوسی عرصہ مین راجہ یعنی اپنی باپکے پاس آ پہونچا اور ادہر تو داراشاہ
وہان سے درپی بجود ہوا اوٹہہ گرچلی گئی اور ادہر راجہ نی باطاعت شاہ رہنا مناسب نجانکر اور
وہان سے کوچ کرکی مہوبا آرہا اب اس اثنار مین سلطنت دہلی مین ایک بڑا زلزلہ نازل اور فتور
وانقلاب واقع ہوا

ذکر انقلاب عظیم بحالت تخت نشینی داراشاہ

مختصراً حال اوسکا یہہ ہی کہ حضرت شاہجہان کے چار لڑکی تہی دارا شجاع اورنگ
زیب معروف بعالمگیر مراد چنانچہ حضرت شاہجہان نی ہرایک کو صوبہای جداگانہ

افسوس کے ہی جب کہ حضرت نی قریب تیس برس کی سلطنت و حکمرانی کی تب حضرت
نی اپنی تئین عمر مین زیادہ اور ضعف کو اپنی مین قوی پایا اور منظور نظر و ملحوظ
خاطر یہہ تہا کہ بعد حضرت کی دارا جانشین ہون مگر اور لڑکونکا خوف غالب تہا بنابران
حضرت نے بجانب اپنی تخت نشینی دارا مستحق جانکر داراشاہ کو سرآرای سلطنت
کر دیا جب کہ یہہ حال دیگر برادران دارا پر منکشف ہوا انہون نے اطاعت داراشاہ
قبول نکی بلکہ مراد نی تہیہ حاصل کرنی سلطنت کا بنام اپنی کر کی سکہ بہی اپنی نام پر
چلا دیا اورنگزیب کو بہی جیمین یہہ ارادہ بند ہا مگر بظاہر مراد کو اسطرح لکہا
کہ مجہی اطاعت داراشاہ ہرگز منظور نہین بلکہ تخت سی اوٹہا دینا اوسکا عین مرکوز
خاطر ہے مگر چونکہ اپنی طبیعت طرف یاد الہی کے بہت مائل ہی اس سلطنت کے جنجال
اور وبالمین پڑنی کو جی نہین چاہتا الا یہہ آرزو البتہ ہے کہ تم تخت نشین ہوکر رعایا
نوازی کرو مراد کو بدریافت حالات صدر بکمال خوشی حاصل ہوئی لیکن ہوشیاری و
دور اندیشی نے کچھ شک ہے اوسکی جیمین ڈالدیا کہ مبادا کچھ جہنیازہ اوس اظہار اورنگزیب
کا اورہی نکلی اوسپر اورنگزیب نے قرآن شریف اوٹہاکر اظہار راستی آرزو کا بہ نسبت
مدد و تخت پر بٹہلانی مراد کی کیا اور پہر جو ہوا سو سب نے سنا ہوگا الغرض جب اسطرح عہد و
پیمان فیمابین مین مستحکم ہوئی دونون برادرونے بالاتفاق دکہن سے کوچ کیا اور جانب مغرب کے

فوج شاہ شجاع کی سمت آگرہ بڑہی اب دارا شاہ کو بہی ان سب حالات پر اطلاع ہوئی
اور وہ وہونے فوج شاہی کو آراستہ کرکی اور بمقام دہولپور تشریف فرما ہوکر کرارون
دریای چنبل پر مورچہ بندی کردی تاکہ غنیم کو راہ عبور بمقام پایاب دریا ہی نملسکے
اور ایدہر اورنگ زیب دریای نربدا سے عبور کرکی بڑہے اور مکند سنگہ ہاراکی متصل
اوجین سر بمقابلہ اوٹہایا کہ ایک معرکہ درپیش آکر عین میدان کارزار مین مکند سنگہ
ہارا مارا گیا اور اورنگ زیب مراد فتح پاکر قریب چنبل کے آن پہونچی اور حال اجتماع
افواج داراشاہ آنروی دریای سنکر اورنگ زیب کو مناسب معلوم ہوا کہ اب یہان سے
راجہ چمپت رای کو بہی ساتہ لیجی چنانچہ شقہ بطلب راجہ جاری ہوا اور راجہ بکمال جوشی
اپنی فوج بعنوان شایستہ آراستہ و پیراستہ کرکی آپہونچا اور اورنگ زیب نی بہادر خان
کو واسطے لانے راجہ کی بہیجا اور راجہ اور شاہزادونکی باہم ملاقات ہوئی اور اورنگ زیب نے
راجہ سی فرمایا کہ تمنے سنا کہ داراشاہ نی فوج جمع کرکی اور بارادہ جنگ برلب رود چنبل
آکر بمقام معبر پر مورچہ بندی کی ہی سو اب کیا کرنا چاہئے دریا اوترنا تو ضرور ہے
اور راہ آمد و شد مسدود مجبور راجہ نی کہا کہ حضرت جای اندیشہ و تردد نہین اگر
داراشاہ نی ایک گہاٹ کو روکا ہے تو اور گہاٹ بہی اوترنے کو ہی القصہ راجہ معہ فوج
ظفر موج و شاہزادگان والا تبار رود کے گہاٹ سی اوس پار ہوا اور وہان

ولی بہادر خان سردار لشکر دارا شاہ اور بندیلون اور فوج شاہزادگان سے
مقابلہ سخت درپیش آیا اور میدان کارزار خوب گرم رہا مگر سرد مہری زمانہ نے
فوج دارا شاہ کو شکست دی اور راجہ فتحیاب ہوا بموجب ان حالات کے دارا شاہ
تو مغلوب ہوکر بغرض جمع کرنی اور فوجکی سمت دہلی بہاگی اور اورنگ زیب
اگرہ پہونچکر تخت نشین ہوئے اب اورنگ زیب نے راجہ جمپت رای کی بڑی بادآوری
کی اور منصب دوازدہ ہزاری عطا فرمایا اور ایک جاگیر اور جہہ سی مولک انکو
اور وہان سے جمنا تک دی مگر بعد چندی ایک عجب تناقص سے لفظی درپیش آیا کہ اوسنے
سب معاملہ کو درہم و برہم کردیا حال اوسکا یہہ ہے کہ جب کہ سابق مین فوج شاہی
اور راجہ سی مقابلہ ہوا تھا اوسوقت مین ایک گہوڑا بلی بہا بہادر خانکا گرفتار ہوکر
راجہ کی قبضہ مین آگیا تہا بہادر خان نے اب اوسکو پاس راجہ کی دیکہہ کر استدعا
واپسی کی اور کہا کہ اوسکی بدلی ایک گہوڑا و تلوار معہ پرتلہ وغیرہ اپنی برادر زادہ کا
جو لڑائی مین مارا گیا تہا ہمسی لو راجہ کو یہہ امر کمال شاق گذرا اور کہلا بہیجا کہ گہوڑا
جو لڑائی مین حاصل ہوا ہے اب واپس نہین ہو سکتا اسعرصہ مین خبر پہونچی کہ شاہ شجاع
ایک بڑی فوج سی الہ آباد تک آپہونچا باشجاع سجال کی پیشگاہ اورنگ زیب سی بہادر خانکو
حکم کوچ اوسطرف کو ہوا بہادر خان تو اودہر کو چلی مگر راجہ جمپت رای ساتہہ نہ گیا بدریافت

اصحاب کی ایلچی شاہ بغرض استفسار حال پاس راجہ کی پہونچا اور کہا حکم ہی کہ آپ ہمراہ
بہادر خان جاوین اگر درنگ وقوع مین آیا تو منصب موقوف ہو جاویگا اور بحالت انکار
آپ بیٹے او پر خرابی لاوینگے راجہ کو یہہ حکم شاہی بہت ہی ناگوار گذرا اور اپنی جی مین
کہا کہ اللہ با تو ایک وہ دن اورنگزیب کا تہا کہ بدستیاری دکار گذاری میری یہہ سلطنت
حاصل ہوئی اور یا آج یہہ اوسکا انعام ہے اور غضبناک ہو کر ایلچی کو جواب دیا کہ مین نے
منصب و اطاعت و ملازمی شاہی سب کو چھوڑا اور اوسیوقت ڈنکا بجاتی اپنی ملک قدیم
مین آن پہونچا اور قیام اپنا قلعہ جیتپور مین مناسب سمجھکر وہین مقیم رہا اورنگزیب
نی اول واسطے تخریب راجہ کی شبہ کرن بندیلی کو صوبہ دار بندیل کھنڈ مقرر کیا
کر شبہ کرن تو راجہ سے بمقابلہ بر نہ آیا مگر فوج شاہی ہر طرف سی بندیل کھنڈ کا محاصرہ
کرلیا اب راجہ بمقام قیام دہرونی مین پہونچا جب متصل ہر دونو وارد ہوا یہان سے
نکلا سردار شاہی سے مقابلہ ہوا اب سبحان راے کی ذریعہ راجہ نی مصالحت چاہی
لیکن جب سبہ کرن کی نیت اوسمین یہہ پا گئی کہ اوڑچھہ کو وہ خود حاصل کرے
تب صلح بر نہ ٹہری پہر جب فوج شاہی اوڑچہ مین آن پہونچی اب راجہ نی کہا کہ ہمکو
نہ جای پناہ اور کہین نہ بکیہہ جانا سہرا کا مناسب جانا زیرا کہ راجہ اندرامن والی
سہرا اوسکا ایک بڑا مصاحب تہا کہ جسشانہ کہ راجہ اندرامن نے شاہ مدکنگ سردار شاہی کو

قتل کیا تہا اوسوقت پیشگاہ شاہی سے گرفتاری اندرامن کے عملین ہے آئے
ہی مگر راجہ چمپت رای نی کہ اوسوقت مین کمال مورد عنایت شاہ دہلی تہا
شفاعت کرکی اندرامن کو قید سے خلاص کرایا تہا اور ملک اوسکا بدستور اوسے
دلایا تہا فقط جب راجہ سہر مین پہونچا راجہ اندرامن نے کمال تپاک سی اوسے
لیا اسعرصہ مین فوج شاہی وہان بہی آن پہونچی راجہ اندرامن تو ماری سے گئے
اور راجہ چمپت رای وہان سے بہی آگی بڑہے آخرکار راجہ نی چہترسال کو
اجازت جانی ایک بستی کی جو بقبض و تصرف گہان ساہ بہنوی راجہ کی تہے
دی اب صاحبون دیکہو کہ جب ادبار آتا ہی عزیز و یار کوئی بہی مددگار نہین رہتا
یہان راجہ کے بہن نے ملاقات تک سے بہی انکار کیا تا بدیگر غمخواری و برادرنوازی
ناچہ رسد حالانکہ تین دن سے راجہ نی کچہہ کہایا نہ تہا اور تپ و لرزہ نی ازحد ستایا
آخر یہہ ہوا کہ جب راجہ نی کوئی صورت امن کے نہ دیکہی اور آگی سے چلے سنا کہ رستہ بہی
ہوگی کہ مخالفین سے لڑائی کی ہاتہہ لگ گیا اور بمقابلہ مجروح ہوا رانی نی جو دیکہا کہ راجہ
کا تو کام تمام ہوا اب مجہہ تک جنی تو کچہہ خواری دیکہینگے کٹار نکال کر خود ریجہ کی سینہ
پر چلائی اور پہر اسنی اپنی ہی آپ مار کر مر گئی

ذکر علو العزمی چہترسال و مقابلہ افواج شاہی سی اور مسلط ہونا بر ملک

چھتر سال کو جو کہ باجازت راجہ اپنی والد بزرگوار کی سہرا بن مقیم رہا تھا جب
خبر اس سانحہ ناگزیر کی پہونچی کمال دلگیر و مغموم ہوا ولیکن آخر جو کچھہ جزع و فزع
بیحاصل سے حاصل نسمجھہ کر بعد فراغ مراسم ضروری کریا و کرم کی چھتر سال نے
ساتھہ علو العزمی کی یہہ ارادہ کیا کہ بسعی و تلاش و قوت بازو و اختیار سفر
دور و دراز پھر آب رفتہ کو بجوی مراد لائی یعنی عزم و شان و عزت و صولت
گذشتہ کو پیدا کیجی چونکہ واسطے ایسی کامیابی کی مدد روپیہ کے مقدم ہی اور زمانہ
حالین مصرع بیزری کرد با انچہ بقا ز زر گرد مگر کچھہ تھوڑا سا اساثہ یعنی زیور مادر مرحوم چھتر سال
کا بمقام دلواری امانتاً موجود تھا اوسکے لانی کی فکر پیش نہاد خاطر کر کی انگلائی
اپنی بھائی سی مشورہ کیا اور دونو بالاتفاق دلواری گئی اور زیور کو حاصل
کر کی چھتر سال نے قبل از اختیار اور ارادہ کی شادی اپنی جو پیشتر سی منعقد تھی
کی اس اثنا مین چھتر سال کو معلوم ہوا کہ راجہ جی سنگہ حاکم دکن کو پیشگاہ شاہی
سی حکم ہوا ہی کہ راجہ کورم کل کو جسنے بارگاہ شاہی سی بغاوت اختیار کی
گرفتار کرہی اور یہہ سوچا کہ بہتر ہے کہ راجہ جی سنگہ سی جا ملی اور کچھہ کام ایسا
کیجی جو باعث نشو نما ہو اسی ارادہ سے چھتر سال نے بعزیمت اپنی سمت دکن کر کے
راجہ جی سنگہ سی ملاقات حاصل کی اور راجہ نی بکمال خوشی اوسی اپنی یہان رکھا

اور چھتر سال نے اپنی بھائی انگد رای کو بھی اپنے پاس طلب کر لیا اسعرصہ مین فرمان
واجب الاذعان شاہ ہندوستان بنام نواب بہادر خان واسطے تسخیر قلعہ دیوگڈہ
کی نافذ ہوا اور جی سنگہ کو بھی حکم ہوا کہ وہ معہ اپنی فوجکی باتفاق بہادر خان
شریک کار رہی جس زمانہ مین کہ سابق درمیان اورنگزیب و داراشاہ کی معرکہ درپیش
آیا تھا اسوقت مین میان بہادر خان اور راجہ چمپت رای پدر چھتر سال بکنارہ رود
چنبل پگڑی بدل بھی ہوا تھا اس نظر سے بلحاظ سابقہ مراسم محبت چھتر سال کو برفاقت
بہادر خان میدان رزم مین رہکر کارگذاری و جانبازی کرنا بامید مفاد آئندہ
خوش معلوم ہوا الغرض راجہ دیوگڈہ سی اور چھتر سال برفاقت بہادر خان
خوب معرکہ آرائی ہوئی ایسے کہ چھتر سال خود بھی مجروح ہوا مگر فتح نصیب
اور راجہ دیوگڈہ مغلوب لیکن باوجود ایسی ایسی جانفشانیونکی بہادر خان نے
چھتر سال کی کچھہ داد نہ دی اور نہ کچھہ قدر کی اس سے چھتر سال ازبس دل آزردہ
ہوا اور اپنے جی مین کہنے لگا کہ مین نے بباعث اسکی کہ میری باپ اور بہادر خان
سی واسطہ پگڑی بدل لینے کا میان تھا اسی اپنا دوست جانتا تھا اور اسکی ساتھہ
اپنی جان لڑا دینی مین دریغ نہین کیا لیکن ایسے بیوفا احسان فراموش سے کیا توقع
رکھنی چاہئی جو کتاب اور کباب مین کچھہ فرق نہین جانتا جب سے کہ الغرض جب سے تحقیق

ہوا جس سی ہندؤنکو بڑی ذلت وخواری نصیب ہوئی اونکی مندر مسمار کیی گئے
مورتین توڑ ڈالین اور گہر گہر پر محصول لگ گیا راجپوت مغلوب ہوگئی اور جسنے
ذرا حکم نمانا اوسپر بڑی فوج چڑہ گئی اور اوسی زیر کردیا لیکن جو کچہہ نہ چلی تو
راجہ شیوراج سی جسنی کبہی اطاعت شاہ اختیار نہ کی سو بہتر ہی کہ راجہ شیوراجکی
پاس چلئی چہتر سال یہہ عزم اپنے جیمین مصمم کرکی سب چہوڑ چہاڑ دکن مین جاکر راجہ شیوراج
سی ملا راجہ شیوراج نی چہتر سال کو بڑی تپاک سی لیا اور ملکہ واسطی مقابلہ
فوج شاہ کی چہتر سال کو اور حوصلہ دیا اور خود اپنی تلوار چہتر سال کو دی اور
سبہکرن نی بہی چہتر سال کو تحریک دی المختصر چہتر سال کا دل مقابلہ شاہ
قوی ہوا چنانچہ بعد ملاقات سوبہکرن چہتر سال طرف اورنگ آباد کی واسطے
ملاقات بہیر بلداو کی گیا اور اوس سے اپنا منشا ظاہر کیا بہیر بلداو نی بدریافت عزم چہتر سال
رفاقت چہتر سال کی قبول کی اور اون دونوں مین یہہ ٹہیری کہ ایک کاغذ پر تو یہہ
لکہی شاہ سی لڑو اور دوسری پر یہہ کہ صلح کرو اور اون دونوں مین سے
ایک اٹہوائی پہر جو فال نکلے اوسپر عمل کیجئی چنانچہ ویسا لکہہ کر اور ایک لڑکی کو بلا
کر اوٹہوایا فال یہہ آیا کہ شاہ سی لڑو اب لڑائی پر اونہی دل زیادہ بندہا
اور دونوں نے اعزم سی بلا اتفاق سنہ ١٦٧٢ مین نربدا اوترکر بندیلکنڈ مین آئی پہر تجویز

یہہ ٹہری کہ اب سالم بجی چلکر رتن ساہ برادر چہتر سال سی بہی صلاح ادراد سے
ساتہہ لیجی جب رتن ساہ سی ملاقی ہوکر چہتر سال نی اپنا ارادہ ظاہر کیا وسنے
ہرگز اس عزم و تجویز کو پسند نہ کیا اور بولا کہ دیکہو شاہ کی کتنے بیشمار فوج
ہی کتنی دولت ہے اور کیا حکومت اور تمہاری پاس نہین ہے کچہہ نہین اور نہ کچہہ سامان
سو ان خیالات بیہودہ مین مت پڑو کیا کر سکوگی بہتر ہے کہ ایسی تہیہ لا حاصل
سی درگذر و بتر دید اس سالم گفتگوی رتن ساہ کی چہتر سال نی بہت کچہہ حجتین
کین لیکن رتن ساہ کو مطبوع و مقبول نہوین اور اٹہارہ دن تک چہتر سال سمجہاتا
رہا مگر رتن ساہ نی ساتہہ ندیا اوسوقت مین چہتر سال کی ساتہہ صرف تئیس سوار
اور تین سو پیادہ تہے سواسی جماعت سے پہر وہان سی چہتر سال و بیربلداؤ دونون
ملک مین راجہ نرندبیر کی پہونچی اب رفتہ رفتہ وہ لوگ بہی جو سابق لڑائیون
مین ساتہہ راجہ چمپت رای کی رہا کئی ہی آن ملے اس اثنا مین راجہ دہربیر کہ جو
چہتر سال سے عناد سابقہ رکہتا تہا بمقابلہ چہتر سال پیش آیا چہتر سال لڑا اور فوج
دہربیر کو مغلوب کیا راجہ دہربیر نے یہہ حال دیکہکر قلعہ سکرا میں جا پناہ لی مگر چہتر سال نے
قلعہ پر بہی تسلط حاصل کیا لاچار راجہ دہربیر نے شکست فاحش اوٹہاکر اپنی لڑکی چہتر سال کو
بیاہ دی اب اس سفر کہ سی دردرازی فتح و کامیابی چہتر سال کی روا سطے کہولنی شروع ہوئے

اور ترقی و اقبال نے قدم چہتر سال کی چوم لئی بعد اسکے چہتر سال نے قبضہ رتن گدہ پر
حاصل کیا اور پہر وہانسی شروع جاکر کوندا گہاٹ پر ڈیری ڈالی پہر محمد ہاشم خان
نے باتفاق انندراو کی از سرداران بنکا چہتر سال سے مقابلہ اوٹہایا مگر کامیابی حاصل
نہوئی اور چہتر سال نے مقامات اورچہرہ و بیریرہٹ کو اپنی قبضہ مین لاکر اوسکو
لوٹ لیا اور پہر وہاسونی کیطرف جاکر لکہرنی و گہسید دیچہوا کو اپنی تصرف مین کیا
یہان ایک شخص نامی خلیق نے کچہہ فوج فراہم کی لیکن چہتر سال نے مقابلہ مین اوسے
شکست دی اور بہتیونکو قتل کرکی خلیق کو زندہ دستگیر کیا اور مقامات بانساو
بڈہی ٹپاری کو لوٹتی ہوئی داخل علاقہ باقی خان ہوا اب اس علاقہ مین
ایک روز چہتر سال شکار کر رہا تہا کہ فوج باقی خان نے چہتر سالکو آن گہیرا مگر چہتر سال نے
مار ہٹایا اور پہر وہان سے دہوم گہاٹ جاکر اور وہان سے گوپاچل کو لوٹتی ہوئی اور
بہادر خان سے لڑتی بہڑتی سیندہ سون مین پہونچکر اور کنجیا کو اپنی قبضہ مین کرکے
کٹیا مین ڈیری ڈالی یہان ہاشم خان اور انندرای چودہری نے چہتر سال سے مقابلہ
کیا لیکن بر نہ آئی اور چہتر سال اونہین زیر کرتا ہوا ہنوتہ مین پہونچا اب یہان پر رتن
ساہ بہی چہتر سال سے آن ملا اور چہتر سال کے پاس بڑی فوج بسر کردگی سرداران
جرار کی ہوگئی اس اثنا مین خلیق اور کوکا نے حالات شکست نصیبی بہادر خان وسرکشی

وبدعت واجتماع فوج چہترسال کو بحضور شاہ دہلی عرض رکہا اور وہان سے
بہت امرا کو حکم مدد دینے رندولہ و تخریب و تادیب چہترسال نافذ ہو کر یہہ سب
سرداران شاہی معہ جوق جوق فوجکی عازم بندیلکھنڈ ہو کر بمقامات دتیا و
اورچہہ و ہیردنی و سرونج و کونچ و دہامونی واندور و بہیلی بہٹیر پر پہونچ
گئی اور چہترسال سی بدفعات خوب لڑی مگر کامیابی نصیب نہوئی اور چہترسال مارتے
ہوئی ہنوٹ و متوری ہوتی اور ساگر کو لوٹتی اور رتن گڈہ کو لیتے
ہوئی اور ہرسہتون کو اوجاڑتی . دہامونی پہونچا بعد اسکی چہترسال نے بہت نوروز کے طرف
پہونچکر اون اطراف کو لوٹتا اس اثنا مین دکہن سے واسطی شاہ دہلی کی بہت عمدہ تحایف
سوگاڈیون پر آتا تہا کہ چہترسال نے قابو پاکر اوس سب اسباب کو بہی لوٹ لیا جب حضرت کو
یہہ خبر پہونچی حضرت بی انتظامی صوبہ دار پر کہ کمال برہم ہوئے رہی تہی کم سی عرصہ مین
رندولہ کی شکست نصیب اور فوج شاہی کی مغلوبی کا حال حضرت تک پہونچ گیا پہر ایک
بڑی فوج پیشگاہ شاہ دہلے سی بہ تنبیہ چہترسال مامور ہوئی مگر فتحیابی اوس فوجکی ہاتہ
حصہ نہ پڑی اخیر پیشگاہ بندگان شاہی سی تہور خان افغان کو حکم تنبیہ بندیلونکا نافذ ہوا
اسوقت مین چہترسال مقام سرا مین تہا اور ہر چند چہترسال کی شادی ہو رہی تہی کہ تہور خان
آپہونچا اور چہترسال سے مقابلہ ہو پڑا اور چہترسال اونپر فتحیاب ہو کر اور دہاموں اور دتیا

قرب وجوار کو لوٹتی رام نگر مین ڈیری ڈالی اور وہان سی پہر بار برہٹی و دہتیا و موزل
مین پہونچکر ان مقامات کو بہی لوٹتا اس اثنار مین بدفعات تہور خان و بیر بلداو و
چہتر سال سی مقابلہ ہوا مگر تہور خانکو کسی وقت مین کامیابی نصیب نہوئی پہر چہتر سال
نی دہوراساگر مین پہونچکر ڈیری ڈالی اور قصبہ دوشلیحے پر قبضہ حاصل کرکے
سردار برہٹا کو مغلوب کیا جب کہ چہتر سال نی وہان سی رود بیتوانتی سی عبور کیا
فوج شاہی وہان موجود تہی چنانچہ نزدیک موضع جٹ گڑہی کی سید لطیف سے
مقابلہ ہوپڑا کہ سید تو تاب اقامت نہ لاکر سمت دکہن کے بہاگا اور چہتر سال نے
بہت سی مقامات کو لیتی اور لوٹتی ہوئی مقام راج گڈہ پر ڈیرہ ڈالا اسعرصہ
مین تہور خان سے پہر ایک لڑائی ہوئی اور اوسنے مغلوب کر روبفرار رکہا
اور چہتر سال نی مقامات مندرجہ ذیل پر تسلط حاصل کرکی بعض کو تو لوٹ لیا
اور بعض سے روپیہ وصول کیا جا * * * * * * *

مکاولی	مستہاونی	بہلاونی	بہتاگڈہ	باری	اینٹکا	دہبجا
مہرونے	چچہاونی	گردنے	ڈلمرا	پٹہاری		

اب اسوقت مین چہتر سال کو بڑا اختیار و اقتدار حاصل ہوگیا اور اوسکے پاس
ایک ہرکارہ سے رام من تہا جو چالیس کوس روز چلتا تہا چنانچہ بارادہ قبض و تصرف

دیگر مقامات مسمی رام پن کو اسحکم سی متعین کیا کہ فوج مخالف کے ہر طرحکی خبر لگاکر اونکی
حرکات وسکنات وعزم سی چہتر سالکو وقتاً وقتاً خبر دیا کری تاکہ غنیم کی حالسی کسی
نہج پر غفلت نرہی اور پہر خود ساگر آکر آور دمہراکو اپنی قبض وتصرف مین لاکر عزم
سمت ٹوڑی کے کیا اور پہر وہان سے مقامات للہت وبیی وکوبرا پر قبضہ حاصل
کرکی مقامات نہتی وددویرا وکبری وکوڑہ وکملاسا وبرآسا کو لوٹ لیا اور
جہان کہین منصب دارونکو پایا اونکی جگہہ لی لی اور جو ہتہ وصول کرلی اور آور
بہت سی مقامات پر تسلط حاصل کرکی لوٹ مار کری جبکہ اس عسلوالعزمی وشجاعت
وغارتگری چہتر سالکی خبر بحضور بندگان شاہ دہلی پر پہونچی تب شیخ انورکی از سرداران
وامرایان شاہی واسطے انتظام تبدیل کہنڈ ولینی انتقام چہتر سال سے مامور ہوئے چنانچہ شیخ
مذکور سی اور چہتر سال سی مقابلہ ہوا یہانتک شیخ جی مغلوب ہوئی کہ ہاتھی گہوڑا زر
پیسا اسباب تک شیخ جیسے چہوٹ گیا اور خود ہی زندہ دستگیر ہوکر جب شیخ جیسی چہتر سالنے
ایک لاکہہ پچیس ہزار روپیہ لیا تب شیخ جیکو جانی دیا سو شیخ جی تو اوس بلاسے
چہوٹی اور جب بحضور شاہ خبر اونکی کارگذاری کی پہونچی تب وہان سے نوکری سی
معزول کئی گئی الغرض وست ودشمن دونون کے یہان سے مردود ہوئی اوربعد
حضور شاہ دہلی سی میرزا صدر الدین صوبہ دار دہامونی مقرر فرمائی گئی اور اونکو شاہ

ہوا کہ چہتر سال کی پاس وکیل بہجکر اوسی فہمایش کر دکہ وہ لوٹ ومار کو موقوف کرے

کہ یہہ شیوہ مصدر کمال ظلم و تعدی کا ہے میرزا صاحب تئیس ہزار فوج جرار سے دہانی

مین ہے اور چہتر سال کے پاس ایلچی بہیجا اور اوسنے بہت کچہہ حال عظم وشان میرزا کا

چہتر سال سی کہہ کر بیان کیا کہ میرزا بڑی صاحب فوج و زور و زر و مقربان شاہی

مین سے ہین آپ ان سے بر نہ آئی گا بہتر ہی کہ آپ طریقہ غارتگریکا موقوف کردین اور میرزا سے

رجوع لادین جب چہتر سال نے یہہ سنا اسطرحسے جواب دیا کہ جو تمنے کہا یہہ سب سچ ہے

میرزا بڑی امیر الامرا ہین لیکن اگر اپنی خیر مناتی ہون تو چاہیئے کہ چوتہہ مجہکو دیوین کچہہ

یہہ نیا مطالبہ نہین اگلے صوبہ دار دیتے آئی ہین اور اگر نہ دیوین گی تو اچہا نہین میرزا کو جب

یہہ خبر پہونچی بہت گرم ہوئے اور بولی کہ اگر مین چوتہہ دون تو تلوار کیون باندہون قصہ

کوتاہ میرزا جی بہی تیار ہوئے اور میدان کارزار کو خوب گرم کردیا مگر بہرسے مقسوم نی

اوس سب شور و شوری کو ٹہنڈا کردکہایا اور میرزا جی نی نہے ہار مانی پہر جبکہ چہتر سال

چہترکوٹ مین پہونچا حمید خان نے موقع پاکر سر اوٹہایا کہ چہتر سال نی مار کر بہگا دیا اور

پہر قلعہ بہیرگڈہ کو لیلی اور گردنواح پر تسلط حاصل کرتی اور رودرگڈہ کو قابو مین لاکر اور

ایرچ کو خاک سیاہ کرکی کچہہ کتار کالپی اور ی وغیرہ کو لوٹ لیا جب کہ پیشگاہ نبد گان

عالی حال تباہی میرزا جی ومغلوبی فوج واقبال بیزوال چہتر سال منکشف ہوا پہر دنان

شاہی بنام عبد الصمد کی از امرایان درگاہ اسکی سی نافذ ہوا کہ قرار واقعی تنبیہ تاد
بل تخریب چھتر سال سعرض عمل مین لاکر انسداد کلی باب غارتگری کا کردی اب عبد الصمد صاحب
جہان آن پہونچی اور چھتر سال سے لڑی اس لڑائی مین چھتر سالنی بلاد کو جانب یمین
اور رای من دوا کو جانب یسار اور اپنے تئین وسعت مین رکہکر خوب لڑا یہ لڑائی بدفعات
ہوئے اور اگرچہ اسمعرکہ سخت مین بہت سے سردار اور فوج کام آئی اور چھتر سال خود بہی
مجروح ہوا ولیکن چونکہ بخت یار اور طالع مددگار تہا کہیت پہر سے چھتر سال ہی کے
ہاتھ رہا اور عبد الصمد صاحب نے بہی پیچھا دیکھا یا جب چھتر سال کو زخموں سے صحت ہوئی
تب اوسنی ملک ہری لعل گنج سنگہ پر حملہ کرکی اوسے بیچراغ کردیا بہلول خان
باستماع واقعات مذکور دانوئے سے معہ نو ہزار آدمیوں کے کوچ کرکی چھتر سال سے مستعد جنگ
ہوا اسعرصہ مین چھتر سال مقام شاہ گڈہ مین پہونچا اور وہان مقابلہ ہو پڑا اور بہلول خان
نی شکست نصیب ہو کر اور وہان سے پہر دہامونی مین جاکر اپنے جان دیدی بعد تہوڑی عمر
کی وفات بہلول خان سے چھتر سال مقام کوٹرہ کو تسخیر کرکی جبو کو ہو نکتی ہوئے اور اور بہت
مقامات کو اپنی حیطہ اختیار مین لاتے ہوئے مہوبا پہونچا اور وہان سے کوچ کرکی سیہونڈا پر
جہان کہ مراد خان وکیل نواب دلیل خان کا رہتا تہا دہاوا کیا مراد خان بمزاحمت پیش آیا
کہ مارا گیا اور دلیل خانکی ملک مین بہی خرابی آئی اور چونکہ دلیل خان شخص متکبر تہا اور اوسکا

کبر و خود پسندی حضور شاہ دہلی ہی روشن ہتی اسواسطی کچہہ مدد اوسکو پیشگاہ شاہجہاہ
سی ہی نصیب نہوسے بلکہ ذلت و خواری ہے جب دلیل خانسے کچہہ بن نہ آیا اور کہین ٹہکانا
اوسنے اپنا نہ پایا تب اوسنے چہتر سال کو لکہا کہ جس زمانہ مین کہ راجہ چمپت رای بقید حیات
تہے تب ہمسی اور اونسے بگڑ گئے بدل سے تعنے بہائی چارہ ہوا تہا اور اب کہ پیشگاہ شاہ
دہلی سی ہے میری اہانت ہوئے اسواسطی بن تمکو کہ لڑکی راجہ چمپت رای میری
بہائی کی ہو لکہتا ہون کہ تمنے کسواسطی میرا ملک مستوجب غارتگری کی سمجہا سب جانتے
ہین کہ مجہسے اور تمہاری باپسے کیسی دوستی ہی سو تم کہ میری دوست کی لڑکے
ہو گیا تمکو واجب ہے کہ میری ملک سے تباہی لاو فقط جب چہتر سال کی پاس یہہ تحریر پہونچی
تب اوسنے فوراً دلیل خان کی ملک مین غدر سے توقف کر دیا اور جو ہاتہی مراد خان کا
مع دیگر اسباب کے لوٹ مین ملا تہا وہ سب دلیل خان کے پاس بہیجدیا اور وہانسے
چلکر اور مقام مٹونڈا کو اپنی قبضہ مین لاکر جو ہتہ حاصل کئے اور پہر وہان سی طرف
دامنی کی روانہ ہوکر اور مقامات کوٹرا و بکہرا و ہلکائی کو لوٹتے مقام تولی
پر ڈیرہ ڈالی انشاہ قلی خان ایک بڑی فوج سے عزم رزم آور کیا ساتہہ چہتر سال
کی کیا اور افغان عبد الصمد خان کو یہہ حال سنکر بڑی خوشی حاصل ہوئے اور عبد الصمد خان
اول چار سو سوار سی مقام پہاڑی پر گیا اور تہا پر اوسنے فوج واسطی مقابلہ بندیلون

کی جو تھوڑی سی فاصلہ پر تھے جمع کی آخر کار چھتر سال اور عصمد خان سے ہنگامہ
کارزار خوب گرم رہا مگر ثمرہ اوسکا یہہ ہوا کہ فوج شاہی کو پھر شکست ہوئی اور چھتر سال
کہ خود بمقابلہ عصمد خان پہنچ گیا تھا اوسپر دوڑ کر چلا تھا کہ اوسی ہلاک کرے
کہ اوسیوقت سید عبداللطیف عصمد کی مدد پر پہونچکر چھتر سال سے ملتجی ہوا کہ جو یہہ بلک
کا لبچی اور عصمد کی جان بخشی کیجئے چنانچہ یہان تو عصمد خان نی چوتھہ کا دینا قبول
کرکی جان کی امان پائی اور وہان بمجرد استماع حال عصمد خان بنگاہ شاہی سے موقوف
اوسکی عملین سے آئے و شاہ قلی بجای عصمد خان بحکومت دہانی مامور فرمایا گیا چنانچہ
شاہ قلی نی باتفاق راجہ نند مئو پر پہونچکر تال کو جسمین چھتر سال رہتا تھا تسخیر
کیا اوسپر بڑا معرکہ درپیش آیا راجہ نند تو مجروح ہوا اور شاہ قلی نی زندہ دستگیر
ہوکر اقرار دینے چوتھہ اور آٹھہ ہزار روپیہ علاوہ کا کیا الغرض جیسا کچھہ کہ اوپر ذکر
سارا اِن کا ہو چکا ہے کہ اپنی ماکو خواب مین آکر کہا تھا کہ مین پھر اوتار ہونگا اور
جب پیدا ہونگا مسلمانون سے انتقام حاصل کرونگا سو ویسا کچھہ عہد مین آیا حضرت
چھتر سال رُخ اوٹھاتا تھا فتح و کامیابی استقبال کو آتی ستے بخت یار و طالع
مددگاری اوسی تھے ہی دیکھتے کچھہ ایسا اختیار و اقتدار پیدا کر دیا کہ چھتر سال ایک
بڑا راجہ صاحب بروز گار ہو گیا اور بڑا نام اوسنے پیدا کیا لیکن سے سامین چار و ناچار حالات

امصار و دیار ہ دنیا خوابی است کش عدم تعبیر است * صید اجل است اگر جوان و پیر است
ہم روی زمین پر است و ہم پشت زمین * این صفحۂ خاک پر ز دور و تصویر است
آخر کار یہہ دار فانی عجب تماشا گاہ ہے اور اسمین ہر وقت و آن مین ایک نئے انقلاب
کو راہ ہی کہ عقل خوردہ بین و باریک شناس کو کچھہ یارا نہین کہ اوسکو دریافت کرسکی جل
شانہ کیا قدرت کاملہ اوسکی ہے کہ ایک آناً فاناً مین چاہے جسکو نہال کردی اور چاہے
جسکو پامال انسان بہت کچھہ تدبیرین کیا کرتا ہے لیکن جو اوسکی رضا ہوئے ہوتا ہے
سبحان اللہ کیا نیرنگی اوسکے قدرت کاملہ کی ہے کہ جسکو چاہی ایکدم مین فلک
الافلاک پر پہونچا دی اور اگر نچاہی تو خاک مین ملا دی نادر کا حال سنا ہوگا کہ اصل مین کیسا
تہا اور تہوڑی عرصہ مین کیا ہوگیا اور پہر یک گردش چرخ نیلوفری * نہ نادر بجا
ماند و نہ نادری گر باوجود اسکے بی ثباتی و بی اختیاری کی یہہ غفلت عالم کی عجب کیا
کچھہ نادان اپنے خودی و خود پرستی کا ہے کہ اپنی آگی کسیکو خیال مین نہین لاتا اور نہین جانتا
کہ ای یار درین خرابہ پر شر و شور * تا کی بجہات خویشتن باشی مغرور * کردہ
است در نخراہ چیلہا اجل * در ہر قدمی ہزار بہرام بگور * غرض اس تمہید سی یہہ ہے
کہ دیکھو پچہتر سالنی کیسی کیسی کام کیی اور کیا اقتدار پایا لیکن آخر کار خاک ہے
مین ملا اور بعد پچہتر سال کے پہر وہ بات نرہی اگرچہ اوسنے بمقتضای ہوشیاری

و دور اندیشی اپنی حیات مین اپنی ملک کو اسطرح پر اپنی اولاد کو دیا تھا اور
اوسکے واسطی حکام و مددگار رہے مقرر کر دیا تھا کہ بعد اوسکی جہت بہت انقلاب نہو
مگر اس بندیلکھنڈ مین پھر اس بلہ کو ضعف آ گیا اور اب سمین رفتہ رفتہ خلاف پیدا
ہوتا چلا کہ قدرت وزور ریاستونکا اسدرجہ کو پہونچ گیا جیساکہ سب دیکھتے ہین

ذکر تقسیم ملک بندیل کھنڈ بحیات چھتر سال

راجہ چھتر سال کے چار لڑکے ہردی ساہ جگت راج پدم سنگھ بھارتی چند تورے
اول سبھے اور بتیرہ زنان منکوحہ و غیر منکوحہ سے اور گو کہ لوگ کہتے ہین کہ راجہ چھتر سال کے
باون لڑکے تھے مگر کچھہ صدقت اوسکی معلوم نہین ہوتی چنانچہ راجہ چھتر سال نے
قبل از وفات خود کہ بمقام پنا ظہور پایا اور وہان ہنوز اوسکے یادگاری لئے
ایک سمادہ موجود ہے اسغرض سے کہ بعد میری رہے میری اولاد ساتھ اختیار و اقتدار
کی بلاخوف ہمدیگر راج کری اور راج مین فتور و انقلاب پیدا نہو اور نہ کوئی اجنبی
قوی تابو پاکر تسلط پیدا کرلے یا اپس کے بہوت نبیاد نہ بگڑے اپنی ملک مقبوضہ کو
تین حصون پر منقسم کیا اسطرح پر کہ اپنے دو لڑکون ہردی ساہ و جگت راج کی
واسطی دو راج نامزد کرکی دونوکو مع مقامات متعلقہ ہر ایک کے دیا ہردی ساہ کو تو
راج پنا اور جگت راج کو راج جیت پور اور تیسرا حصہ باجی راو پیشوا اول پونا کو اپنے

شرط پر کہ پیشوا ہر حال و آئندہ اوسکے ورثار و جانشینونکو اونکی اپنے ملک پر متسلط

رہنی دیوین اور اگر کوئی مخالف پیدا ہوکر ملک لے لیا چاہے تو پیشوا اونکے

مدد کرین ؁ **ذکر اولاد ہردی ساہ وراج پنا** ہردی ساہ کے دو لڑکے تھے

پرتھی سنگھ جسکو پیشوا نی راجہ گڈھ کوٹہ کا جسکے آمدنی اوسوقت مین چھ لاکھ کی تھی	سبہا سنگھ جو بعد ہردی ساہ کی قابض راج پنا پر ہوا

راجہ سبہا سنگھ سے تین لڑکے پیدا ہوئی امان سنگھ ہندوپت کہیت سنگھ

چنانچہ ہندوپت نے بطمع راج امان سنگھ کو قتل کیا اور آپ متسلط راج پر ہوکر کہیت سنگھ

کو نیز قید کیا سو امان سنگھ اور کہیت سنگھ تو دونو لاولد مری اور ہندوپت سے

تین لڑکے پیدا ہوئے ؁

رانی کلان سے	دوسرے شادی سے انیرد سنگھ

انرده سنگھ	دہوکل سنگھ

ہندوپت نی وصیت نامہ مین انرده سنگھ کو اپنا جانشین نامزد کیا اور ایام

خورد سالی انرده سنگھ تک بینی حضوری کو اوسکی دیوان بیجے کامدار اور قائم جی

چوبی کو خزانچی و قلعدار کالنجر مقرر کیا یہہ دونون مدار المہام اور منتظم

راج کی تھے مگر ایسے مین اون دونون کے نفاق پیدا ہوا اور ہر ایک نے کل اختیار بنی

نسبت چاہا اب قایم جی نی جسکو بنسبت بنیسی حضوری کی ضعف حاصل تھا
بنیسی حضوری سی منافق ہوکر جانب سرمید سنگہ کی بدعوی راج بگڑ کے
ہمراہ وسکا۔ اگرچہ اسکے بہوت اور گہر کی تعبیض نی فتنہ خفتہ کو بیدار کردیا حتی
کہ بدفعات لڑائیان اور باہمدگر خونریزیان ہوئین کہ اسم اثنا مین اندہ سنگہ
اسد یار فانی سی چل بسا اور اب دونون نی اسغرض سے کہ دہوکل سنگہ
خوردسال ہے اگر یہہ راج پر بٹہلایا جاوے تو اون دونون کا اختیار وحکومت بدستور
قایم رہے گی ارادہ راج پر بٹہلانے دہوکل سنگہ کا کیا کہ بواد ید استحال کے
سرمید سنگہ کمال یاس دامنگیر حال ہوا اور آخر الامر اوسنے نوبی ارجن سنگہ سے
جو اوسوقت مین سردار فوج راجہ گمان سنگہ باندوالی کا جسکا ذکر آگی آویگا
تہا مدد چاہی کہ نوبی ارجن سنگہ نے امداد قرار واقعی سرمید سنگہ مایوس الوقت کی کرکی
دہوکل سنگہ کو راج سی خارج اور سرمید سنگہ کو مسند نشین راج کردیا اور بجلدوی
اس حسن خدمتی ومددہی کی اوسنے بہت کچھہ حصہ راج پنا لیکر ملک مقبوضہ بخت سنگہ
لڑکے گمان سنگہ مین جسکا وہ منتظم تہا شامل کردیا پہر کچہہ دنون بعد سرمید سنگہ
راج نگر مقام خاص پرگنہ لوہڑی مین جو ابتدا مین بندوبست باپ سرمید سنگہ کی
اوسی دیا تہا گیا سرمید سنگہ کو ایک عورت قوم اسلام سے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جسکا نام اوسنی

ہیرا سنگہ رکہتا تہا اور سرمید سنگہ کا دیوان جسکی سنائی جی تہا جسے سونا سنا ہے
ہی کہتی تہی سو سرمید سنگہ نے اسیمقام مین ہیرا سنگہ کو بجماعت دیوان چہوڑ کر وفات
پائی دیوان جی جو یہہ قابو اور وقت پایا تو کچہہ نہ ہے اونہین خیال وفاداری اپنی
آقا مرحوم کا نہ آیا اور بندیلو نمین پہوٹ اور بندیل کہنڈ مین غدر تو پہیل سے چلا تہا
سو دیوان جی نی خود علاقہ پر تسلط کر لیا اور ہیرا سنگہ کو لاچار میر خان کے پاس پناہ
لینی پڑی مگر پہر کشور سنگہ لڑکا زن غیر منکوحہ راجہ دہوکل سنگہ راج ملا اور رسنا جی کا
قبضہ چہتر پور پر رہا مگر بسبب بعض بد خصال کے کشور سنگہ راج سے خارج ہوکر پرسرام
قایم ہوا اور بعد راجہ پرسرام کی راجہ نرپت سنگہ جو اب موجود ہین اور قلعہ کالنجر کا
معہ مقامات متعلق اوسکے بعد قایم جی اوسکے لڑکے رام کشن کے قبضہ مین رہا کہ جسکا ذکر آگی آویگا

ذکر اولاد جگت راج و راج جیت پور معہ معرکہ ہای عجیب و غریب

جبکہ راجہ جگت راج مسند نشین راج جیت پور رہا اوسکے تہوڑی عرصہ کے بعد محمد خان بنگش
نواب فرخ آباد نی یہہ ارادہ پیش نہاد خاطر کیا کہ اطراف بندیلکہنڈ کو اپنی قبضہ
مین لا کر شامل اپنی ملک کے کر لیجیے چنانچہ اس ارادہ سے نواب مذکور نے ایک بڑی فوج
بسر کردگی سردار دلیل خان بندیل کہنڈ پر بہیجی جب یہہ خبر راجہ جگت راج کو پہونچی
وہ بہی اپنی فوج جو اوسوقت مین قریب [illegible] ہزار کی تہی جمع کر کی مقابلہ پیش آیا

مقام نادیپور پا پر صبح سی شام تک ایک معرکہ سخت در پیش آیا مگر جب کہ راجہ جگت راج کے
فوج مین راو رام سنگہ سردار سو گرا اور قریب بارہ سو آدمیونکے ماری گئی فوج راجہ
جگت راج میدان لڑائی سے ہٹ آکر مقام قیام مین پہونچے ولیکن راجہ کا پتا نہ لگا کہ کہان گیا
رانی امر کنور زوجہ راجہ نے بخوف اسکے کہ کیا جانی راجہ کا کیا حال ہوا بہت تلاش راجہ کے
کرائی مگر کہین نشان نہ پایا تب یہہ خیال مین آیا کہ شاید کہین راجہ لڑائی مین کام آئے
چنانچہ پہر رانی نے خود فوجکو اسیوقت حکم تیاریکا دیا اور آپ تیر وکمان لگا کر ہاتہی
پر سوار ہوکر فوجکو میدان جنگ پر لیگئی اب پہر لڑائی شروع ہوئی اور ایسی ہوئی کہ دلیل
خانکو پیچہا دیکہانا پڑا اور میدان سے بہاگا جب کہ دلیل خان مغلوب ہوا اور مفرور ہوا تب رانی نے
خود راجہ کی تلاش شروع کی کہ ڈہونڈہتی ڈہونڈہتی راجہ ایک جگہہ سخت مجروح بحالت بیہوشی
ملا چنانچہ راجہ کو بسواری پالکی بمقام جہام لا کے زخم سئی گئی اور تدبیر صحت راجہ کے عمل مین آئے بعد
آدہی رات کے راجہ کو ہوش آیا اور پہلی جو آواز راجہ کی موہنہ سے نکلی یہہ تہی کہ کون جیتا جب کہ
اسکو رانی کی شجاعت اور محبت کا حال معلوم ہوا پہولون نہ سمایا اور کہنے لگا کہ کیون نہو بی بی
شک لڑکے پہری بعد پہر چند سالکا نام جگاوینگے اسعرصہ مین دلیل خان پہر بمقابلہ جگت راج
آپہونچا اور متصل قصبہ مودہا کے دونون مین ایک بڑی لڑائی وخونریزی واقعہ ہوئی اور قسم
تو دلیل خانکے ہوتی دکہائی دیتے تہے کہ اسیعرصہ مین عین معرکہ مین دلیل خان مجروح ہوکر مر ا

فوج دلیل خان بیطرح بہاگی کہ راجہ جگت راجکو فتح نصیب ہوگئی اور بحالت تعاقب
بہت سی فوج دلیل خانکے مقتول ہوئے جب کہ نواب محمد خانکو خبر اس واقعہ کی پہونچی
تب وہ خود مع جوق جوق فوجکے حملہ لایا اور بدفعات لڑکر اور راجہ جگت راجکو شکست
دیکر ملک بہر مین گہوم پڑا اور دہوم مچادی اور راجہ جگت راجکو لاچار جنگلون اور پہاڑون
مین پناہ لینی پڑی جب جگت راجکو تاب مقاومت ومقابلہ ساتہہ نوابکے باقی نرہی
اوسنے وکلا بحضور پیشوا باستمداد بہیجی کہ بعد پہونچنے وکلا جگت راجکی باجی راؤ
پیشوا نے خود بڑی فوج لیکر پونا سے نہضت فرمائی اور جب وارد دیار بوندیل کہنڈ
کی ہوئے تمامی سرداران بوندیل کہنڈ ساتہہ باجی راؤکی متفق ہوگئے اور باجی راؤ نے
اسفوج عظیم اپنے وسرداران بوندیل کہنڈ سے نواب پر حملہ کیا اور نواب تاب
مقابلہ نہ لاکر قلعہ جیت پور مین چلا گیا اور باجی راؤ نے وہان پہونچے اوسکا پیچہا نچہوڑکر
قلعہ کا محاصرہ کرلیا بدفعات قلعہ پر دہاوا ہوا اب نوابکے پاس سامان کہانے پینے
کا کچہہ نرہا اور بیماری بڑہ چلے اور فوج نواب مین ہل چل پڑگیا اور نوبت
فوج تک نواب کو ذبح کرکے کہایا اور کچہہ دن اوسپر گذرے لیکن تمام بنا ہوگا
کہ آدمی اناج کہائے سب کچہہ نہین آئے تب نواب نے صلح چاہی اور رسالت مہداجی کی کے
اور عرض کہا کہ اب کبہی ارادہ بوندیل کہنڈ کا نکرونگا بشرطیکہ مجہکو اوسکو اجازت دی ہو

کو فرخ آباد کو چلی جاو نواب تو فرخ آباد کو سدہاری اور پیشوائی مطالبہ معمولی پانچ ہزار
یعنی جو حسب معمول بندہا تہا وصول کر گئی ایک زن نوجوان قوم مسلمان کو جسکا نام
مستانی صاحبہ تہا پونا کو اپنی ساتہہ لیگئے وہان اوس سے شمشیر بہادر پیدا ہوئے
جو بعمر ستائیس سال ایک لڑکا علی بہادر چہوڑ مری اور علی بہادر سے شمشیر بہادر
پیدا ہوکر اور بعد اونکی ذوالفقار علی بہادر بہائی شمشیر بہادر جانشین ہوکر
پہر ذوالفقار علی بہادر سے علی بہادر پیدا ہوئے جو نواب صاحب باندہ کی کہلائے
ہین اور بمقام باندہ مین موجود ہین فقط جبکہ یہہ سب واقعات گذر گئی تب یعنی نواب
مغلوب ہوکر فرخ آباد گئی اور پیشوا پونا کو لوٹی تہوڑی عرصہ مین دیوان کیرت سنگہ
لڑکا راجہ جگت راج کا نہایت بیمار ہوا رانی امر کنور نی راجہ سے کہا کہ دیوان کیرت سنگہ
کی آرزو ہی کہ قبل از وفات راجہ کو دیکہے راجہ بحالت نزع پاس دیوان کے گیا
جب دیوان نیم جان نے دیکہا کہ راجہ ہے تب اونہی اپنا راجہ کی قدم پکڑنی کو اوٹہائے
راجہ نی حال اوسکا روبرو دیکہکر جانا کہ اب دیوانکا آخری وقت ہے اور بادل پر درد
کہا کہ اب تمہین استحکام چاہئے جو تمہین مجہہ سے کہنا ہے ہو سو کہو وصیت کیا جاویگا جب کیرت
سنگہ نی اپنا ہمہا سنگہ کا ہاتہ پکڑ کے کہا کہ جبتک مین مر جاون تب اس لڑکے کو تم اپنی پاس رکہیو اور یہہ
کہتی کہتی دیوان کیرت سنگہ نی وفات پائی اور راجہ نی بنہایت شفقت ہمہا سنگہ

کو دیوان سوائی کا خطاب دیا اور لچمن سنگہ بخطاب دیوان سوائے مشہور ہوا
پہر بعد انقضای ایامی چند راجہ جگت راج ہی بمقام موتنصل مہونا بیمار پڑا اور دو سے
بیماریمین سمت ۱۸۷۵ و ۱۸۱۸ عیسوی مین راہے ملک عدم ہوا فقط

ذکر تسلط راجہ پہار سنگہ راج جیت پور پر و واقعات عجیب

پہار سنگہ لڑکا راجہ کا جو مقام واقعہ پر موجود تہا بڑا ہوشیار و عقیل تہا اوسنی دیکہا
کہ لچمن سنگہ کیواسطی جانشینے پیشتر ہی ٹہی ہوئے سو اب ایسے تدبیر معقول کیجیی جس
سی راج پائے اور اوسکے آرام اوٹہائی چنانچہ پہار سنگہ لاش راجہ کی پالکے مین لیکر جیت پور
مین لے آیا اور وہان پہونچکر یہہ مشہور کیا کہ راجہ بہت بیمار ہین اور پالکے کو سیدہی مکان مسکونہ
سابقہ راجہ مین لیجاکر لاشہ کو بحفاظت تمام والدہ بہی رانی اور جہہ کی کہا اور حکم دیا کہ
کوئی اسکا ئین نہ جانے نہ بادی اور آپ خود وہان سے آکر اور پورانی معتمد وشلو بلاکر اون سے
کہا کہ تم بہت عرصہ سے میری نوکر رہے ہو سو اب مین تمہاری اعانت و حمایت ایک امر
مین چاہتا ہون اونہون نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہین وہ کیا مشکل ہے ارشاد فرمایئے
کہ آسان ہو تب پہار سنگہ نی حال وفات راجہ جگت راج کو ظاہر کرکی بیان کیا کہ مین چاہتا
ہون کہ ایسا بندوبست کرو جس سی مین مسند نشین ہو جاؤن اور دیوان سوائے
جو اوس زمانہ مین موضع نوجگی متصل اجی گڈہ کی مقیم تہا قابو گدی نشینی کا نہ پاسکے

تب متعمدون نی یہہ عرض کی کہ سرداران فوج جگت راجکو فراہم کرکی اونکے مرضے
لینی چاہئی کہ آیا وی ممد دعوی بہار سنگہ دہنگی یا نہین کیونکہ اگر وی متفق ہوگئے
تو سب مشکل آسان ہی ورنہ وقت القرض جمیع سرداران فوج جگت راج نے
قلعہ کی باہر جمع ہوئے اور اونکو کہا گیا کہ راجہ بہت بیمار ہین اسواسطے یہہ پوچہا جاتا ہے
کہ شفقے کی راہ سی بعد راجہ کی گدی کسکو پہونچتی ہی اونہون نے جواب دیا کہ دیوان
سوائے اگمان سنگہ کو کیونکہ راجہ جگت رام خود اوسی وارث و جانشین کردیا ہے
جب دیکہا کہ سب کے نظر گمان سنگہ پر ہے اب اس زور مین صرف زر ہی کام کرنیکا تب متعمدان
نی سرداران فوجکو یہہ امید دی کہ اگر تم مسند نشینی بہار سنگہ مین ممد رہو تو تمہین چوگنی
تنخواہ ملی گی اور تمہارے خاطر و پرداخت ملحوظ نظر رہے گی سو جو سنا ہو کہ جسکے
ڈوبی اوسکا سب کوئی اب بہی مسند نشینی بہار سنگہ کے حامی بہرے اور اپنی رضا دی
اور کنور رگہبر سنگہ و سیناپت و ہرسنگہ دیو و دیگر فرزندان راجہ مرحوم نی بہی
اپنی اپنی مہرین اس امر مین کردین کہ بہار سنگہ کا راجہ ہونا اونہین منظور ہے اور گمان سنگہ
اگر مقابلہ آیا تو وے شریک بہار سنگہ کی رہینگے جب کہ بہار سنگہ کو تقویت کامل
ہوگئی اوسنے پنڈت مہتر سیر کو بلاکر پوچہا کہ آپ بتلائی کہ ساعت سعید مسند نشینی
کی کون سی ہی چنانچہ واقعہ ماگہہ سدی پنچمی سمت ۱۸۱۵ و ۱۷۵۷ع روز ... از روے حساب نجوم

ون کی تجویز ہوکر اوس روز بہار سنگہ مسند نشین راج ہوا اور شادیانے بجاوکی
صدا ہوئین اور شادیانہ بجی بہار سنگہ کو خزانہ مین چہیانوی [۹۶] لاکہہ روپیہ نقد واسباب
اور جواہرات بیشمار مالیت کثیر کا ملا چنانچہ بہار سنگہ نی پینتالیس [۴۵] لاکہہ روپیہ خیر و انعام مین
صرف کیا اور پہر لاش راجہ مرحوم کی بلا تامل گہاٹ پر متصل ٹیہری کی
لیجاکر جلائی گئی اور رانی اور چہہ سات آدمی زنان مدخولہ اوس لاش کی ساتہہ ستی
ہوئین جب کہ کمان سنگہ کو ان سب واقعات پر آگاہی ہوئی کمال آشفتہ ہوا
اور فوراً مع فوج کی کوچ کرکے جیت پور سے بفاصلہ پانچ کوس کے آپڑا اور بہار سنگہ
کو کہلا بہیجا کہ تمنے فریب سے میرا حق حاصل کیا ہے سو مین جب تک کہ جیت پور پر قبضہ حاصل
نکر لونگا پگڑی نہ باندہونگا سو لئے چاہئے کہ یا تو راجکو چہوڑ دو یا سامنا کرو بہار سنگہ نے
بجواب اسکے کہلا بہیجا کہ تم اور تمہاری بہائی کہمان سنگہ دونون لڑکے ہو تمہارا کچہہ
راج پر حق نہین تمہارا باپ راجہ نہ تہا تمکو اس راج پر جو میری باپ کا ہے کیونکر دعوے
پہونچ سکتا ہی گمان سنگہ تو ہمیشہ سے مینے اپنا فرزند جانا اور میرا ارادہ تہا کہ مین اسے
جاگیر پرگنہ دو اکی جو اوسکے باپ کے قبضہ مین تہا دون لیکن اب روش حال گمان سنگہ سے
ان حالات کے دیکہنے کر سواے جنگ اوسی کچہہ جاگیر دے گے نہ زمین کہین بیٹہنے کی جگہہ ہو گا کدی
نشین نہین ہو سکتا ہی سو بہتر ہی کہ تم یہان سے چلی جاو ورنہ تمہاری حق مین اچہا نہوگا

اگرچہ یہہ جواب راجہ کا گمان سنگہ کی پاس پہونچا مگر لال دیوان کا مدار عہد جگت سنگہ راجہ نے
یہی چاہا کہ جو راجہ مرحوم کو منظور تہا وہی ظہور پذیر ہو لہذا اوسنی راج تلک ماتہے پر گمان
سنگہ کی لگا کر اوسی راجہ جیت پور کا نامزد کر دیا اور پہر اسیطرح گمان سنگہ تہے بنام نو
راجہ مشہور ہوا مگر پہار سنگہ کی حکومت مین کہ راجہ پر متسلط ہو گیا تہا کچھہ خلل نہین پڑتا
اسعرصہ مین راجہ گمان سنگہ و راجہ کہمان سنگہ نی سر شورش اوٹہا کر پہا تک علاقے جیت پور
پر لوٹ مار کرنی شروع کی پہار سنگہ نی جو اد یہ اسحال کی فوج آراستہ کر کی مقابلہ کیا کہ
وی دونون ضعیف الحال سنا سنا پڑنے پر رفوچکر ہوی پہر جب کچھہ سال گذر
گمان سنگہ کو اوسنکی سوجہی اور پہار سنگہ سے لسنا ارجکی کی لیکن وہ ہی جواب پایا پہر
پہر دونون بہائی بمقام سوپائے اور سوار واسطے غارتگری اطراف جیت پور کے
آموجود ہوئے کہ بدریافت حالات غارتگری پہار سنگہ نے بارادہ سرکوبی مقابلہ کیا اور ایک
معرکہ سخت درپیش آیا مگر آخر کار گمان سنگہ اور کہمان سنگہ دونو کو عورتون تک
چہوڑکر بہاگنا پڑا اور سب اسباب وحرم اونکا پہار سنگہ کے قبضہ مین آیا مگر چونکہ زنیان
دونون مغرورون کی عزیزان پہار سنگہ سی تہین پہار سنگہ نے ہر طرح اونکی پاسداری
کی اور اونکو باعزاز تمام جیت پور مین بہیجکر اونسے دریافت کیا کہ اگر پاس ا
شوہرونکے جانی پر راضی ہون تو بہیجدی جاوین چنانچہ اونہونے اپنی رضا و مین ظاہر

اور پہار سنگہ نے اوسہین سا اچہی طرح بسوارے ہاتہی پالکی بمقام چلا تارا جہان وے
ستیم ستے بہیجدیا اور پہر کچہہ عرصہ تک پہار سنگہ نی گمان سنگہ کیطرف سے دعوی راج
کا اس اثنا رمین گمان سنگہ نے نواب نجیب خان سی موافقت پیدا کر کی واسطی حاصل
کرنی جیت پور کی مدد چاہے اور نواب نے اپنی تیغ قوی جانکر باتفاق راجہ
سمت ۱۸۱۶ و سنہ ۱۱۷۶ع مین جمنا سی عبور کر کے موداہامین ڈیری ڈالی اور یہان سے راجہ پہار سنگہ
بمقابلہ مخالف چڈہ کر بمقام کنڈیلا مقام کیا مگر نواب نی قبل از جنگ حصول مطلب کو
بحالت امکان براہ مصالحت مناسب جانکر راجہ سی کہلا بہیجا کہ بہتر ہے کہ صلح
کر لو ورنہ مقابلہ مین برنہ آوگی میری قوت و قدرت ظاہر ہے کہ بائیس ۲۲ لڑائیون
پر فتح پا چکا ہون لیکن راجہ نے بجواب اوسکے کہلا بہیجا کہ یہہ سب سچ ہے مگر وہ
آوین آور میرا اونکا سامنا ہو الا کل کے روز بوجہہ پیش آمد اسور مذہبی البتہ لڑائیکو
فرصت نہین ہے پہر نواب نے یہہ حال سنکر خیال کیا کہ کل سے بہتر دن نہ ملیگا کیونکہ
راجہ معذور ہے بہتر ہے کہ کل ہے میدان رزم کو گرم کر دیجئی الغرض دوسرے دن
نواب نے عزم رزم کا کر کی گولہ اندازے شروع کی اور پہلے گولہ کی پہونچتے ہے
پہار سنگہ جو کام دکرم مذہب اپنے کا کرتا تہا اوس سب کو چہوڑ چہاڑ مستعد بمقابلہ ہوا
اور ایسا لڑا کہ نواب کے میدان اوجہڑ کر پیچہا دکہانا اور بہاگنا نصیب ہوگیا اور سپاہان

نواب کا پہار سنگہ کی ہاتہ آگیا اسعرصہ مین راجہ کو خبر پہونچی کہ دیوان گہڑک راۓ مجروحان
ومفروران نجف خانکے پیچہے پڑا ہے اور اونہین ہلاک کرتا ہی چنانچہ بدریافت اسکے سخت
ناراض ہوا اور اوسنے دیوانکو حکم امتناع دیکر نواب کو اطلاع دی کہ اپنی آدمی مجروحونکو
لیجانیکی واسطے بہیجدیوین اور تا بہت بخنے جواب تو نواب نے سب مجروحونکو اپنے ڈیرہ مین
رکہا اور اونکی زخمونکو دوخت کرایا اور اونکا معالجہ کیا انور مٹہائی کہانیکو دی
پہر جب نواب کے آدمی اونہین لینے کو آئے اچہی طرح سے اون سب کو نواب کے پاس بہیجدیا
نواب تو اپنی ملک کو واپس گئے اور پہار سنگہ بدستور بے مزاحمت اغیار باختیار خود
راج و دربار کیا کئے فقط *

ذکر وفات راجہ پہار سنگہ و تقسیم ملک بجہات اوسکے

سمت ۱۸۱۲ و سنہ ۱۱۶۵ء مین پہار سنگہ بیمار ہوکر مہوبا سے کل پہار کو روانہ ہوا اور وہان
سے کتابت بطلب گمان سنگہ و کہمان سنگہ اس مطلب سے مرسل کی کہ اب میری دن
زندگی کی تہوڑے سی معلوم ہوتے ہین اسسے مین چاہتا ہون کہ پیشتر اپنے مرنی کی ملک
راجہ جگت راجکو تقسیم کر جاون تاکہ بعد میرے صلح کل پیدا ہے بوصول اسکی وی
دونو آپہونچی اور پہار سنگہ نے ملک کو اسطرحسے تقسیم کیا کہ آپ تو اوسنے راج
جیتپور کو سہا اور مقامات متعلقہ کے کہ جسکے آمدنی اوسوقت مین قریب [illegible]

تیرہ لاکھہ کی ہوگے لیا اور گمان سنگہ کو اوسنے جاگیر باندے کی بقدر سولہ لاکھہ
کی اور کہمان سنگہ کو چرکہارے بقدر سوا نو لاکھہ کے دی کہ گمان سنگہ تو
راجہ باندی کا ہوگیا اور کہمان سنگہ چرکہاری کا راجہ کہلایا الغرض اسطرحسے راج
جگت راجکو تین حصون پر تقسیم کرکی اوسی سال پہار سنگہ نے وفات پائی پہار سنگہ
کی دو لڑکی تہے گج سنگہ و مان سنگہ چنانچہ بعد وفات پہار سنگہ کے گج سنگہ
مسند نشین ہوا اور بعد گج سنگہ کیسری سنگہ اور بعد کیسری سنگہ کی پارچہت اور بعد
پارچہت اور راج جیت پور کا حال ہوا اوسکا ذکر آگی آویگا اور مان سنگہ کے
دو لڑکے تہے پنج سنگہ و کہیت سنگہ کہیت سنگہ لاولد مرا اور پنج سنگہ نے کچہہ جگہہ پائے
کہ اوسکے بعد اندرہ سنگہ قابض ہوا اور مرسنگ دیو اور لڑکے جگت راجکو قلعہ بجور سے
معہ چہوتی سے علاقہ کی ملا اور کیسر سنگہ جی بعد برسنگ دیو قابض ہوگئے اور علاقہ بڑا لیا انتظ...

ذکر چڑہائی فوج نواب وزیر صوبہ اودہ کا بندیل کہنڈ پر

اب بعہد راجہ گمان سنگہ کی نواب وزیر اودہ شجاع الدولہ نے عزم تسخیر
اطراف بندیلکہنڈ پیش نہاد خاطر رکہہ کر اپنی فوج بسر کردگی کرامت خان و راجہ ہمت بہادر
کی بہیجی یہ فوج بمقام تندواری جو مقام باندا سی بفاصلہ تخمیناً سات کوس سمت شمال کے
واقع ہی آپہونچی راجہ گمان سنگہ می اپنی تیئن تنہا کافی و قوت بمقابلہ غنیم نجانکر ...

ہندوپت پناوالی اور بندیلوں سے استعانت چاہے کہ بسبب اعانت راجہ گمان سنگھ کے
کی بالاتفاق مقابلہ فوج نواب وزیر کا کیا اور ایسی توپ پڑی کہ فوج نواب وزیر
کو شکست فاحش ہوکر کرامت خان و ہمت بہادر کو بامعدودے چند بھاگنا پڑا اور کنارے
دریای جمن پہونچکر اور گھوڑی ڈالکر اوس پار اوترگئی اور جو گنیا چار ہزار کے
انکی فوج سے تھے سو قریب تیس کے سب کام آئے فقط

ذکر نفاق باہم راجگان بوندیل کھنڈ و خونریزی باہمی

بعد اسکے آپس مین راجہ پنا و باندا وغیرہ کی نفاق نے اتفاق کیا ہر ایک نے کل حکومت بندیل کھنڈ
کی بسبب اپنے اور تخریبیت دوسرے کی چاہی الغرض ہی مین لڑائی بڑہنے اور حکومت گہٹنے
چلی پہلے لڑائی مقام مرول پر شروع ہوے اور یہان ہمت بہادر کے احمد خان نواب
نزہون پر حملہ کیا یہہ جاگیر ایک راجہ ای سابق پنا نے رحیم خان و احمد خان کے باپ کو
دی تھے سو راجہ ہندوپت نے اوسکو لی لینا چاہا اور احمد خان بغرض حفظ اوسکے
تبتک لڑا کہ جب اوسکے پاس پانچ سوار باقی رہ گیں اور پہر لاچار میدان چھوڑکر
چلا گیا بعد اسکی اور لڑائی مقام دگانال متصل نزہون مین درمیان فوج حضور کے
سردار فوج راجا پنا و قائم جی چوبی کالنجری کی ہوئی اور آخر کار قائم جی کی فتح یابی
اور طرفین مین بہت سا نقصان آدمیونکا ہوا بعد ازین اور لڑائی متصل چھونگا کی

راجہ گمان سنگہ بانجے بہادر راجہ چپرکہاری سے ہوئی ہمت سنگہ شطرنج کہیل رہا تہا
کہ یکایک فوج نونی ارجن سنگہ سردار فوج ہمت سنگہ باندا والی نے آن گہیرا اوس وقت تو کچہہ تہوڑے
آدمی ہمراہ تہے مگر پہر راجہ گمان سنگہ جلد فوج کو آراستہ کرکی متصل موضع بیدڑی
نونی ارجن سے خوب لڑا جانبین کی بہت سے آدمی کام آئی مگر جبکہ راجہ ہمت سنگہ کو ہاتہی
پر سوار گولی لگی اور وہین پر مرا اور بہت سی سرداران فوج گمان سنگہ کی ماری گئے
تب نونی ارجن نے فتح پائی راجہ گمان سنگہ کے کوئی لڑکا نہ تہا اسواسطے
اوسنے اپنی حیات مین اپنے بہتیجے سے بخت سنگہ لڑکے ڈرک سنگہ کو اپنا جانشین اور
نونی ارجن کو تا زمان بلوغ بخت سنگہ مدار المہام مقرر کیا اور تہوڑے عرصہ مین راجہ گمان سنگہ
نی وفات پائی اب نونی ارجن نے جیسا کہ پیشتر راج پنا مین ذکر آچکا ہے دعوی
سرمید سنگہ کی بابت راج کے مدد کی اور فوج راجہ دہوکل سنگہ پر جو بسرکردگی بینی حضوری
کی ساتہہ چڑہ گیا اور بڑی لڑائی ہوئی اس لڑائی مین نونی ارجن کے اگرچہ ۱۹
زخم آئی مگر ایسا لڑا کہ بینی حضوری کو لڑائی مین مار کر فتح پائی بعد اسکے ایک اور لڑائی
مقام چہترپا مین جو مقام تر ہوا ان سے بفاصلہ چار کوس کے واقع ہے درمیان فوج
راجہ دہوکل سنگہ جو بسرکردگی راج دہر حضوری خلف بینی حضوری کی تہی اور فوج
نونی ارجن مین جو بسرکردگی کیرت سنگہ کی ساتہہ ہوئی اور اس لڑائی مین خود کیرت سنگہ

اور راجہ منرجا اور اکثر سرداران نامی بندیل کھنڈ اور بیشمار آدمی مارے گئے
اب ریاستہاے ملک سرداران ناموری خالی ہوتا چلا اور راجہ بخت سنگہ ایسی مصیبت مین آ
کہ آواخر حکومت علی بہادر مین دو روپیہ روز پر علی بہادر کی ان پاگیرجب بندیل
کھنڈ مین سرکار گورنمنٹ کو تسلط حاصل ہوا تب بخت سنگہ کی نسبت جاگی اور سند
نشین نامزد ہوکر پھر اجی گڈہ اوسی دیا گیا کہ ہنوز اوس خاندان مین ریاست مذکور
قایم ہے اور جسکا ذکر آگے سنیگا اور اسیوقت مین راجہ کشن سنگہ نبا والہ نسب جسکو تا
دان حکومت علی بہادر کچہہ نہ ملا ملک موروثی پر قابض کیا گیا اور اپنے سنگ کا ہردوسیاہ
کا جسکا ذکر سابق آچکا ہے کہ بہت واکی تاابع راجہ گڈہ کوٹا کا مقرر ہوا تہا اوسکے
تن لڑکی ستے

کشن جو جو بعد پہنچے سنگ کی جانشین ہوا	نراین جو	ہرے سنگہ	

سو بعد کشن جی کی مردن سنگہ جانشین ہوا پہر جبکہ سنہ ۱۸۱۸ ع مین گڈہ کوٹا خالی کیا گیا
سرکار سے اوسی جاگیر شاہ گڈہ کے جمع تخمیناً ایک لاکہہ پچاس ہزار روپیہ کے کا نمونہ
یہہ جاگیر قایم ہے فقط

شجرہ خاندان بندیلوںکا

a 4

ذکر مغلوبی راجہ ہاے بندیل کہنڈ بہمت بہادر و علی بہادر و تسلط علی بہادر سی

راجہ ہمت بہادر قوم کا گوسائین ایک شخص بڑا جری اور عالی العزم تہا اور
فوج نواب شجاع الدولہ کا ایک سردار اور بکسر کے لڑائی مین ۱۷۶۴ عیسوی مین ایک بڑا
زخم اوسکی پانو مین لگا تہا جب کہ وزیر شکست کہا کر بغرض استمداد نواب فرخ آباد
فرخ آباد کی طرف بہاگی ہمت بہادر بندیل کہنڈ کیطرف چلا آیا اور یہان کہ ضعف تو
کمال آسے گیا تہا اور غدر مچ رہا تہا ہمت بہادر نی اوسکا لطف اوٹہا کر رفتہ
رفتہ اختیار اور اقتدار پیدا کر لیا اسعرصہ مین بالاجی پنڈت والی پونا کی جو خطاب
نانا فرنویس مشہور تہی حال ضعف حکومت بندیل کہنڈ اور آپسکے پہوٹ کا
دیکہ کر نواب علی بہادر کو لشکر سبندیہ مین ۱۳ ایماسی بہیجا کہ جسوقت موقع
پاوی بندیل کہنڈ پر تسلط حاصل کرے اسوقت مین ہمت بہادر نی جو بیشتر داخل
اسدیار کا ہو گیا تہا علی بہادر سی اتفاق پیدا کرکے کہا کہ آپ یہان داخل ہوجے
مین انکا شریک ہون چنانچہ علی بہادر ۱۷۹۰ء مین یہان آپہونچا اسوقت مین فوج

علی بہادر کی سمہ فوج ہمت بہادر کی کہتے ہین کہ قریب چالیس ہزار کی سے نوبی
ارجن نے اطاعت علی بہادر کے اختیار نہ کی چنانچہ علی بہادر نے باتفاق ہمت بہادر
نوبی ارجن سنگہ پر حملہ کیا اور ایک معرکہ درمیان نگانون اور اجی گدہ کی واقع ہوا
عین ہنگامہ رزم مین اول فیلبان نوبی ارجن کا مارا گیا اور ہاتہی بی قابو ہوا
مگر تب بہی نوبی ارجن تیر و تفنگ چلاتا رہا پہر آخر کار ایک زخم کہا کر زمین پر گر
پڑا اسعرصہ مین نوبی ارجن کا سر کاٹ کر علی بہادر کی پاس پہونچا اور علے
بہادر نی وہان سے دیوگانو وگوڑہ کو کوچ کیا اور ہمت بہادر بتعاقب مخالفان
چار ضرب توپ اور دو ہزار سوار سے طرف چہرکہاری کی بڑہا یہان پر ہمت
بہادر سے ایک لڑائی پہر ہوئی اور اوسمین برسنگ دیو مارا گیا اور اوسکا لڑکا گرفت
کر ہمت بہادر کے پاس پہونچا اور ایک لڑائی متصل موددہا کی فوج سگارام سے
جو جسونت راو سردار فوج علی بہادر کے ماتحت حکومت تہا اور پورن مل
ایک لڑکا ن راجہ چہرکہاری و سونا سا ء سے ہم چہترپور و جیون انتد وغیرہ
جنکے ساتہہ تخمیناً بیس ہزار فوج سے تہے واقعہ ہوئے جسمین سگارام نے
غیاب ہوا اور پورن مل اور سونا سا ء میدان چہوڑ بہاگی سگارام نی قلعہ
چہرکہاری تمام تعاقب کر کی قریب سے توپین چلائین مگر قلعہ کو کچہہ ضرر و آسیب

پہونچا پہر سکارام دوسرے روز کہٹولا کو چلا گیا پہر ایک لڑائی کنور
درگا کر سردار ہمت بہادر سی متصل مورول کہمبر سنگہ ڈواسی ہوے کہ ڈوا
ہی شکست کہاے اور جمنا پار بہاگ گیا بعد اسکی ایک لڑائی پرگنہ چہون مین فوج
علی بہادر ہوئی جسمین سر دیوا بٹ ریسم کوٹتا اور سردار کلاب سنگہ کی
کلا کٹ کر علی بہادر کی پاس لائے گئی اس اثنا مین کرنیل مسل بیاک پرکہ قوم
عیسائی مین سے یکے از سرداران ہمت بہادر تہا متصل رجوے ایک حملہ ہوا کرنیل کا
توپخانہ تیار نہ تہا کہ یکایک لڑائے شروع ہوگئی اور کرنیل سی کچہہ بن نہ
پڑی چنانچہ اس لڑائی مین کرنیل کے جوروکی ایک گولے لگے کہ وہ اوسکی صدمہ
سی وہین مرے اور کرنیل سمت دریا جمنا بہاگا جب ہمت بہادر کو یہہ حال معلوم ہوا
تب اوسنی کرنیل کو طلب کرکے بہت سا پاس کیا اور فوج اور سامان توپخانہ
پہر کرنیل کو لڑئی کو دیا اور تیرہوان اوسکے جاگیر مین درین اثنا
ایک لڑائے بمقام درگاتال درمیان نین سنگہ دراجدہر لڑکے بنی حضوری
کی ہوئے اسمین نین سنگہ کا ہاتہی مارا گیا اور جو مال قیمتی اوس ہاتہی
پر تہا وہ سب لوٹ گیا اور بہت سی لوگ طرفین کی کہیت رہی اب علی بہادر
نی ارادہ فتح ریوان کا کرکے خشوا رائی ایک سردار خطوط دہم ہزار فوج

وہانکو روانہ کیا ہنگام راجہ ریوان کو حال آمد جسونت رای معلوم ہوا راجہ نے
وکلا پاس جسونت رای کے اس مضمون سے بہیجی کہ ہمنے علی بہادر سے کچہہ
خلاف ورزی اختیار نہین کی یہہ راج تو علی بہادر ہی کا ہے آپ کیون لڑنی کو
آتی ہین مگر جسونت رای کہ سرمست بادہ غفلت تہا اور موت اوسکے سر پر گہوم
رہی تہی ایک نہ سنا اور خشمناکی سے یہی جواب دیا کہ دو گہڑی مین قلعہ خالی
کرلیونگا جب کسی التجا والحاج راجہ پر جسونت راو نی لحاظ نہ کیا بیچارہ راجہ کیا کری
ناچار اوسنے مرنے پر دل دہرا اور جناب باری کو یہہ تکبر جسونت رای کا خوش نہ آیا
اگرچہ راجہ کو اپنی ضعف سے یاس تہا مگر افضال الہی کا آس الغرض جب راجہ نے دیکہا
کہ کچہہ تفہیم و افہام کارگر نہین تب لڑکا راجہ کا اپنی ٹوٹے پہوٹی فوج و باشندگان
علاقہ و مردمان قرب وجوار کو فراہم کرکے ناگہان اون پر جہان جسونت رای
تہا جا پہونچا اور جسونت رای کو قتل کیا جسونت رای کا مرنا تہا کہ فوج اوسکی باصد ہزار
ایسی بہاگی کہ پہر کر نہ دیکہا جب کہ علی بہادر کو خبر اس سانحہ ناگزیر کے پہونچی سخت
مغموم ہوکر کہنے لگا کہ اب تک پگڑی نہ باندہونگا جب تک کہ ریوان کو فتح
نہ کرلونگا ہمت بہادر نے بواد بدحالات پراگندگی و افسردگی خاطر علی بہادر
بہت سی تشفی علی بہادر کی کے اور اطمینان دیکر کہا کہ آپ کیون سواری پیدا کری

مین ایک ریوان کیا تہوڑی عرصہ مین تمام بوندیل کہنڈ نواب ہی کی قبضہ
مین آیا جاتا ہے اسعرصہ مین بندیلون نے غارتگری اختیار کی اور علی بہادر نے اجیگڑہ
کا محاصرہ کر کی چہہ ہفتہ مین اوسی خالی کرا لیا اور بعد اوسکے جیت پور کو بہی
لی لیا اور پہر فوج علی بہادر و ہمت بہادر و کرنیل مسل ییاک کی بہ تہیہ تسخیر
ریوان وانتقام جنبش ورای تا ایک اوسجانب کو چلی راجہ ریوان نے پہر اوسی
طرح بہ پیشتر سے وکلا کو پاس ہمت بہادر کی بدرخواست موقوف رہنے
جنگ و پیکار و خونریزی کی بہیجا تب ہمت بہادر نی اونکی لئی نواب سی شفاعت
چاہی کہ یہہ ملک عطای بادشاہی ہے جب شاہ عالم قبل تخت نشینی کے
بہاگی راجہ ریوان کے یہان آکر پناہ لی سو راجہ نی کہنڈ پور کو واسطی حضرت
کی قیام و مصارف ذاتی کے دیا اور عرصہ تک یہہ مقام جاگیر شاہ مین رہا
الغرض ہمت بہادر نی بہ تفہیم وافہام معاملہ صلح پر ٹہرایا اور راجہ ریوان
نی بارہ لاکہہ روپیہ دینا قبول کیا چنانچہ علی بہادر نی راجہ کی لڑکی
کو بعوض زرتا وصول اول لیکر وہان سے کوچ کر کی قلعہ کالنجر کا محاصرہ کیا
اور توپخانہ پہاڑان متصلہ کالنجر پر جا لگایا لیکن دماوا جس راہ سی قلعہ پر کیا تہی
ہوئی کہ وہ بمقتضای دشواری گذار نہ آیا اور چڑہاؤ کی ادہر تہا علی بہادر نی دہاوا

عالم دروازه پر گیا اور یہی دروازه بہت مستحکم ہر طرح پر تہا اگرچہ کچہہ تہوڑا
سا تسلط حاصل ہوگیا تہا مگر پہر وہان سے ہٹنا پڑا اور ایسے باڑه چلی کہ بہتون نے
شربت شہادت پیے اسپر بہی علی بہادر نے دل بمحاصره قوی رکہہ کر اوسکا پیچہہ
نچہوڑا اور وہین ایک مکان بہی تعمیر کرلیا اور دو برس تک پڑا رہا نقل مشہور ہے
کہ جو بہائی کالنجر نے بغرض اظہار اپنی استقلال و استحکام براه مضحکہ علی
بہادر کو کچہہ انبہ بہیجی اور کہلا بہیجا کہ ان انبون کے استخوانکو بوائی اور جب پیڑ
اونسی جم کر پہولین اور پہلین تب پہلی اونکے ذایقه کا مزا اوٹہائی اور پہر تسخیر
قلعه کالنجر کی لئی تشریف لائی ای ناظرین دیکہیے کہ اب علی بہادر کی سی
حکومت پر زوال آتا ہے اور چرخ نیرنگ ساز ایک نیا شعبده اوٹہاتا ہے
اور نئی حاکم کو یہہ سرزمین دکہاتا ہے افسوس دنیا مین کسیکو بہی قیام نہین جب
جسکو اسنے چاہا اوسکی زمانه مین یہی معلوم ہوا کہ اب اسی زوال نہین اور
روز بروز ترقی اقبال ہے مگر جب اوسکی مرضی نہ ہی تب وہ دکہائی نہ دے
نہ پڑا زمانه ماضیه کا تو حال آپنے دیکہا او سنا سو یہہ ہی نظیر صاحبو زمانه
کی واسطے کافی ہے شان الہی کو محدود کرنا اور یا اوسکے دریافت مین
رہی اپنی تئین تا مرجانا میری رائی مین عین بیخردی ہے علی بہادر

یہین کالنجر مین بیمار پڑا اور بارہوین سال حکومت مین بعمر چہل وچہار
سالگی ۱۲۰۷ سنہ ہجری مین رخصت عالم فانی سے اور راہی عالم جاودانی کا ہوا علی بہادر سے
تین اولاد تھے ایک تو جیٹھا سی شمشیر بہادر اور ایک لڑکے اور دوسری سی ذوالفقار علی
جو ۱۱۸۰ سنہ مین متولد ہوا تھا شمشیر بہادر ہنگام وفات اپنی باپ کے بمقام پونہ
موجود تھا مگر علی بہادر ساتھ چنانچہ غنی بہادر عم علی بہادر نی ذوالفقار علی
کو مسند نشین کیا اور اوسنے ہی محاصرہ قلعہ کالنجر کا چہوڑا مہدی علی بہادر
سرداران نامی علی بہادر کی جیتے رای ناک داحمد بیگ و زبیر بیگ برادران
غنی بہادر تہی اور ہمت بہادر کی فوج مین کنور کنچن گر راو دسبہ گرائی
اور کرنیل مسل بیاک علی بہادر کی راج بانڈا اور پنّا دونون کو لیکر حکمراں
کی اور جب راجہ پنّا کو کچھ نملا تب وہ لاچار شریک بندیلان غارتگر کی ہوا
اور کچھ عرصہ تک بندیل کھنڈ مین سب اطراف اس جا رہن علی بہادر و ہمت بہادر
انہین دو کے جلائی لوگ جیتے تہی اور انہین کا دم بہرتے تہی *

ذکر زوال حکومت خاندان علی بہادر و تسلط گورنمنٹ بندیل کھنڈ پر بہ توسط راجہ ہمت بہادر *

جب شمشیر بہادر کو خبر وفات علی بہادر کی بمقام پونا پہونچی اوسنے پونا

امرت راو پیشوا سی اجازت روانگی بندیل کہنڈ بجناح استعجال پاکر سنہ ۱۸۰۱ عیسوی
مین بامعدودی چند داخل لشکر مقیم کالنجر ہوگیا اور حکومت فوج حاصل کرکے
اول حکم جو اوسنے دیا اور کام جو کیا یہہ تہا کہ اپنی ہی گہر پر آپ خرابی
لائی یعنے غنی بہادر اپنی چچا کو قید کرکی قلعہ اجی گڈہ مین بہیجدیا اور سب
اسباب اوسکا ضبط کرکی اور آخر کار زہر دلواکر مار ڈالا اور ہمت بہادر نے بہی
ہوشیار ہوگیا اور جانا کہ شاید اب دوسرا وار اوسپر ہو سو اپنی قدرکے
خیر منانے کی فکر کرنی چاہیے چنانچہ ہمت بہادر نی اول سب اپنی فوج پاس اپنے فراہم
کرکی اور بعد اسکے درمیان ہمت بہادر و کرنیل کیڈ و مستر امہتی صاحبان ملازمان
سرکار دولتمدار گورنمنٹ کی بواسطہ کرنیل کے معاملہ یہی رہنی فوج انگریزی
کی بندیلکھنڈ مین قرار پایا بالاتفاق اور سرکار کو حسب عہدنامہ بساین بندیل کہنڈ کا تسلط و
اختیار ہر طرحسے پہونچا تہا اور ہمت بہادر کہ شمشیر بہادر سے منحرف ہو رہا تہا بلا
اور آنا فوج سرکار کا باطراف بندیل کہنڈ غنیمت جانا اب التحریک ہمت بہادر فوج
انگریزی بجمعیت پانچ پلٹن ہندوستانی اور ایک رسالہ اور تہوڑا سا توپخانہ بہ کمانداری نفٹنٹ
کرنیل پاول واقعہ ستمبر سنہ ۱۸۰۳ عہ جمنا اوتر کر راجپور گہاٹ پر آپہونچی اور
ادہر [illegible] کنچن گڑہ [illegible] شمشیر بہادر سے جو ہمت بہادر کی طرف سے مقرر کرنیل [illegible]

کالنجر سے کوچ کرکی واسطی شمول فوج انگریزی و بڑہنی اس اطراف مین پیشتر سی
مقیم تہا ملکر اور پہر وہانسے پسونی ندی پر متصل درگاتال جو کچہہ تہوڑے سے فاصلہ
تر ہوا ہے واقعہ ہی ٹہری اسی اثنا مین خبر داخل ہونی جانا فوج انگریزی کی
بندیل کہنڈ مین گوش زد ہمت بہادر کی ہوکر وہ بہی کالنجر کو چہوڑ فوج ظفر موج
مین شامل ہوگیا جب کہ شمشیر بہادر پر آنا فوج انگریزیکا اور اتفاق ہمت بہادر
اور ملجانا فوج مذکور سے منکشف و متحقق ہوا اوسنے ہی اقیام اپنا کالنجر مین نامناسب
تصور کرکی وہان سے کوچ کیا اور باندی پہونچکر آنروی رود کین کرارون جانب
ندی مذکورہ پر جو بمحاذے موضع کنوارا کی واقعہ ہے قیام کیا جس دن یہہ
مقام فرودگاہ فوج شمشیر بہادر فرسودہ ایام کا ہوا اوسیدن وقت شام
ہمت بہادر نی کچہہ گولے اسطرف ندی سی آنروی ندی چلائی اور شمشیر بہادر
نی اوس مقام کو مقام زد حریف جانکر اور وہان سے ہٹکر اور جگہہ پر بفاصلہ
ڈیرہ ڈالی پہر کچہہ دن پیچہے شمشیر بہادر نے قلعہ بہوراگڈہ پر دہاوا کیا مگر کامیاب نہوا
اور وہان سے پست پا ہوکر موضع کیتنا مین رہا اور فوجکو بارادہ مقابلہ آمادہ رکہا
اسعرصہ مین واقعہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۰۳ع کرنیل پول و ہمت بہادر بالاتفاق دریای کین
سی عبور کرکی طرف موضع کیتنا کی بڑہے اور چہ گہنٹہ تک اوپلی کرکی مورچہ فوج

دہ گھنٹہ روز بمقابلہ فوج ہمت بہادر آپہونچی اور گولا بجا اور لڑائی شروع
ہوگئی کچھ بہت عرصہ تک نائرہ جدال و قتال مشتعل رہا تہا کہ فوج ہمت بہادر
سراسیمہ ہوکر بہاگ نکلے اوسکی بہاگنی پر بموجب حکم کرنیل پول صاحب کپتان
ویبر صاحب نے بجماعت سواران انگریزی و پانصد سواران ہمت بہادر تعاقب
مفروران کیا اور شمشیر بہادر نے بہاگتی بہاگتی ایک مقام پر متصل بہٹ کی تلے
بتونتی کی قریب قیام کیا اس لڑائی مین فوج سرکار مین صرف ایک کپتان فارلے
اسمتھ صاحب توپ سے جان سے ماری گئی اور باصرف دس آدمی مقتول و مجروح ہوئے
اور فوج ہمت بہادر مین سترہ آدمی اور سولہ گھوڑے مقتول ہوئی اسوقت
مین نانا گوبندراو اور جالون نے مدد شمشیر بہادر کی کی اور فوج باعانت شمشیر بہادر
بہیجکر سرکار سے خلاف کیا گر بہر سرکار کیطرف سے درگذر ہوئی اب
شمشیر بہادر نے کچھ مفر و قابو نہ دیکھکر آشتی پیدا کی اور از روی عہد نامہ
بسائن باخلت سرکار کو تبدیل کہنڈ مین مقبول و منظور کیا چنانچہ کپتان جان بیلی
صاحب اجنٹ گورنر جنرل ہند نے سرکار کیطرف سے چار لاکہہ روپیہ کی جاگیر شمشیر بہادر
کو دی اور واقعہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۰۴ عیسوی شمشیر بہادر داخل کیمپ سرکاری
ہوا اور تبدیل کہنڈ بحکومت مطلق سرکار دولتمدار در آیا قبل اسکے شمشیر بہادر

داخل کمپنی سرکار ہوا صوبہ دار جہانسی سنہ ۔۔ فوج سرکار مین آملا اور جناب
سپہ سالار صاحب و گورنر جنرل ہندی بہ نسبت اوسکی اظہار کمال خوشی
کا فرمایا اور فوج صوبہ دار بہ تسخیر این دیار شریک سرکار رہی بعہد علی بہادر
ہمت بہادر کی پاس صرف پندرہ سو سوار اور تین پلٹن اور کچھہ توپخانہ بحکم
کرنیل مسل سیاک صاحب کی تہا مگر جب کہ عملداری سرکار اسجوار مین ہوئے قریب
دس ہزار کی فوج اوسکے تحت حکومت مین ہو گئے اور جو جاگیر عہد علی بہادر مین بقبضہ
اختیار ہمت بہادر رہتے تہے وہ بدستور سرکار سے اوسپر مسلم رہکر علاوہ اوسکے
پرگنجات موذہا و چہون و سمیر پور و بدوسا وغیرہ اور عطا ہوئے لیکن ہمت بہادر
کی زندگی نے کچھہ بہت وفا نہ کی سنہ ۱۸۰۴ع مین بعمر ہشتاد سال کے
بمقام کنوار متصل باندا اس عالم جاودانی ہوا اور پہر جو کچھہ اوسکے متعلقان
کی نسبت سرکار سی وقوع مین آیا اوسکا ذکر آگی آویگا جب حکومت
شمشیر بہادر کو زوال مطلق نصیب ہوکر تسلط سرکار اسدیار مین ہو گیا کپتان بیلی صاحب
نی پرگنجات باندا و اوگاسی و پرسیتا و پیلواری و راتھہ و جلال پور و کوچ
وغیرہ مین تحصیلداران مامور کئے اور جو کہ سیندہگر و کوٹرہ سہوبا کا بہی بندوبست
سرکار سے ہو گیا تہا بلکہ بہوبا ہمت بہادر کو مرحمت ہوا تہا بعجہ ہونے

مقامات مذکور از آن پنڈتان جالون پہر اونکو واپس ملے اور جو مقامات
کہ پیشتر سی بقبضہ و حکومت ہمت بہادر کے نہتے بلکہ دیگر راجہا و روسا اوسپر قابض
تہی وے از روی اسناد سرکار سے بحال و برقرار رکہی گئے اور انتظام اسملک کا
ہوچلا غرض یہہ کہ باعث آنے عملداری سرکار کا اسملک مین راجہ ہمت بہادر تہا اور
تب ہی سے بنیاد حکومت انگریزی اسملک مین قایم ہوئی بیلی صاحب عرصہ
تک وسادہ آرای حکومت اجنٹی رہکر بعد اونکے ۱۸۱۱ عیسوی مین برس صاحب
اور ۱۸۱۲ مین جان ریچرڈسن صاحب عرف رجے سین صاحب و ۱۸۱۶ مین جان کب صاحب
صاحب و ۱۸۱۷ عیسوی مین ٹی ایچ ٹاوک صاحب و ۱۸۲۰ عیسوی مین جیمس مارجوری
صاحب و ۱۸۲۳ع مین لفٹنٹ سی ٹی فودی صاحب و ۱۸۲۴ع مین ایم انسلی صاحب
و ۱۸۲۸ع مین آر ایم ٹلمن صاحب و ۱۸۳۲ع مین آئی ڈبلیو پیگیے صاحب و
۱۸۳۳ع مین سیمن فریزر صاحب و ۱۸۳۵ عیسوی مین ولیم ہنری سلیمن صاحب
و ۱۸۴۰ع مین جارج الگزنڈر بشبی صاحب بامور د مقرر ہوئے چنانچہ بشبی صاحب بہادر
ازبسکہ خلیق این ہنوز اسعہدہ جلیلہ پر موجود و متفخر ہین مگر اب اونکا تقرر صاحب مین
گورنمنٹ سے بعہدہ جلیلہ ریذیڈنٹی حیدر آباد فرمایا گیا ہے ونکی جا ب
کہ با انقلاب حکومت اجنٹی کے محکمجات متعلقہ وسکے مین بڑے کار آزمودہ آدمی اور اہلکار

صاحبان ذیشان مذکور الصدر کی واکپ صاحب نے بعہدہ اجنٹی مقام کالنجر مین
وفات پائی و ماڈک صاحب سپرنٹنڈنٹ امور پولٹیکل بندیل کھنڈ رہکر پہر اول
اجنٹ ساگر و من بعد ۱۸۲۷ عیسوی مین رزیڈنٹ لکھنؤ یعنے اودہ مقرر ہوے
اور مارجوریبنکس صاحب عہدہ اجنٹی سے بعدالت صدر الہ آباد مقرر کئے گئی و سود
صاحب نے بمقام کالپی سمت ۱۸۲۷ عیسوی مین وفات پائی و اینزلی صاحب بھول
چہٹی رخصت ولایت کو تشریف لیگئی اور ٹکمن صاحب ایک سال مین بعہدہ اجنٹی
مری و بیگی صاحب بعہدہ جج حاکم صدر دیوانی ہوئی و سمن فریزر صاحب بعہدہ کمشنری
میرٹھ سرفراز و سلیمن صاحب بعہدہ جلیلہ رزیڈنٹی لکھنؤ ممتاز +

مختصر حال موجودہ وقت ریاستون بندیل کھنڈ کا

اگرچہ شائقین کی خدمت مین ابتدائے پیدائش بندیلون اور آغاز اقبال و زوال انکا
سب مختصراً عرض ہو چکا مگر اب تذکرہ اسکا بہی ضرور ہے کہ جب تسلط سرکار انگلشیہ
مین ہوا راجہا ورؤسائے بندیل کھنڈ کی ساتہہ کب عہدنامجات متعہد ہوئے اور پہر
اوسوقت سے آجتک کون کسطرح ایک بعد دوسری کی جانشین ہوتے چلے
آئی کیا اون رئیسونکی علاقہ کا حال اور کتنے اوسمین مواضع اور کیا آمدنی اور کسقدر
وسعت اور سوائے راجون و جاگیرداروں کے کون کون وثیقہ دار اور کیا اونکا حال

ہی لہذا اب ہر ریاست موجودہ وقت کا علیحدہ علیحدہ تذکرہ تا ہذالیوم کیا جاتا
ہے سوای بعض کے جنکا حال ۱۸۸۱ء عیسوی سی ادہر کا حسب دلخواہ بصحت
دریافت نہو سکا۔

حال رؤسای بندیلکہنڈ

مختصر حال ریاست اورچہہ کا

یہہ ریاست مشہور دونون نام سے ہے یعنی اورچہہ یا ٹہرے اور بندیلکہنڈ کی علاقون و ریاستون مین اسکو درجہ اولی حاصل ہے نہ صرف بوجہ وسعت علاقہ و اقتدار کے بلکہ باعث نہ ہنی اطاعت مین پیشوا کی مرہٹون نے اس ریاست سے ریاست جہانسی نکالی اور اسے اخراج سے اس ریاست کو تسلط والی پونا سے محفوظ رکھا بعہد فیض و تسلط سرکار ابد پایدار مہاراجہ بکرماجیت متہند اس ریاست مین تخت نشین تہے ۱۸۱۲ع مین واقعہ ۲۳ دسمبر عہدنامہ درمیان سرکار و مہاراجہ صاحب متعہد ہوا ۱۸۴۲ع مین علاقہ اورچہہ دو ہزار ایکسو ساٹہہ میل مربع تہا اور مواضع اوسمین چہہ سو چالیس اور آبادی اوسکی ایک لاکہہ نوی ہزار اور تحصیل دس لاکہہ علاقہ مین ایک ہزار دو سو سوار و چار ہزار پیادہ تہے ۱۸۸۲ع مین تحصیل اوسکی چہہ لاکہہ ہو گئی راجہ صاحب اورچہہ تین ہزار سال راجہ صاحب

جہانسے کو معرفت سرکار بابتہ جاگیر تر ہوے کی وہتی ہین مہاراجہ بکرماجیت
سنہ ۱۸۴۳ عیسوی مین فوت ہوئے اور بہ سبب وفات کنور دہرم پال فرزند راجہ بکرماجیت
بحیات راجہ مرحوم تیج سنگہ برادر مہاراجہ بکرماجیت جانشین ہوئے بموراج
سنہ ۱۸۶۰ عیسوی کو اونہون نے بہ وفات پائی مہاراجہ مندر تیج سنگہ نی سنہ ۱۸۴۲
مین سبحان سنگہ برادر زادہ اپنے کو متبنے کر دیا تہا لیکن بسبب تامل جواز متبنے کی سرداران
بندیلکھنڈ مین پسر متبنّی ہونا اونکا تصدیق نہوا اور راجہ اور رعیہ نی بہ استفسار مطابق
طریق ہنود اوسکو پسر متبنے قرار دیا اور وہ وارث خاندان ہوا بلکہ راجہ مرحوم
نی قبل از وفات خود اوسی گدے پر بٹہلا کر برعایت اوسکی گدی چہوڑ دی
تہی بعد وفات راجہ مندر تیج سنگہ دو فریق نے دعوے جداگانہ پیش کیے
یعنی ایک نے بدلیل نامزد ہو جانی سوجان سنگہ کے دوسری نی باظہار اینکہ
تیج سنگہ نے راج بہ جبر سی حاصل کیا تہا اسلیئی بیوہ کنور دہرم پال پسر راجہ
بکرماجیت کو جانشینی پہونچتی ہے لیکن بہ سبب اسکے کہ جانشینی تیج سنگہ کے
منظور ہو چکی ہے تحقیقات حقیت جانشینی اوسکی کی نہو سکی اور چونکہ
سرداران قرب وجوار جوکہ صداقت حال متبنے کو پانچ برس سے جانتے تہے
وہی کچہہ اعتراض پیش نہ لائے اور اسوجہ سے کہ پسر متبنے موسوم سبحان سنگہ کا

مطابق رسم و آئین ریاست اور حسب و رضامندی تمام کی تھا آخر کار جانشینی
سبحان سنگھ کے سرکار انگریزی سے منظور ہوئی لیکن وہ فریق کہ جو رانی
دھرم پال کی شریک تھا غالب ٹھہرا اور آخر الامر رانی دھرم پال و رانی تیغ سنگھ
بالاتفاق جانشینی سبحان سنگھ پر راضی ہو کر رانی دھرم پال اور اوسکے شرکا نے
زمام اختیار نظم و نسق ریاست بطور قائم مقام اپنی ہاتھ رکھی اوسوقت
تمام برادری جمع ہوئی و سرکاری حکم اسبات کا ہوا کہ اگر احیاناً کوئی
شر و فساد وقوع میں آوی تو رجوع سرکار انگریز میں لاویں مہاراجہ بہادر
تیغ سنگھ سے بسبب اسکی کہ وہی خفیہ ممد باغیان سرکار رہتے تھے سرکار ابد پائیدار
کچھہ راضی نہ تھی اب کہ رانی دھرم پال صاحبہ اختیار ہوئیں وہ بھی سرکشوں کی
ممد رہیں مگر اب مطیع فرمان سرکار ہیں پھر جبکہ رفتہ رفتہ راجہ سوجان سنگھ نے
ہوش سنبھالا اور جانب اپنے والد بزرگوار ہردی ساہ بگڑی سو فیما بین رانی
اور راجہ کی نقیض واقع ہوئی حتی کہ راجہ صاحب تک مقام جہانسی میں
پاس صاحب اجنٹ بہادر کی موجود رہے اور عذرات ہمکر محکمہ موصوفہ میں گذرتی
رہی چونکہ راجہ نے خود مختاری اپنے راج میں چاہی اور در حقیقت مالک ریاست
تھی سرکاری مداخلت ہو کر جا ملیں راج اونکے قبضہ میں آیا اور حکومت رانی سے

جیساکہ پیشتر تہا خارج سو اب راجہ سوجان سنگہ اس ریاست مین زیب آرائے سریر
ریاست ہین اور راجہ اورچہہ کی سلامی مین گیارہ توپین سر ہوتی ہین فقط

ریاست جہانسی

یہہ علاقہ ۱۷۴۲ عیسوی مین مرہٹون نے ریاست اورچہہ سے نکال لیا تہا اور
ہنوز تحت حکومت اوسی خاندان کے ہے جہانسی بعہد پیشوا ایک صوبہ تہا اور
اور حاکم بالغ آخر اوسکا شیو راو بہاو بعد وفات شیو راو بہاو رام چندر راو نبیرہ اونکا
ممدوح بعمر ہشت سالگی ۱۸۱۵ عیسوی مین جانشین ہوا اور چونکہ صوبہ داری
جہانسی ازان پیشوا تہی معہذا سرکار انگریزی کو کچہہ واسطہ نہ تہا ۱۸۱۷ مین
تک کہ علاقہ پیشوا بہ تحت حکومت سرکار در آیا تب ایک عہد نامہ میان سرکار و راو
رام چندر راو اونکی ورثاء و جانشینان کی واسطے دوام کی قائم ہوا اب اس
عہد نامہ سے جہانسی بعوض صوبہ داری کی ایک ریاست خودمختار ہوگئی پہلے
عہد نامہ اس ریاست سے واقع نو فروری ۱۸۰۴ عیسوی کو ہوا اور اس عہد نامہ مین
شیو راو بہاو ایک تعلقدار پیشوا کا قرار پایا شیو راو بہاو کی اول قبیلہ سے
صرف ایک لڑکا مسمی بہ کشن راو تہا اور وہ بحیات شیو راو بہاو فوت ہوا بعد اسکے
شیو راو بہاو نے اپنی نبیرہ رام چندر راو کو جانشین مقرر کیا اور رام چندر راو بعد

وفات بہاو موصوف ۱۸۱۵ء مین برضامندی تمام کے گدی نشین ہوا
شیو راو بہاو کی دوسرے قبیلہ سے دو لڑکی اور تہی ایک رگہنا تہہ راو
دوسرا گنگادہر راو پہر دوسرا عہد نامہ جو سرکار سے ساتہہ رام چند راو کے
ہوا وہ واقعہ ۱۷ نومبر ۱۸۱۷ء کو ظہور پایا اس عہد نامہ سے یہہ ریاست
واسطی دوام کے باقرار حفاظت بحالت ظہور ظلم و تعدی از طرف دیگران بریاست
و بادای خراج [illegible] سکہ جہانسی بحال رہے راو رامچند راو نی ۱۸۳۲ء
مین سرکار سی خطاب راجگی حاصل کیا و بیسوین اگست ۱۸۳۵ء کو بقضای الٰہی
لاولد وفات پائی بعد وفات رامچندر راو چار شخص دعویدار ریاست ہوئے
اول کشن راو برادر زادہ مرحوم بدلیل متبنگی دوم نارین بہاو اولاد ذکور
خاندان اسی بدلیل صدر سوم گنگادہر راو بدلیل ہونے عم راجہ مرحوم چہارم رگہنا تہہ
راو بدلیل مذکورہ رکہنی درجہ اول ساتہہ راجہ مرحوم کی چنانچہ سرکار نے
دعوی رگہنا تہہ اوسکو قابل التفات تصور کرکی منظور و قبول کیا رگہنا تہہ راو
واقعہ ۱۷ اپریل ۱۸۳۸ء کو لاولد رہے عالم جاودانی ہوئی رگہنا تہہ راو کی عہد
مین اکثر شر و فساد رہا کیا اور انتظام اوسکا اونسے بوجہہ اسکے کہ وہ خود مبتلای عارضہ
[illegible] کی تہے معدوم تہا بعد وفات رگہنا تہہ راو کی پہر چار دعویدار ریاست کی ہوئی

اول کشن راو جسکا دعوی سکھو بائی والدہ رامچندر راو نی قائم کیا تھا دوسرا علی بہادر
زادہ زن قوم اسلام سوئم بیوہ راجہ مرحوم چہارم گنگادہر راو چنانچہ دعوی
اول یعنے کرشن راو ۱۸۴۳ عیسوی مین خارج ہو چکا تھا اور دعوی دوم وسوم
قابل التفات نہ تھا دعوی گنگادہر راو بوجہ اسکے کہ بہائی درجہ اول نسبت
مین راجہ مرحوم سے رکھتے تھے مستحکم پایا گیا اور مقبول ہوا اگرچہ چونکہ وے
اوس عہد مین لایق انتظام و حکمرانے ریاست کے متصور نہوئی لہذا تجویز ہوئے
کہ اونکی واسطی کچھہ نقدی روزینہ مقرر ہوجاوے اور ریاست بہ تحت حکومت
سرکار رہے سکھو بائے جو حامی دعوی کرشن راو تہین بمدد نارو گوپال اپنے
کامدار کی خارج تجویز سرکار ہوئین اور قلعہ جہانسی تک خالی نکیا جبتک کہ
سرکار کو آمادہ جنگ نکر لیا آخر کار سرکار نے ریاست کو بحیطہ اختیار خود لاکر
بعد تحقیقات مناسب جانشینی گنگادہر راو کی منظور و مقبول کی لیکن بخیال اسکے کہ گنگادہر
راو اوسوقت مین قابل اسکے متصور نہوئی کہ خود منتظم علاقہ ہوسکین لازم آیا
کہ انتظام انگریزی سے ظہور پاوے چنانچہ کپتان دیو دراس صاحب مشاہرہ ایکہزار چہہ سو
روپیہ باطاعت اجنٹ بوندیل کہنڈ کی واسطے نظم ونسق علاقہ کی مامور ہوئے تحصیل
علاقہ کی جو کہ ندی دہسان سے بطرف مغرب واقعہ ہے ترامہ سالتیور مہارو کہ بھی

۱۸۲۲ع مین بارہ لاکھہ ہوگئی وسعت مین یہہ علاقہ اوسوقت مین دوہزار دوسے
بائیس میل کمستر تہا و مواضع تعداد مین نوسوچہہ ہین و ابادی دو لاکھہ چہیاسی ہزار ۲۰۸۶
اور تین ہزار پیادہ و سات سو سوار سے تہے ۱۸۲۸ عیسوی مین باعث بے انتظامی
آمدنی اسدرجہ کو پہونچی کہ تین لاکھہ رہ گئے اور جبکہ انتظام سرکاری ہوا سات
لاکھہ پچاس ہزار و بتدریج ترقی کی توقع ہوئے اس ریاست سے ضلع جالون
کی بابت تمن بندیلکہنڈ و تنخواہ سند فرنیر حسب رضا اجنٹ گورنر جنرل و مصارف
محکمہ اجنٹی و ضمانت ہوتی تہی واسطے تمن کے فی سال دو لکھہ و واسطے عملہ اجنٹی کے
پندرہ ہزار ایسی اشخاص جو کہ مستحق پرورش سرکار منسے تہی اونہون نے
پنسن پائے زان بعد ماہ جنوری ۱۸۴۲ع مین یہہ ریاست بشرط ذیل تفویض
گنگادہر راؤ کی ہوئے اول یہہ کہ بعوض ادای دو لاکھہ روپیہ کے جو کہ تحصیل سے علاقہ
سی واسطے نصف مصارف تمن بندیلکہنڈ کی لیا جاتا تہا گنگادہر راؤ نے پرگنات
مفصلہ ذیل جنکے تحصیل اوسوقت مین دو لاکھہ پچیس ہزار آٹہہ سو اکیانبی سکہ
جہانسی کے بعد وضع پٹہ دو لاکھہ ستائیس چار سو اٹہاون سکہ کمی ہوئے ۲۲۷۴۵۸
سرکار انگریزے کو تفویض کی *

تفصیل

تفصیل

لاکہ دو ہزار ... سکہ جہانسی

دیوہ تالگانون	گرونسے	ایرچ	سالگڑ وسا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پونچہ پہاڑ کانون	بہنوا	بگہرا	گروٹہا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور چونکہ یہہ علاقہ متصل علاقہ جالون تہا لہذا شامل اوس علاقہ کی ہوگیا اور بحجت
حکومت صاحب سپرنٹنڈنٹ جالون کے درآیا دوسری یہہ کہ گنگادہر راو نی اوس بندوبست
پنجسالہ کو جو سرکار سے ساتہہ زمینداروں کے ہوا تہا قبول کیا و نیز اس امر کو منظور
کیا کہ بہ نسبت بندوبست مذکورہ کی جو کوئی امر تصفیہ طلب ہو توجہ اوسمین صاحب
اجنیت بہادر بہاجو اور حاکم واسطے فیصلہ کی سرکاری مامور ہو اور تصفیہ کردیوے
اوس سے انکار نہین ہوگا بندوبست پنجسالہ ریاست جہانسی کا سمت ۱۸۹۷ و ۱۸۹۸
و ۱۸۹۹ مین بترقی جمع ہوا اور آمدنی اس علاقہ کی باقی تین سالمین سوائے بندوبست
اوس اراضی کی جو واسطی خرچ اوس ہمن کے تفویض ہوئے بتفصیل ذیل
ہے *

تفصیل

شرح آمدنی	سنہ ۱۲۴۲ و ۴۳	سنہ ۱۲۴۳ و ۴۴	سنہ ۱۲۴۴ و ۴۵
تحصیل اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اوبارے	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پرمٹ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سیوم قیدی جیلخانہ جہانسی جوکہ وقت تفویض ریاست مقید جیلخانہ سے تھے تا انقضائے میعاد و یا تا حصول منظوری گورنمنٹ رہا کئی جاوین چہارم دعوی ہائے مہاجنان جوکہ از روی تجویز صاحب اجنٹ تصفیہ پاچکی این از روئے قسطبندی ادا کئی جاوین و تمامی پنشن متعلقان رشتہ داران ریاست جہانسی کی جوکہ سرکار سے منظور ہوئی برابر ویجاوے اور دی شخص جوکہ زمین یا تنخواہ خزانہ سی بابت حصول پر واسطے خدمت معینہ اپنی کی پاتی این بشرط انجام کار متعلقہ اوسیقدر پاتی رہین اور رئیس کو اختیار تجویز ان امور مین حاصل ہوگا کہ بوقت نکال لینے خدمت کے کسی عہدہ دار سی جسنے عرصہ تین سال تک انتظام سرکار مین بدیانت و یا نداری انجام کار دیا ہو بر وقت موقوفی اوسکے تنخواہ چھ مہینے

کی ومنجملہ پانچ حصہ کی تین حصہ صرفہ تعمیر اوسکی مکانکا عطا کرے اور اگر
کوئی ملازم نزمرہ ملازمان وقت کوئی عہدہ سرکار گورنمنت مین پاوے
تو صرفہ مکانکا اوسی ملے ششم بیس پچاس ہزار روپیہ سالیانہ تب
ادا کری جنتک کہ میان تین وچار لاکہہ روپیہ کے قرضہ ذمگی ریاست جسکا
ادا اوسپر واجب ہے ادا نہو جاوی ہفتم تجویز قیام وحرکت فوج موقوف
رای حاکم فوج دیا افسر کی رہے اور بحالیکہ کوئی باعث ناراضگی کا درمیان افسر
فوج ورئیس کے وقوع مین آوے تو رفع اوسکا متعلق بصاحب ایجنٹ بہادر رہو
اور نصف تمن بندیل کہنڈ یا اور فوج بقدر اوسکے واسطی حفاظت ریاست
کی علاقہ جہانسی مین سرکار کیطرف سے رکہی جاوے ہشتم گنگادہر راو ایک رقبہ
زمین کافی واسطی قیام فوج کے نزدیک معرانی پور رکمیا بیتوان وندوہان
کی یا اور جگہہ کے جو کہ واسطی کنتنجنٹ کی مستحسن رای سرکار ہوی دینا منظور
کیا اور حاکم فوجکو اختیار مداخلت عاملون وغیرہ عہدہ داران ریاست جہانسی نہین
وتمام اسباب معمولی کا بموجب نرخ وقت کے بوقت ضرورت فوجکی جمع کیا جا
تعلق بزمینداران وتحصیلداران اہوا وظہو ظلم وتعدی کا بحال کاشتکاران وغیرہ
ممتنع ہوا مغوزیہہ رسم وسادہ آرای ریاست جہانسی مین وتا زمان حال نظام ریاست

رئیس وقت کا فوق انتظام تمامی دیگر رؤسای وقت بندیلکھنڈ پر رکھتا ہے
سبب اسکے دو ہین ایک تو یہہ کہ جیسا کچھہ انتظام سابق بعملداری سرکار ہوا تھا
رئیس نے ہنوز بہت کچھہ اوسکو قائم رکھا اور ویسا ہی چلا جاتا ہے دوسری کاربردازان
اس ریاست کے باہم متفق اور خیرخواہ اپنے سرکار کی ہین رئیس حال کی عمر قریب
۴۵ پینتالیس برس کے ہوگی قدرت آفریدگار و عنایت کردگار سی بعد مدت ۱۸۵۲ع
مین رئیس حال کے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا اور رئیس نے حقیقت مین بہت کچھہ دان پن کیا
اور تمامی رعایا جہانسی کو مدعو نے کیا لیکن افسوس ہے کہ عمر نے اوسکے وفا نہ
کی اور وہ سی سال مین بعد ایام چند مرگیا * بعد درستی کتاب و قبل از طبع ہونے کی
خبر پہونچی کہ رئیس جہانسی نے فی واقعہ ۲۱ ماہ نومبر ۱۸۵۳ع و یوم دوشنبہ بوقت ایک
گھنٹہ بجی دن کی انتقال کیا اور سننے مین آیا کہ قبل از وفات رئیس مرحوم نے واقعہ ۱۹
نومبر ۱۸۵۳ع دامودر راو گنگادہر نبیرہ یک جدی اپنی کو متبنی و جانشین کیے
اور بذریعہ تحریر میجر ایلس صاحب پولیٹکل اسسٹنٹ بندیلکھنڈ و میجر مارٹین صاحب
افسر کمان مقام جہانسی کو طلب فرماکر روبرو انکے تصدیق متبنگی و جانشینی کی
فرمائی چونکہ رئیس جہانسی خیرخواہ سرکار رہی ہین اور شاید دفعہ دو عہدنامہ مورخہ
۱۷ نومبر ۱۸۱۷ع کے جسمین بطور صریح مرقوم ہے کہ سرکار دولتمدار انگریز بہادر بنظر عنایا

و و وام سررشتہ عقیدت و ارادت سرکار جہانشی ساتھہ اس سرکار کی استقرار
حکومت در ریاست بالارث راو رامچند و وارثان و جانشینان اونکی کے
قبول و منظور فرماتی این اس سے یہہ مستقل ہوتا ہی کہ یہہ جانشینے مقبول سرکار
و نام ریاست کا برقرار رہے ✦

حال ریاست دتیا

یہہ ریاست تحت حکومت سرکار تب سے آئی جبکہ بندیل کھنڈ مین قبضہ سرکار کا قائم
ہوا عہدنامہ اس ریاست سے واقعہ ۱۵ مارچ ۱۸۰۴ کو قرار پایا اگر روسای قرب
جوار سے کسیطرحکا مفسدہ پیدا ہو تو رئیس پابند اسکا ہے کہ سرکار جو ثالثی تجویز
کری اوسے منظور کری اور اگر سرکار سے اتفاق میدان کارزار کرنے کا ہو تو
متفق اتفاق بمیدان جنگ ہے و نیز اس امر کا کہ مخالفین سرکار ہی کو اپنی علاقہ مین
پناہ ندیوی جب عہدنامہ پونا مورخہ ۱۳ جون ۱۸۱۷ عیسوی وہ اراضی جو
متعلق دبجور کر جاگیردار اس ریاست سے تہی تفویض سرکار پیشوا صاحب نے
کی تہے سو یہہ اراضی حسب عہدنامہ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۸۱۸ عیسوی بوجہہ
اسکے کہ ابتدای عہدنامہ سابقہ سی رئیس دتیا ثابت قدم براتب صلح و وفا
داری نکلا سرکار ہی پہر رئیس کو دی اور وکیل سابق دبجور کری اوس اراضی

پر براٹ وس ہزار روپیہ سالیانہ کی پاسے سرکارسے عہد نامہ ساتھہ
راو راجہ پاریچہت کی ہوا اور راجہ صاحب ممدوح نی ۱۲ اگست ۱۸۲۹ع
کو وفات پائی راجہ صاحب ممدوح نی ۱۸۲۲ عیسوی مین ایک لڑکا کہ جسکے مادر
و پدر کا ٹہکانا نہین سینے ٹہری پائی کو پسر متبنے مقرر کیا اگرچہ یہہ لڑکا پیدایش
اصل خواہ نقل راجہ صاحب سے نہ تہا لیکن یہان راجہ صاحب موصوف بسبب
اوسکے افتادہ ملنی کی ایک صاحب اہل فرنگ کو اثنار گذر بقلمرو دتیا وسپردگی
بحاکم قلعہ ندی گانون بہرکیف قابل اعتبار والاعتماد ہی اور سرکار نے
بہی اس لڑکی کو منظور کیا اور ۱۸۲۹ عیسوی مین یہہ مہاراج موسوم بخطاب نام
مہاراجہ بجی بہادر گدی نشین ہوے مدار کار ریاست کار پردازان اوقت پر ہے
اور مہاراجہ صاحب گاہی بمراتب دینی کہ مراد داد ودہش وخیر سے ہی وگاہے
بمراتب دنیوی یعنی عیش وطرب مشغول ہین وقت حصول خلعت ۱۸۴۰ع
مین گورنر جنرل بہادر نی یہہ تجویز فرمائے کہ بموجب شرائط عہدنامہ کہ
جس سے راجہ دتیا پابند رکہین فوج بغرض کام آنی بوقت ضرورت سرکار سے
ہی کچہہ بطور صرف زیادتی بمنی بندیل کہنڈہ کی مقرر رہکر اوس پابندی سے آزاد
کیا جاوے اس ریاست کے ایک شخص ویدان سنگہ جاگیردار قرول نامی نے

اولاد وسن بعد رنجیت سنگھ نی دعوی ریاست کیا لیکن بسبب منظور نہونے جانشینی
مہاراجہ بھی بہادر سرکار سی مسموع نہوا مدن سنگھ کی وارث شرعی ہونے
مین شک نہین ولیاقت حکومت بحالت جانشینی شاہد منتج فوائد حسنات ہوئی
دیتیا آٹھ سو پچاس میل کسر و تین سو اسی مواضع متعلق اوسکے و آبادی ایک لاکھ
بیس ہزار کے اور تحصیل اوسکے سنہ ۱۸۲۵ عیسوی مین تخمیناً بارہ لاکھ و سنہ ۱۸۵۲ عیسوی
مین دس لاکھ تھے یہہ ریاست کسیطرح خراج گذار نہین و رئیس مستحق سلامی
گیارہ توپونکا ہی ۔

ریاست سمتھر

یہہ ریاست چھوٹی کہ دہسان سی سمت مغرب واقع ہی اور علاقہ جالون
علی الخصوص موٹھہ سے ہم سرحد متعلق بہ خاندان گوجر ہے سرکار سی عہد نامہ
ساتھہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی تاریخ ۲۱ نومبر سنہ ۱۸۱۷ عیسوی کو ہوا اور
۱۱ جولائی سنہ ۱۸۲۷ کو مہاراجہ رنجیت سنگھ نی وفات پائی بسبب نہ رکھنے کوئی
اولاد کی چھہ مہینی قبل وفات کے مہاراجہ موصوف نے ارادہ متبنگی برادرزادہ
خود کیا تہا لیکن رانی خود مہاراجہ کو ماہ جنوری سنہ ۱۸۲۸ مین ایک لڑکا ہوا
اور مگر اتفاقیہ راجہ صاحب موصوف سے بہ نسبت کاروبار جو محیط کل تہا اشتباہ زہر دینے

کا پیدا ہوا چنانچہ بعد وفات راجہ رنجیت سنگہ بوجہہ وقوع شک بہ نسبت ولدیت
دنا بالغی راجہ حال ایک فساد برپا ہوا اب اسوقت مین سرکار سے بہ نسبت امور
ریاست مداخلت ہوکر رئیس نابالغ جانشین کیا گیا جو اب بلقب و نام مہاراجہ
ہندوپت بہادر مشہور و معروف ہین اور زمام انتظام بدست [illegible] دیے
گئی شہر ایک سو پچہتر ۱۷۵ میل کلکتہ سے ہے و ۱۸۴۳ عیسوی مین مواضع تعداد مین [illegible]
اٹھائیس ہزار اور تحصیل علاقہ پانچ لاکہہ مگر ۱۸۴۳ عیسوی مین صرف چار لاکہہ
پچاس ہزار تخمینا رہے اور رئیس مستحق سلامی گیارہ توپون کا ہی رئیس صاحب
اور وقائع نگار سے بدفعات ملاقات ہوئی خوش مزاج و خوش طبع و فہیم
ہین لیکن ذوق و شوق اونکا طرز انگریزی سے بہت ہٹا ہے نشست و برخاست
و خور و نوش و پوشاک مین وہ طریقہ پسندیدہ ہے زبان انگریزی مین داخلت رکہتے
ہین و تحریر مین بھی دستگاہ ہی اور ہر ایک طریقہ و روش انگریزی کو مہاراجہ صاحب کے
نزدیک ترجیح طریق ہندوستانی پر ہے اس ریاست مین ایک شخص موسوم بہ [illegible]
جو مدار المہام ریاست تہا اور جسنے ۱۸۵۰ عیسوی مین وفات پائی بابت لیق و کار
گذار و خلیق تہا حیف کہ وہ کمی سن مین اوسکے [illegible] کی غبط

ریاست ٹینا

ریاست پنّا

سرکار کا تسلط جب علاقہ بندیل کہنڈہ پر ہوا تب کشور سنگہ خاص اولاد راجہ چہترسال
کی مسند نشین اس ریاست کی تہی و سرکار سی سند بنام کشور سنگہ بقید وفاداری و جانشینان
ہوئی تند مزاجی و حرکات قبیحہ کشور سنگہ سے اس ریاست مین نوبت تباہی
پہونچی اب اسوقت مین مداخلت سرکار مناسب متصور ہوئی ۱۸۲۳ عیسوی کو کشور سنگہ
کی انتظام مینے ریاست کا تفویض کنور پرتاب سنگہ والی چہترپور سے چار سال کو کیا
و شرائط طرفین بمنظوری سرکار انگریزی مستحکم ہوئی لیکن قبل انقضای میعاد مذکورہ
کشور سنگہ بسبب بدخصالی و خونریزی کی ریاست سے خارج ہوا اور اوسکی بیٹی ہربنس رای
قایم مقام ہوئے راجہ کشور سنگہ ۱۴ ستمبر ۱۸۳۴ عیسوی کو راہی ملک عدم ہوئی اور ہربنس رای
مسند نشین کی گئی پہر جبکہ ۱۸۴۹ ع مین ہربنس رای نی اسجہان فانی سی رحلت فرمای
راجہ نرپت سنگہ نی بجای اوسکی گدی پائی کہ ہنوز رونق بخش ریاست مین یہہ
علاقہ ۱۸۴۳ عیسوی مین چہہ سو اٹہاسی میل کا تہا اور ایک ہزار یا ستہہ مواضع متعلق
اوسکی و آبادی سرسٹہہ ہزار پانچ سو و تحصیل اوسکی آٹہہ لاکہہ تہی لیکن ۱۸۴۷ ع
مین آمدنی اوسکی نصف رہگئی اسعلاقہ مین خراج سرکاری دس ہزار سکہ سرہنگ مقرر
ہی اور راجہ صاحب پنا مستحق سلامی نہین

ریاست اجیگڈھ

یہہ ریاست سندھی ہی کا تہا مگر تسلط سرکار علاقہ بندیل کہنڈہ پر ہوا یہہ ریاست بقبضہ راجہ بخت سنگہ نبیرہ مہاراجہ جگت راج کی تہی لیکن ایک بڑا حصہ اس ریاست کا لچھمن سنگہ نو واقی چہین لیا تہا راجہ بخت سنگہ بسبب اختیار اطاعت سرکار چہتیس ۳۶ ہزار سالیانہ بعوض روزینہ کی پاتی تہی پہر سنہ ۱۸۰۸ مین بعوض اوسکے جاگیر اجیگڈہ بنام راجہ صاحب یعنے بخت سنگہ کی مقرر ہوئی بعد اسکی سنہ ۱۸۱۲ عیسوی مین وہ علاقہ جو بقبضہ لچھمن سنگہ تہا سرکار سی بقبضہ راجہ صاحب بقید ادای سات ہزار سات سو پچاس روپیہ سنگہ سرنگر کی دلایا گیا راجہ بخت سنگہ نی ۱۱ جون سنہ ۱۸۳۷ع کو انتقال فرمایا اور مہاراجہ مادہو سنگہ بہادر بجای اوسکی مسند نشین ہوئے جبکہ سنہ ۱۸۴۹ع مین مہاراجہ مادہو سنگہ نی بہی وفات پائی تب مہیپ سنگہ اور بعد مہیپ سنگہ کی سنہ ۱۸۵۳ع مین راجہ بجی سنگہ جانشین ہوئے کہ راجہ بجی سنگہ ہنوز مسند نشین ریاست ہین یہہ ریاست تین سو چالیس میل مکسر مین ہی و بمطابق شمار سنہ ۱۸۳۱ع مین چہہ سو آٹہہ مواضع متعلق اوسکے تہی اور آبادی پینتالیس ہزار اور تحصیل سنہ ۱۸۴۲ع مین تین لاکہہ تہے مگر پانچ برس بعد ایک لاکہہ چہتر ہزار رہگئے اور رئیس مستحق سلامی نہین ہی

ریاست چرکہاری

یہہ ریاست بہی از روے سند کی ہے اور ۲۸ ستمبر ۱۸۰۶ء و ستائیس مارچ ۱۸۱۱ع
مین نامہ بنام بکرماجیت بجی بہادر بقید ورثاء و جانشینان سرکار انگریزسے
ہوا تہا بکرماجیت نے ۱۸۳۳ع مین وفات پائی اور نبیرہ اونکا زن غیر منکوحہ سے
یعنی راجہ رتن سنگہ جسکے جانشینی ۱۸۳۳ع مین منظور ہوئی تہی جانشین ہوا
دیوان کہیت سنگہ نے اس ریاست کا دعوی کیا گو کہ دعوی کہیت سنگہ درست تہا
مگر بسبب منظوری راجہ رتن سنگہ کی گورنمنٹ نے اوسکے دعوی کو قایم نکیا اور
کہیت سنگہ کو اولاً نقدی ایکہزار ماہواری مقرر ہوکر ۱۸۴۲ع مین راج جیت پور کا
اونہین مرحمت ہوا علاقہ پنہ کہ سارے آٹہہ سو اسی میل مربع مین ہے اور دو سو انسٹہہ
مواضع متعلق اوسکی اور آبادی اکیاسی ہزار اور تحصیل قدر چار لاکہہ اور خراج
سرکار سے چرکہاری سی نو ہزار چار سو چہ روپیہ دس آنہ سکہ سرینگر مقرر ہین اور رئیس
مستحق سلامی نہین ہے

ریاست بجاور

یہہ علاقہ بہی سند بقید قبضہ موروثی ہے اصل بانی مبانی ریاست کی مہاراجہ
چہتر سال ہیں اور بعد آنکے مہاراجہ جگت راج اور بعد اونکے دیوان بیر سنگہ دیو
جانشین ہوئے بیر سنگہ دیو کی تین لڑکی تہے دہوکل سنگہ جو بقید حیات اپنے

والد بزرگوار کی لاولد مرگئے دوسری کیسری سنگه جو بعد وفات اپنی باپ کی جانشین
ہوئی تیسری دیوان کہمان سنگه راجه کیسری سنگه کی بہی تین لڑکی تہے جنہین خلف
اکبر رتن سنگه جو اپنی باپکے جانشین ہوئی سند سرکاری بنام اونکے بتوضح
۲۷ مارچ ۱۸۱۱ عیسوی ہی دوسری دیوان کہیت سنگه تیسری دیوان جسیت سنگه
بعد وفات راجه رتن سنگه بحالت لاولدی ۱۸۴۲ء مین بیوه راجه مرحوم نے پچہمن سنگه
برادر زاده راجه مرحوم ولد دیوان کہیت سنگه کو متبنی گردانا اور وه مسند نشین ہوا
پہر ۱۸۵۷ء مین بعد لچہمن سنگه بہان پرتاب اونکی جانشین ہوئے که ہنوز موجود ہین
بجاور جسکی شامل پرگنجات کٹدوه دیوئی ہی ۱۸۴۲ عیسوی مین نوسو بیس میل
مکسر تہا اور تین سو چوالیس مواضع متعلق اوسکے اور آبادی اوسکے نوے ہزار
اور تحصیل بمقدار چار لاکہه اور ۱۸۴۳ مین تحصیل اوسکے تین لاکہه پچاس ہزار معلوم ہوئی
اس ریاست مین خراج سرکاری کچہه مقرر نہین ہے

ریاست چہترپور

بوقت تسلط سرکار بعلاقه بندیل کہنڈ یهه ریاست بقبضه سونی ساه کی تہے
سرکاری سند بنام اوسکے بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۸۰۶ء ہوئی ۱۸۰۸ء مین سرکار نے
اس ریاست کو بقبضه موروثی کنور پرتاب سنگه پسر سونی ساه جنکا ساست سونی ساه

رحمت کیا سو ان ساہ بتاریخ ۹ مئی سنہ ۱۸۱۶ء کو پانچ لڑکی چہوڑ کر مرگیا راجہ پرتاب سنگہ نی بٹے جاگیرہا دام حیات اپنی چارون بہائیون یعنے ہمت سنگہ و پرتھی سنگہ و ہندوپت و بخت سنگہ کے پرورش کے اور جنوری سنہ ۱۸۱۷ء مین پہر ایک سند سرکار سے بنام راجہ پرتاب سنگہ کی ہوے اور جاگیر تینون بہائیون یعنے ہمت سنگہ و پرتھی سنگہ و ہندوپت کی ہی بوجہہ وفات اونکے شامل ریاست ہوگئے اور جاگیر بخت سنگہ بوجہہ نابہرنجائے مبدل بزر نقد ہوے چنانچہ راجہ پرتاب سنگہ ہنوز رونق بخش ریاست ہین یہہ علاقہ ایک ہزار دوسو چالیس میل کسر مین و تین سو چون مواضع متعلق اوسکے آباد ہے اوسکی ایک لاکھہ بیس ہزار اور تحصیل سنہ ۱۸۳۲ء عیسوی مین تخمیناً چار لاکھہ تہے اور سنہ ۱۸۴۷ء مین دو لاکھہ پچاس ہزار معلوم ہوے اس ریاست مین کچہہ خراج سرکار سے مقرر نہین اور نہ رئیس مستحق سلامی ہے

ریاست جالون

یہہ وہی ریاست ہے جو اب بقبضہ و حکومت سرکار ابد پایدار ہی اور جسکا ذکر مشرح آگے آویگا ٭

ذکر جاگیرہاے

اور جاگیرہای مفصلہ ذیل جاگیرین با اختیار بندیلکہنڈ مین ہین اور تین ہین ٭

جاگیر باونے

یہہ جاگیر ایک سو ستائیس میل مکسہ مین ہے و باون مواضع متعلق اوسکے اور یہی وجہہ تسمیہ باونی کی ہے اور آبادی اٹھارہ ہزار آٹھہ سو و تحصیل اوسکی ایک لاکھہ پیشوا صاحب نے نواب غازی الدینخانکو جو کسی وقت مین وزیر عالمگیر ثانی کے تھی مرحمت فرمائی ہے بہنگام تسلط سرکار علاقہ بندیل کہنڈہ نواب نصیرالدوله ساوہ آرای حکومت اس ریاست کی تھے اور سرکار نے بخشش نامہ پیشوا صاحب کو منظور کیا بعد وفات نواب ممدوح ۱۸۵۸ء مین یہہ جاگیر نواب امیر الملک پر قایم ہوئی نواب صاحب ممدوح نے ۱۸ اکتوبر ۱۸۸۳ عیسوی کو انتقال فرمایا اور محمد حسین خان انکے جانشین ہوئی کہ ہنوز قابض جاگیر مین اور مقام کدورا قیام گاہ رئیس کا ہے +

ریاست برونڈا

یہہ ریاست پشتینی ہے بقبضہ ایک خاندان راجگان جو نسل کہتے ہیں اور سرداران اسعو سے مطلق واسطہ و تعلق اونکا نہ تہا حال انکا مشروحاً واضح نہین ہوا کہ یہہ ریاست اس خاندان کے قبضہ مین کیونکر آئے اور نہ سلسلہ تسلط کی بعد و گیری ایک سے نسل بہ سلسل معلوم ہوتا ہے ۱۸۱۰ انگریزی مین جب ملک نمانی پت پر ابیلے نگہ

کی جو ہمشیرہ بہائی بہاے تہی و نیز بباعث لاولدی پرتہی سنگہ دوسرا
بیٹا اسپیلے سنگہ کا جانشین ہوا اور بڑے بہائی کی جانشینی اوسکے مقبول
کی انکام تسلط سرکار علاقہ بندیل کہنڈہ موہن سنگہ قابض وقت ریاست ہذا کا
تہا اور ایک سند استمراری بنام اوسکے بشرط اطاعت سرکار گورنمنٹ سے ملے
سنہ ۲۰ جون سنہ ۱۸۶۰ع کو ملے جاگیردار موصوف ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۲۶ کو لاولد مر گئے
اور بجیات اونکی راجہ شیر بجیت سنگہ تیسرا بہتیجا موہن سنگہ کا برضاے اپنے
بڑے بہائیونکی جانشین ہوا یہہ ریاست دو سو چہتر میل مربع مین واقع ہے
اور بچہتر مواضع متعلق اوسکے اور آبادی اوسکی چوبیس ہزار اور تحصیل
پیتالیس ہزار اور جاگیردار مستحق سلامی نہین ہے

جاگیر جیت پور

جیت پور دہسان سے سمت مشرق واقع اور سابق بقبض و حکومت اولاد راجہ چہترسال
کی تہا اور سرکار سے سند بنام کیسر سنگہ قابض بوقت تسلط سرکار بشرط
اطاعت بتاریخ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۱۲ ہوے بعد وفات راجہ کیسر سنگہ لڑکے
اوسکے راجہ پاریچہت جانشین ہوئے راجہ پاریچہت نے سرکار انگریزی کے ساتھ جہوں نے
سنہ ۱۸۴۲ع مین بہت سی شہر و مواضع راٹہہ و پنواری ضلع ہمیرپور مین لوٹ لیے

سے تھے مدد کی اور خود بے شیوہ غارتگری کا اختیار کرکے روبفرار کہیں ۱۸۱۴ء

مین راجہ پارچیت ریاست سے خارج ہوئے اور دیوان کہیت سنگہ دعویدار ریاست

جیتپور کے بوجہہ نہونے اولاد پچہتر سال راجہ بندیلکہنڈ سے ریاست جیتپور سرکار

سے تفویض ہوئے یہہ ریاست اکیسو ۶۵ پینسٹھہ میل مکسر مین ہے اور ایک سو پچاس

مواضع متعلق اوسکے و آبادی سولہ ہزار و تحصیل ساٹھہ ہزار روپیہ تھے اور رئیس مستحق

سلامی کا نہ تھا پہر واقعہ ۵ مئی ۱۸۴۹ء کو کہیت سنگہ کا انتقال لاولد ہوا اور ریاست

ضبط سرکار ہوکر متعلق علاقہ سپرنٹنڈنٹی جالون ہوئے چنانچہ ذکر اوسکا آگے

حال علاقہ جالون مین آویگا

جاگیر سریلا

یہہ چہوٹی سے ریاست ۳۵ پینتیس میل مکسر مین واقع ہے اور گیارہ مواضع اوسکے

متعلق اور تحصیل اوسکے پینتالیس ہزار سالیانہ و آبادی چار ہزار پانچ سو ہے

راجہ اندرہ سنگہ ۲۶ مارچ ۱۸۴۲ء کو ایک لڑکا موسوم بہ ہندوپت چہوڑمری اور برادر

کلان اندرہ سنگہ یعنے جواہر سنگہ ۱۸۳۹ء مین بحیات اندرہ سنگہ ناکتخدا مرگئے تھے

سو ہندوجانشینی ہندوپت بشرط اطاعت و قایم رکہنے روزینہ چند اشخاص

متعلقہ خاندان کے جو کہ راجہ اندرہ سنگہ نے مقرر کیا تہا واقعہ مئی ۱۸۴۲ء کو

منظور سرکار ہوئے راجہ سابق دو ہزار روپیہ اپنی بہائی دیوان بدہ سنگہ کو
بطور پنشن بمعرفت گورنمنٹ دیتی تہے سنو ہنود پنجہ بدستور قایم رکہے اور ہنوز ہنود و بت
قابض جاگیرہین جاگیرہای مندرجہ ذیل ہشت بہیا کہلاتی ہین +

بجنا دہور وئے پہاڑے توڑی فتحپور چرکاون

اور وجہہ تسمیہ یہہ ہے کہ دیوان رای سنگہ فرزند ثانی راجہ اودیت سنگہ والی اورچہہ
جنہون سمت ۱۷۴۹ سے لغایت سمت ۱۷۹۳ تک حکمرانی کی بوقت وفات جاگیر بڈی کانو کے
اپنی آٹہہ بہائیونکو تقسیم کردی اس سے ہشت بہیا کہلاتی ہین اور جو کہ راج جہانسی سے
۱۸۵۴ ع مین بذریعہ مہرتون کے راج اورچہہ سے نکلا اس سبب سی ۱۸۲۱ عیسوی
مین جہانسی و اورچہہ دونون نی دعوی ہانے اپنی بزرگی کا اونپر کیا
مگر ہنگام تسلط سرکاری ان جاگیرونکو متعلق خود و ملکیت اونکی موروثی رکہے
اور جہانسی کیطرف سے جو دعوی خراج کا پیش ہوا وہ مقبول سرکار ہوا اور خاندان
اورچہہ کو یہہ جاگیردار اپنا بڑا جاننی لگی +

جاگیر بجنا

اس جاگیر مین جو کہ دیوان سُرجن سنگہ وبجی بہت ساموعطا ہوئے پہلی پندرہ مواضع
تہے لیکن نو مواضع قبضہ جہانسے مین آگئی وجاگیردار سے ۱۸۲۱ عیسوی مین بعوض خراج

دو ہزار پانچ سو روپیہ کی اونکی دعوی سے دست بردار ہوئے یہہ
جاگیر ستائیس میل نگسر مین واقع اور چھہ مواضع متعلق اوسکے اور تحصیل اوسکی
پندرہ ہزار و آبادی دو ہزار آٹہہ سو دیوان سرجن سنگہ ۱۳ مارچ ۱۸۴۹ء مین
مرگئے اور بیٹیا اونکا کہانڈی راو جانشین ہوا اور پہر بعد کہانڈی راو سنہ ۱۸۵۵ء
مین دیوان مکند سنگہ بجای کہانڈی راو جانشین ہوئے کہ ہنوز موجود ہین

جاگیر دہوروی

اس جاگیر مین پیشتر بارہ مواضع ہتی جسمین چار موضع راجہ جہبانی لی لئی
اور جاگیردار سنہ ۱۸۲۱ء مین دعوی مواضع مذکورسی بسبب اسکے کہ تین ہزار پانچ سو
روپیہ خراج مین دینی پڑتی تہی باز آئی یہہ جاگیر اٹہارہ میل نگسر مین واقع
ہی اور آٹہہ مواضع متعلق اوسکے ہین اور آبادی آٹہہ ہزار و تحصیل پندرہ
ہزار سنہ ۱۸۴۴ء تک اس جاگیر پر بدہ سنگہ قابض تہے اور پہر سنہ ۱۸۴۴ء مین بابر سنگہ
اور بعد اونکے سنہ ۱۸۵۱ء مین دیوان رنجور سنگہ قابض ہوئے کہ ہنوز موجود ہین

جاگیر بہاڑے

اس جاگیر مین جسمین اولا پانچ مواضع شرکت مین دیوان بہادر سنگہ و اتیر سنگہ
کی تہی چار مواضع منجملہ اونکے راجہ جہبانی نی لئی و جاگیردار سنہ ۱۸۲۱ء

مین بوجہہ خراج گذاری ایکہزار بیالیس ؎ روپیہ کی اونکی دعوی سے
ہاتہہ دہو بیٹھی مورث اعلی دونو جاگیردارونکا دیوان درک سنگہ تہا تفصیل یہ

دیوان درک سنگہ

چہتر پت — دیوان بہادر سنگہ

دیوان ستر جیت لالو — بکا ایشری سنگہ — دیوان دلیپ سنگہ — دیوان سینا پت

منجملہ جاگیرداران مشترک جب کہ دیوان بہادر سنگہ نی وفات پائی دیوان دلیپ سنگہ
نی حصہ پر اپنے باپ کی قبضہ پایا پہر جبکہ ستے پہاگن سدی پنجمین سمت ۱۸۹۸ مین دیوان
دلیپ سنگہ نی وفات پائی دیوان سینا پت نی دعوی دخلیابی پیش کیا کہ سرکار
سے منظور ہوکر اوسی دخل حصہ پر لایا گیا بعد اسکے بیلساکہہ سودی پنجمین سمت ۱۹
مین دیوان سینا پت نی بے بقضای الہی وفات پائی چنانچہ بوجہہ وفات کی نی
دونون برادران حصہ دار کی سرکار سے واقعہ ۱۹ ماہ مئی ۱۸۴۴ عیسوی کو حکم بنام
بکا ایشری سنگہ جاگیردار واسطے کرنی بندوبست بالکل جاگیر کی نفاذ پایا من بعد
مسماۃ پیاری دولہا والدہ اور دیو کنور زوجہ دیوان سینا پت کے طرف
سے دعوی دخلیابی حصہ خود ہا پیش ہوئے اور ۲۲ جون ۱۸۴۵ ع کو صاحب
تبدیل کنندہ نی کیفیت حقیقت راجہ صاحب اور رعیہہ وجاگیرداران بجا و دہوئے

ولوڈی فتحپور سی طلب کیے اور اونھون نے کیفیت مین اس طرح پر ارقام کیا کہ پیشتر جب
تکرار فیما بین بکا الیشر سنگه و دیوان بہادر سنگه بابت حصه کی درپیش آئی
تب بموجب حکم مستر میکو انرلی صاحب اجنٹ سابق کی از روی تقسیم کی حصه نصفا
نصف جاگیر پہاڑیکا ہو گیا تھا کہ تب سے اباتک برابر حصه مذکور دیوان بہادر سنگه اور اوسکے
قبضه مین چلا آیا اب سر انسے استحقاق زوجه دیوان سنیاپت کا پہونچتا ہی جاگیردار
سی کچھه واسطه اور تعلق نہین چنانچه ولیم ہنری سلیمن صاحب بہادر اجنٹ نی وا
۱۴ اکتوبر ۱۸۴۲ع مسماة دیو کنور زوجه سنیاپت کا قبضه حصه مذکوره پر
دلایا اور مسماة مذکوره کو یہه حکم دیا که رضاجوئی و خبرگیری نان و نفقه زوجه
دیوان بہادر سنگه و دیوان دلیپ سنگه و دختران دیوان دلیپ سنگه اوسپر لازم و
فرض ہے سو کری ۱۸۵۱ع مین جبکه دریافت ہوا که زوجه سنیاپت نی مسمی
بده سنگه کو ہاتھه سے اپنی ملازمون کے مقتول کرایا تب سے زوجه سنیاپت قبضه حصه
سے خارج ہو کر کل موضع سپرد بکا بجی بہادر رئیس وقت کی ہوئے اور تین سو روپیه
سالانه زوجه سنیاپت کی لئی اوس سے مقرر ہو گیا قابض وقت اس ریاست کا بکا
بجی بہادر ہے اور پہاڑی چار میل کمسر مین واقع آدر آبادی آٹھه سو اور تحصیل ہے
اوسکی آٹھه سو روپیه ہے

لوڈی فتحپور

یہہ جاگیر جسمین چودہ ۱۴ مواضع ہین چھتیس ۳۶ میل کے گھیر مین واقع ہی تحصیل اوسکی پچاس ہزار
اور آبادی چھہ ہزار اور چونکہ موضع کیسر پورہ رئیس جہانسی نی لی لیا تہا اوسکے واگذاشت ہوجانیکی شرط پر دو ہزار چھہ سو پچاس روپیہ کی خراج ادا کرنیکا رئیس
ریاست جہانسی کو پابند کیا گیا ہے اور قابض حال اسجاگیر کی دیوان اہر پرشاد ہین

چرگانون

سنہ ۱۸۲۱ عیسوی مین اس گانو مین دس ۱۰ موضع تہی اور پچیس ۲۵ میل گھیر مین واقع تہی اور
آبادی مین تین ہزار آٹھہ سو اور پچیس ۲۵ ہزار تحصیل سالانہ اور سات ہزار پانچ سو خراج
ریاست جہانسی کا اوسپر مقرر تہا راو بخت سنگہ تا ہنگام تسلط سرکار بدیل کنندہ گان
قابض ریاست اور واسطہ ارتباط کا ساتھہ رئیس جہانسی کی بہی رکہا تہا اور سرکار گورنمنٹ
کیطرف سی تعلقہ رام نگر بخراج دس ہزار ۱۰۰۰۰ روپیہ سالانہ کی بطور استمراری اوسکے قبضہ مین
تہا اور بذریعہ سرکار چھہ ہزار پانچ سو روپیہ بالا شاہی کی کچھہ اراضی کی رئیس جالون کو
دیتا تہا سنہ ۱۸۴۰ع و ۱۸۴۱ع مین بخت سنگہ نی طریقہ خلاف ورزی کا اختیار کیا تہا بلکہ
سامان مقابلہ کی بہم پہونچای اور کہتی ہین کہ خفیہ راجہ اورچھہ وہ دیتا سی اوسے
مدد بہی کہ ناچار فوج کشی اوسپر ضرور ہوئی اور تہوڑے سی مقابلہ کی بعد قلعہ چرگانون بقبض

سرکار در آیا اور بخت سنگہ نی رو بضر لہ رکہا اور ۱۸۴۳ع مین بمقام چہاری ضلع ہمیرپور
بمقابلہ فوج سرکاری مارا گیا چنانچہ ۱۸۴۲ع سی چرکاری تحت سرکار در آیا کہ ذکر اوسکا
علاقہ جالون مین آویگا رئیس جیتپور کو منو ز آمدنی چرکاری سے سات ہزار پانچ
سو روپیہ نانانتا طرف سی سرکار کی ملتا ہی ✤

ذکر کالنجر کی چوبونکا

ہنگام تسلط سرکار ملک بندیلکہنڈہ مین قلعہ کالنجر و علاقہ متعلقہ اوسکے کو سرکار نے
بقبضہ چوبی دریاو سنگہ و بہائیوان اوسکے اور بیٹے اولاد چوبی رام کشن کے بشرط اطاعت
و دنیاداری کی چہوڑا لیکن آخر ثابت قدم نہی اسلئی ضرور ہوا کہ وہ قلعہ کالنجر
سی جسمین قیام اونکا بجز ضرر نتیجہ فواید نہ تہا بیدخل کئے جاوین اگرچہ فوج سرکار
کو بہ تسلط قلعہ مستحکم کالنجر کا مدتے حاصل ہوئے معاملہ اسطرح پر ٹہرا کہ اوسی حجم کے
جاگیر جو متعلق قلعہ کی ہے اور جگہہ دیجاوی چنانچہ بشرط مذکورہ قلعہ تصرف سرکار
در آیا اور ایک موضع کان الماس کا ہی جو کہ چوبی دریاو سنگہ اور اوسکی بہائیون کے
قبضہ مین تہا واگذاشت کردیا گیا جب کہ انکی گہرانی مین نااتفاقی پیدا ہوی سرکار کو
لازم آیا کہ جاگیر سب کے علحدہ علحدہ مقرر کردیوے چنانچہ آٹہہ جاگیرین مفصلہ ذیل واقعہ ہین
جو سب کے لئے چوبیہاری کالنجر کو بشرط معمولی بحالت اطاعت و وفاداری عطا ہوئی

اب تجویز عطای جاگیر و زمین ایک تناقض سرکار احکام مین واقع ہوا یعنی سر چارلس شکسپیر صاحب

کی یہہ رای ہوئی کہ جب کوئی ان جاگیر و زمین وارث نرہی تو شامل علاقہ

سرکار ہوجاوین اور مسٹر سیمن فریزر صاحب جنٹ بابت بدل کہنڈہ کی تجویز منظور

ہوئی کہ یہہ جاگیرین بقبضہ موروثی خاندان کالپی کی عطا ہوئے ہین اسلئے استحالت مین

جبکہ جاگیردار کا وارث باقی نرہے تو اون اشخاص اس خاندان کو جو کہ زندہ ہون

بحصہ مساوی بٹ جاوی اور ایسا دریافت ہوا ہی کہ بموجب تجویز اخیر کی دو جاگیر

ہی لاوارثی منقسم ہی ہوئی ہین ✤

اول جاگیر بہٹ

اسجاگیر مین اول بارہ موا ضع تہی لیکن بسبب تقسیم باہمی ۱۸۵۲ء مین یہہ جاگیر درمیان کمود سنگہ

جاگیردار و تہدرین و دیبا سہرہ بہٹ جو چوبی کی تقسیم ہوگئے اول جاگیردار جوانی

نول کشور تہا اور بہیراو کمود سنگہ قابض ہوا یہہ جاگیر جسکے سات موضع متعلق ہین بندرہ

میل کسٹر مین واقع ہی آبادی اوسکے دو ہزار پانچ سو و تحصیل پندرہ ہزار ہی یہہ جاگیر

قبضہ مین چوبی تیرت پرشاد خلف چوبی نول کشور کی ہے تحصیل اسکی صرف چار ہزار

سال ہے ✤

سوم جاگیر کمتا وجولا

اسجاگیر مین صرف دو مواضع ہین اور ایک میل مکسر مین واقع آبادی اوسکے
تین سو و تحصیل ایکہزار پانچ سو اور قابض وقت رائے گوپال لال ہے +

چہارم نیاگانون

یہہ جاگیر پہلے چوبی چہتر سال کو دی گئی ستہے بعد وفات اونکی چوبی جگنناتہہ خلف اونکے
قابض ہوے اور بعد وفات چوبی جگنناتہہ ۱۸۶۸ء سی نونی دولہیا اونکی جورو قابض
ہوے کہ ہنوز موجود ہے • یہہ جاگیر تین میل مکسر مین واقع اور پندرہ موضع
متعلق اوسکے اور آبادی اوسکے پانچ ہزار و تحصیل دس ہزار +

پنجم جاگیر پال دیو

یہہ جاگیر قبضہ مین دریاو سنگہ کی ستہے جسکی تحت حکم مین قلعہ کالنجر کو سرکاری پایا
بعد اسکی چوبی ہنومان قابض ہوا اور وہ یکم مئی ۱۸۴۰ء مین مرگیا اور راجہ رام لڑکا
اوسکا بعمر نوزدہ سال جانشین ہوا اور دیبی داس و کہیت سنگہ طرف سے اوسکے منتظم
رہی اور بہر بعد راجہ رام ۱۸۴۲ء سی چوبی رام پرشاد کہ ابتک موجود ہین چودہ مواضع
متعلق اسجاگیر کے ہین اور اٹہائیس میل مکسر مین واقع ہے تحصیل اوسکے دہ ہزار اور
آبادی اوسکے مثل پانچ سو +

ششم جاگیر نوروه

یہہ جاگیر پہلی ہوکر پرشاد کو ملی تہی بعد اوسکی اوسکے بیٹی جوتنے لچھمن پرشاد کی

قبضہ مین آئی لچھمن پرشاد نی ۹ جون ۱۸۴۱ عیسوی کو وفات پائی اوسوقت مین

اوسکی لڑکی دہنگو پال کے عمر تخمیناً اٹھارہ سال کی تہی سرکار سی جانشینی

دہنگو پال کی منظور ہوئی اور برضامندی بیوہ لچھمن پرشاد نظم و نسق ریاست

کا بشن پرشاد چچا دہنگو پال کو مفوض ہوا اور پہر بعد دہنگو پال ۱۱ مئی ۱۸۴۴ عیسوی

کو بشن پرشاد بذات خود متسلط جاگیر ہوا کہ ہنوز موجود ہے اسجاگیر مین چہہ مواضع

ہین اور بارہ میل کمشر مین واقع آبادی اوسکے ایکہزار اٹھہ سو اور تحصیل پانچ ہزار ہے

ہفتم جاگیر بہرا

سرکار کیطرف سی بخشش نامہ بنام چوبی سالگرام اور اوسکے وارثون و جانشینون

کی واسطی دوام کی ہے اور جاگیردار کا ایک بیٹا رام پرشاد جو قابض وقت ہے ہی

تحصیل اوسکے پانچ ہزار روپیہ ہی اور دس میل کمشر مین واقع اور آبادی

ایک ہزار چہہ سو اور مواضع اوسمین پانچ ہین اصل جاگیردار چوبی گیا پرشاد تہا

جسنے ۲۸ نومبر ۱۸۴۷ عمین وفات پائی اوسکی چار بیٹی تہی

کامتا پرشاد گنیش پرشاد ہر پرشاد نند کشور

بعد وفات پدر پسر کلان کامتا پرشاد قابض جاگیر ہوا کہ ہنوز بحال ہے جاگیر بہرادن

مین کل پانچ مواضع ہین اور بارہ میل گکھر مین واقع ہے آبادی مین دو ہزار

و تحصیل پانچ ہزار ہی ٭

جاگیر مکری

مکری مع دیگر چار مواضع کی ایک حصہ جاگیر بھٹ کا ہی بسبب نقیض و فساد

سرکار یہہ حصہ بھٹ سی جدا کیا گیا اور ایک سند سرکار سے واقعہ ۱۱ جنوری ایک حصہ جاگیر اول کا ٭

۱۸۶۱ع بنام چھکراین دولیہا بیوہ بہرت جو چوبی کی بقید اوسکے ورثا و

جانشینون کی عطا ہوئی ہر پنج مواضع مکری دس میل گکھر مین واقع

آبادی مین ایک ہزار چھہ سو اور تحصیل مین پانچہزار ہے ماہ دسمبر ۱۸۶۹ مین چھکراین

دولیہا لاولد جاگیر کو بنام للا عتمبر اپنی بہانجی کو چھوڑ مری و دیگر وارثان خاندان

کالنجری اوسکا دعوی کیا اور یہہ تجویز ہوئی کہ یہہ جاگیر یا خاندان کالنجر کو ملے

یا سرکار مین ضبط ہو اور بیوہ لاوارث کو اختیار دینی جاگیر کا اپنی بہن کے

لڑکی کو حاصل نہ تہا یہہ جاگیر ہے جسکا ملنا دیگر چوبہای کالنجر کو بجا ہے

ذکر باقی چھوٹی چھوٹی جاگیرونکا ٭

جاگیر علی پور

سرکار گورنمنٹ نی اسجاگیر کو دیوان پرتاب سنگہ کی قبضہ مین پایا و بتاریخ

دو فاداری اوسکی قبضہ مین بحال رکہا اور ایک سند واسطی دوام کی اوسکے اور
اوسکی جانشینون کے نام واقعہ یکم فروری ۱۸۰۷ء کو عطا ہوئی اور بموجب اوسی
سند کی بعد وفات پرتاب سنگہ اوسکی لڑکی بہیم سنگہ نے قبضہ حاصل کیا بہیم سنگہ
بہی ۱۸ اکتوبر ۱۸۳۰ء کو مرگیا اور راو دولت سنگہ اوسکا لڑکا جانشین ہوا
مگر اوسکے زندگی نے بہی وفا نہ کیا اور راو دسنے بہی واقعہ ۲۲ دسمبر ۱۸۳۰ء کو بعد
چودہ مہینی کی وفات پائے چنانچہ بعد وفات راو دولت سنگہ اوسکا لڑکا راو ہندوپت
جانشین ہوا آمدنی اسجاگیر کے تخمیناً پچاس ہزار اور اٹہائیس مواضع یہہ جاگیر
پچاسی میل کمشر مین واقع اور آبادی مین نو ہزار ہے

جاگیر پہری

دیوان جوگل پرشاد ایک رئیس بندیلکہنڈہ مین سے تہا جسنے یہہ جاگیر بجلدوی
اطاعت و وفاداری سرکار گورنمنٹ سی پائے اور واقعہ ۷ جنوری ۱۸۱۲ء کو سند
واسطے دوام کی اوسی عطا ہوئے قابض وقت اسجاگیر کا دیوان بہرن سنگہ لڑکا
اصل موہوب الیہ کا ہی اسجاگیر مین پانچ مواضع ہین اور تیس میل کمشر مین واقع
اور آبادی مین دو ہزار پانچ سو اور آمدنی پچیس ہزار ہے

جاگیر گورہار

اسجاگیر مین انیس مواضع چہتر میل کسر مین واقع اور آبادی مین سات ہزار پانچسو اور تحصیل مین بیس ہزار اور قبضہ مین راجارام قلعدار کی تہی کہ بعد وفات راجارام راج دہر رودر سنگہ ۲۱ دسمبر ۱۸۵۶ء سی قابض ہوئے ۔

جاگیر گرولی

یہہ جاگیر واقع ۲۰ فروری ۱۸۶۳ء دیوان بہادر گوپال سنگہ کو بطور سورویتی سرکار گورنمنٹ سی مرحمت ہوئی اور دیوان بہادر پاریچہت خلف بہادر گوپال سنگہ قابض ریاست ہین اس جاگیر مین اٹھارہ مواضع اور پچاس میل کسر مین واقع ہین آبادی مین پانچ ہزار و تحصیل مین پندرہ ہزار ۔

جاگیر جگنی

جب کہ سال ۱۸۸۵ء مین راو دہیر سنگہ جاگیردار کا انتقال ہوا اوسوقت کوئی لڑکا راو پرتہی سنگہ سی پیدا موجود نہ تہا مگر حاملہ ہونا رانی پرتہے سنگہ کا مشہور ہو کر بعد انقضای عرصہ شش ماہ راو بہوپال سنگہ جاگیردار حال جنکی عمر قریب بائیس سال کے ہوگی پیدا ہوئی چنانچہ بعد وفات پرتہی سنگہ رانی پرتہے سنگہ نی باتفاق کار پردازان جاگیر انصرام امور جاگیر کا کیا مگر جب کہ رانی صاحبہ نی اپنی بہائی چہتر سال سے

مین مسٹر سمن فریزر صاحب اجنٹ گورنر جنرل کی مداخلت اپنی مناسب
جانکر اور کام رانی صاحبہ سے نکال کر سپرد شیو لعل خاص قلم اور رام پرشاد صاحب
کی کیا اور حکم دیا کہ حساب آمدنی اور مصارف کا پیشگاہ صاحب اجنٹ بہادر کے
گذرانا کرین لیکن پایا جاتا کہ کبھی کوئی حساب محکمہ صاحب اجنٹ بہادر مین
نہین گذرا اور نہ بعہد مسٹر سمن فریزر صاحب کسیطرحکا بندوبست اور کیا گیا
مگر خاص قلم آخرکار بموجب حکم کرنیل ولیم ہنری سلیمن صاحب مورخہ ۱۰ ماچ
۱۸۴۹ء جاگیر سے خارج کیا گیا ۱۸۵۱ء مین رخنہ در اندازان نے درمیان والدہ
جاگیردار و دیبی سنگہ و مضبوط سنگہ ارٹھوان راو پرتہی سنگہ کی جو دوسرے
عورت سے پیدا ہین نزاع پیدا کرادی حتی کہ نوبت سرہونے بندوقون کی پہونچی
دو آدمی طرف رانی کی مجروح ہوئے آخرکار محکمہ صاحب پولیٹکل اسسٹنٹ اجنٹ
اور سی اعنی پیشگاہ کپتان والٹر کنگٹ ایرسکن صاحب سے واقعہ ۱۷ اپریل ۱۸۵۱ء
کو یہہ تجویز ہوئی کہ جاگیردار اپنی ماکو آٹھہ سو روپیہ اور ٹمین تین سو روپیہ مضبوط
سنگہ و دیبی سنگہ کو سالانہ دیوین اور دے آور جگہہ جاگیر چھوڑکر قیام پذیر ہوں
چنانچہ ہرسہ کسان مذکورہ بالانے سکونت اپنی موضع گروٹہ علاقہ ہمیرپور مین
اختیار کی ہے اور سالانہ مذکورہ پاتین آور جاگیردار اپنی جاگیر پر قابض و متصرف

ہیں اسجاگیر میں چھہ مواضع ہیں اور ستائیس محل کسر ہیں واقع آبادی اوسکے
دو ہزار آٹھہ سو اور تحصیل اگرچہ دس ہزار کی ہی مگر سنتی ہیں کہ اس سے بہت زیادہ ہے

جاگیر جب

ہنگام تسلط سرکار تبدیل کنندہ میں دیوان سورت سنگہ قابض و متصرف اسجاگیر کا تہا
چنانچہ پیشتر اسجاگیر کو سرکاری شامل ریاست اجیگڈہ کردیا تہا لیکن جب کہ
تحقیقات سے واضح ہوا کہ اس جاگیر کو ریاست اجیگڈہ سے کچہہ سروکار نہین تب
ایک سند استمراری اوسکو عطا ہوکر وہ ماتحت حکومت سرکار کے ہوگیا جب کہ دیوان موصوف
سنگہ نی وفات پائی تب یہہ جاگیر بنام دیوان بہار سنگہ خلف دیوان متوفی کی بحال رکہی
گئی اسجاگیر میں اونیاسی ۷۹ مواضع اور ایک سو اسّی ۱۸۰ کہیت میں واقع آمدنی اسجاگیر کے
پندرہ ہزار اور آبادی میں چوبیس ۲۴ ہزار اور قابض وقت دیوان ایشری سنگہ

جاگیر کہدی

قابض اسجاگیر کا پرسرام بہاوری ہی اسجاگیر میں پانچ مواضع اور بائیس تحصیل کسر میں واقع
اور آبادی میں دو ہزار آٹھہ سو اور آمدنی پندرہ ہزار ہے

جاگیر لوکاسی

سلکرسی جاگیرداری اسجاگیر کو واقعہ ... دسمبر ۱۸۰۸ء میں پایا اور ہنگام تسلط سرکار دیوان

دہیرج سنگہ قابض جاگیر تہا جو بعد عطای سند استمراری متعلق سرکار سے کیا گیا
بعد وفات دہیرج سنگہ اوسکا لڑکا دیوان سردار سنگہ قابض جاگیر ہوا اسجاگیر
مین گیارہ مواضع ہین اور اونیس میل کے قطر مین واقع ہے آمدنی اسجاگیر کی
پندرہ ہزار روپیہ اور آبادی تین ہزار پانچ سو ہے

جاگیر نیگنوان

قابض جاگیر کنور جگت سنگہ اور چار موضع متعلق اوسکے اور سولہ میل کے قطر مین واقع
ہین آمدنی دس ہزار اور آبادی اوسمین ایکہزار آٹہہ سو ہے

مختصر حال اون روسای بندیل کہنڈ کا جو سرکار سے نقدی پاتے ہین

واضح ہو کہ ظاہر علاقہ بندیل کہنڈ مین روسا مندرجہ ذیل کیواسطے نقدی مقرر ہوے

امرت راو ترہوان والے	نواب علی بہادر باندہ والی
خاندان انوپ گر ہمت بہادر	

چنانچہ مختصراً حال اونکا جہانتک کہ معتبر و صحیح دریافت ہوا مرقوم و مسلم ہوتا ہے

مختصر حال رئیس ترہوا کا

اول ۱۸۰۳ عیسوی مین سرکار گورنمنٹ سے آٹہہ لاکہہ روپیہ سالیانہ کا وثیقہ تاحیات مہاراجہ
امرت راو اور انکے لڑکے بنایک راو کی مقرر ہوا تہا امرت راو کا لڑکا رگہناتہہ راو

عرف اکہو باکا تہا ہولکر کا ظاہر تو یہہ اظہار تہا کہ اوسی تخریب پیشوا کے
صرف واسطے امرت راو اور بنایک راو کی پیشنہاد خاطر تہے مگر ارادہ اوسکا
یہہ تہا کہ ملک پیشوا مین تاخت و تاراج نصیب ہوکے اوسکا اقتدار زیادہ تر پیدا ہووے
اور باوجود اسکے کہ سرکار گورنمنٹ کو حال ہوئے امرت راو منکشف ہوا بنظر ثابت
قدمی بعہد و پیمان و ہم بغرض رفع ہنگامہ سرکاری پیشوا کو اپنی جگہہ پر بحال کر کے
امرت راو اور اوسکے لڑکی کو خارج اور وثیقہ مذکورہ واسطے خوش گذرانی اونکے
اوقات کے مقرر کیا اسطرح جبکہ سالگت تو واسطے مصارف ذات امرت راو اور ایک
لاکہہ واسطے اوسکے متعلقون کے امرت راو نے بعد قیام ایام چند بمقام بنارس عزم ہونیکا
واسطے اپنے دوام کی بود و باش پسند کیا چنانچہ گورنمنٹ نے یہان اونہین ایک جاگیر جسکے
آمدنی اوسوقت مین جب کہ دی گئی چار ہزار چہہ سو اکانوے روپے تہے عطا کے
اب یہہ جگہہ مشہور بچہپاونی امرت راو کی ہوئے ظاہر باعث اوسکا یہہ ہے کہ امرت راو
نی کچہہ ہونسے تعمیر ہر قسم کی بشل سرکار رکہی و بیسان حد جاگیر کی بنایک راو کو بعد اپنے
باپ کے خود اختیاری وسیسے ہے جیسی کہ اونکے باپ کے تئین تہی حاصل ہوئے اور
اگرچہ متوجب ایسے تعظیم کی کہ سوا اونکی ہو رہی تہے مگر بنظر عنایت سلامی [illegible]
[illegible] امرت راو [illegible] سرکار [illegible]

راہی بنارس ہوئے اور ماہ ستمبر ۱۸۵۱ع مین اونہون نے وفات پائی اور نبا ایک راو

بجای اونکی جانشین ہوئی نبایک راو نی بوجہہ لاولدی ایک لڑکے کو متبنی کیا اور

اوسکا نام نراین راو رکہا اور نراین راو کی نام پر درخواست بحال ہونے کچہہ حصہ

وثیقہ کی سرکار سی کے مگر چونکہ نبایک راو کی حیات تک کیواسطے وثیقہ مقرر ہوا تہا

سرکار سی نامنظور ہوئی نبایک راو نے بوقت اپنی جانشینی کی لینا ایک لاکہہ

روپیہ کا جو واسطہ متعلقان امرت راو کی مقرر ہوا تہا منظور نکیا اسوجہہ سے

کہ جن لوگون کیواسطے وہ مقرر ہوا تہا وی کبہی متفق امرت راو کی نہ ہے بنابران

صرف سات لاکہہ روپیہ سالیانہ ملتا ہی نبایک راو برادر عم زاد تات پیشوا کے

تہی اور بعد ۱۸۵۷ع کی جو تغیر و تبدل وقوع مین آیا وہ غیر معلوم گذشتی

ہین کہ محکمہ صاحب جنٹ بندیل کہنڈ سی وثیقہ ضبط ہوکر صرف مال متروکہ متبنی کو ملا

اور درخواست اجرای وثیقہ کی باپ مین ہنوز حکم اخیر نہین ہوا شاید مقدمہ

درپیش ہی کہ نبایک راو بہی اسدار فانی سی چل بسے فقط

مختصر حال نواب باندا کا

علی بہادر جوکہ دون غیر قوم پیشوا سی تہی بندیل کہنڈ مین اپنے باپ کی طرف

سی وسیر نام حکومت کرتے تہی ۱۸۰۲ع مین علی بہادر کا واقعہ ہوا ذوالفقار علی

دوسری لڑکی علی بہادر کی بسبب ہوئی شمشیر بہادر اپنی بڑی بہائی کی
پونا مین اور نہ موجود ہوئی اوس مقام پر بعوض اپنی بہائی کی مسند نشین ہوئے
سنہ ۱۸۱۱ع مین سرکار گورنمنٹ سی بذریعہ اجنٹ عہد و پیمان درمیان ہوئی اور سنہ ۱۸۱۲ع
مین مجدداً عہود و مواثیق نی استحکام پکڑا اور بموجب اوسکی سرکار سی واسطے دوام
کی نسلاً بعد نسلاً وثیقہ چار لاکہہ روپیہ سالکا مقرر ہوا شمشیر بہادر نی اٹہارہ اگست
سنہ ۱۸۲۳ع کو وفات پائی اور کوئی لڑکا اصلے اونسی نہ تہا چنانچہ نواب ذوالفقار علی
بہادر کہ وارث اصلی تہی ونیز شمشیر بہادر اپنی حین حیات اونکی جانشینی نخو لکہہ
گئی ہے اور سرکار گورنمنٹ سی وہ مقبول و منظور ہوئی جانشین ہونے اپنی بہائی
کی ہوئی پہر جب کہ ذوالفقار علی بہادر کا انتقال ہوا علی بہادر اونکی لڑکے
بجای اپنی باپ کی مسند نشین ہوئے کہ ہنوز موجود ہین پیشتر سی نواب باندہ کی
یہان کچہہ فوج مثل فوج سرکار کی رکہی تہی اب کچہہ موجود نہین بلکہ بہت سی اشخاص
اکثر وہی لوگ ہین جو ملازم سرکار سے موقوف خواہ مستعفی ہوئی مقام قیام
نواب صاحب کا باندہ مین عموماً جہہ پہانی نواب باندہ مشہور ہے اور مسکن نواب صاحب
مین اپنی گہرانی کی ماتحت حکومت عدالت سرکار ہین اگرچہ یہہ باندہ خاص کے
محلہ متعلق کی باندہ مین جا نواب صاحب کے کچہہ اراضی لاخراج علم ... ہوئی

کراوسین حکام مال او سلاقہ کی کچھہ مداخلت نہین پیشتر نوابصاحب باندی کی
سلامی پندرہ توپ کی ہوتی تہے لیکن اب مثل راجگان دتیا و جہانسی و اوچہہ
وسمتہر کے صرف گیارہ توپکی ہوتی ہے فقط

مختصر حال خاندان انوپ گر ہمت بہادر کا

ہمت بہادر سردار گوسایان بوندیل کہنڈ جنکا اصلی نام انوپ گر تہا طرف سے
علی بہادر کی تسخیر بوندیل کہنڈ مین واسطے اون کی جد امجد پیشوا کی بانی مبانی
تہی سے علی بہادر حاکم بوندیل کہنڈہ ہوگئی اور ہمت بہادر کہ اونکی دوست و مددگار
تہی اور اوس وقت مین جرنیل صاحب فوج اور اختیار قابض علاقہ قریب بیس لاکہہ
روپیہ کی آمدنی ہوگی جب کہ بموجب عہدنامہ بساین بندیل کہنڈ قبضہ سرکار گورنمنٹ
مین درآیا سرکار سی اور ہمت بہادر سے عہد وپیمان ہوا اور بغیر دینے کسی سند کے
سرکار کو امید تہے کہ اونکی اراضے بطور جاگیرداد واسطے خرچ رسالہ کی ہمیشہ رہے
گی لیکن ۱۸۰۴ء مین جبکہ ہمت بہادر نے وفات پائی سرکار نی اون جاگیرداد کو اپنی قبضہ
مین کرلیا اور متعلقان ہمت بہادر نے بی غدر دیدیا چنانچہ سرکار گورنمنٹ اونکے
بی غدر چہوڑ دینی کے حقوق اونکی واسطے بتفصیل ذیل مقرر ہوئے نرنرگر خلف
ہمت بہادر کو سرکار سی جاگیر سکندرہ ضلع کانپور ملی اور مقام نزد ملان قیامگاہ

پذیر ہوا قریب سوالاکہہ روپیہ کی آمدنی اسجاگیر کی تہی نندرگر نے ماہ جنوری
۱۸۵۸ء مین وفات پائی اور حکام وقت مال سرکاری او سعلاقہ نے جاگیر کو
ضبط کرلیا لیکن محکمہ پولٹیکل سے تا ۱۸۶۶ء یہہ امرکہ آیا جاگیر قابل ضبطی سرکار
ہی یا نہین تجویز وطی نہین پایا تہا *

واقعہ ۲۵ اگست ۱۸۶۰ عیسوی راجہ امراؤگر برادر راجہ ہمت بہادر کو واسطی دو
ہزار روپیہ ماہوار کا وثیقہ سرکار سے مقرر ہوا پہر جبکہ واقعہ ۱۱ جنوری
۱۸۶۹ء کو راجہ امراؤگر کا انتقال ہوا اونکا وثیقہ ہزار روپیہ کا بموجب لکہی نیچے
کی تقسیم ہوا

۱ نمبر	بنام راجہ ہنسراج خلف راجہ امراؤگر	۲۰۰
۲	بنام کنور جیون گر خلف ایضاً	ایضاً
۳	بنام مہتاب کنور مادر راجہ دلاور جنگ و کنور راجگر	۵۰
۴	بنام برہے کنور مادر اودم گر	ایضاً
۵	بنام بی بی مہتاب مادر گنگا بخش	ایضاً
۶	بنام جیا کنور مادر نیم راجگر	ایضاً

وثیقہ معینہ نمبر ۱ و نمبر ۲ واسطی دوام کی مقرر ہوا تھا چنانچہ جب کہ واقع
۲۰ ماہ مئی ۱۸۳۲ء میں انتقال راجہ ہنسراج گر کا ہوا وہی وثیقہ بنام راجہ گنجراج گر
خلف راجہ ہنسراج گر مقرر ہوا

کنور جیون گر نے ۱۰ اکتوبر ۱۸۴۱ء میں وفات پائی اور کنور درگا گر خلف کنور جیون گر
کو وہی وثیقہ بحال رہا پھر واقعہ ۲۴ دسمبر ۱۸۴۲ء کنور درگا گر کا بھی انتقال ہوا
اور وثیقہ بدستور کنور خوشحال گر اونکے لڑکے کی نام بحال ہوا

اور نمبر ۳ سی چھہ ہزار کے واسطی جو پنشن مقرر ہوئے تھے وہ صرف تاحیات مشیندان
مقرر ہوئی واقعہ ۲۰ مئی ۱۸۰۶ء میں پانچ لڑکوں وغیرہ راجہ امراؤ گر کے
لئے بوجہ اونکی ہونی ہیجوں وغیرہ ہمت بہادر کی وثیقہ گورنمنٹ سے
دو ہزار روپیہ ماہواری کا مقرر ہو کر موجب نوشتہ ذیل تقسیم ہوا

۱ نمبر	بنام راجہ دلاور جنگ خلف امراؤ گر	[illegible]
۲	بنام راجہ جگت بہادر خلف ایضاً	[illegible]
۳	بنام کنور راج گر خلف ایضاً	[illegible]
۴	بنام کنور ادم گر خلف ایضاً	[illegible]
۵	بنام کنور گنگا بخش خلف ایضاً	[illegible]

۶ بنام ہمیر پورے برادر زوجہ کنور راج گر خلف امراؤ گر ایضاً

۷ بنام پارجیت پورے برادر ہمیر پورے ایضاً

۸ بنام نوتن پورے برادر ایضاً ایضاً

المنبر آراجہ دلاور جنگ نے واقعہ ۶ جون ۱۸۲۰ء کو انتقال کیا اور وہی وثیقہ بنام اونکی لڑکے جد منبر گر کی بحال رہا اور جد منبر گر نے اور تین بہائیونکو جو عورت غیر منکوحہ سی تہے اپنی وثیقہ سی کچھ بطور واسطے اونکی گذران کے دیتی رہی جد منبر گر نے واقعہ ۹ ستمبر ۱۸۲۵ء کو وفات پائی اور اونکا وثیقہ پانچ سو پہتر بوانہ سکہ گور شاہی کا جسکے کلدار پانچ سو بارہ آنہ آٹہہ پائی ہوئے اون کی چار لڑکون مندرجہ ذیل پر بحصہ مساوی ایکسو انتیس روپیہ بارہ آنہ چہہ پائی کی بحال و برقرار ہوا

راجہ گلاب گر	کنور گلاب گر	کنور جینا پت گر	کنور نورتن گر

الیف راجہ جگت بہادر گر نے واقعہ ۳۰ اکتوبر ۱۸۲۹ء کو وفات پائی اور اونکا وثیقہ معلوم چہہ سو ایکاون بارہ آنہ چہہ پائی جسکے پانچ سو نواسی روپیہ آٹہہ آنہ آٹہہ پائی سکہ کلدار ہوئی بنام اونکے لڑکے کنور کشور گر کی بحال ہوا

الیف ۵ کنور گنگا بخش کا جسکے باپ کا حال دریافت ہوا تک اونکا

بقید ہونا معلوم ہوا ہے

نمبر ۲ ہمیر پوری کی واقعہ ۲ نومبر ۱۸۲۹ء کو وفات پائی اور اونکا وثیقہ ضبط ہوا مگر جب کہ اون کے بیوہ مسماۃ جڑاؤ کیطرف سے دعوی بحالی وثیقہ بنام اپنے پیش ہوا تب وثیقہ بار روپیہ ماہوار کا روز وفات ہمیر پوری سی بنام اوسکے مقرر ہوا اور بقایا اوسوقت تک کا درمیان اوسکی اور اوسکے چار لڑکیون کے منقسم ہوا ہے

نمبر ۳ و نمبر ۴ بار بچپت پوری و نون پوری کا زندہ موجود نا اوسوقت معلوم ہوا جب کا حال دریافت ہو سکا

واقعہ ۹ مئی ۱۸۰۳ء کو کنور کنجن گر منتظم کار نرندر گر خلف راجہ ہمت بہادر کو سرکار سے وثیقہ دو ہزار روپیہ ماہوار کا مقرر ہوا مگر جیا تک اونکی یہہ وثیقہ اونہیں کیبہی نہیں ملا بوجہ اسکے کہ انہون نی پناہ سرکار انگریزی بہ اقبال نہیں کیا منسوخ ہوا کنجن گر کی واقعہ ۸ اکتوبر ۱۸۰۳ء کو وفات پائی اور بلحاظ اونکی حسن خدمتی سابقہ کی حال اونکی بیوہ فاتی باج پترکی سرکار کی اونہی وثیقہ کو اونکی متعلقون بحال رکہی حسب ضمن ذیل منقسم کیا ہے

نمبر ۱ بنام کنور جگت گر چیلہ کنچن گر ساعه

نمبر ۲ بنام عاقلہ بیگم معروف چھتا بیگم زن دخولہ کنچن گر ۸اعه ۵

نمبر ۳ بنام مسماۃ تان کنور مادر کنور جگت گر عه ۵

نمبر ۴ بنام کنور کامتا گر چیلہ کنچن گر ۸اعه ۵

نمبر ۵ بنام کنور راوہو گر چیلہ ایضاً ۸ا

نمبر ۶ بنام کنور منبدر گر چیلہ ایضاً ۸ا

نمبر ۷ بنام کنور مکرند گر چیلہ رام گر چیلہ ایضاً ۸ا

میزان ۱۲

معلوم ہوا کہ ابتدا ممبران نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ و نمبر ۴ و نمبر ۵ بقید حیات تھی اور پھر جو تغیر و تبدل موقوع میں آیا ہے وہ دریافت نہیں ہو سکا

نمبر ۲ عاقلہ بیگم نے واقعہ ۱۲ جنوری ۱۸۷۲ء میں وفات پائی اور اوسکا وثیقہ ودوسو بچاس روپیہ جگت گر کو ملا کل وثیقہ جگت گر ۵۵ پچپن روپیہ ماہواری ہو گیا ہے

نمبر ۴ کامتا گر نے واقعہ ۱۲ نومبر ۱۸۸۳ کو وفات پائی اور کنور رو پی گر ... اونکا وثیقہ پاتی رہی گر واقعہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۶ء کو ... گر ...

انتقال کیا اور اونکا وثیقہ بنام اسکندر گر مقرر ہوا مگر بوجہ تکرار باہمی کی صاحب
اجنٹ بہادر نی وثیقہ کو تقسیم کر دیا اور کچہہ اوسمین سے امانت رکہا تا کہ جب اسکندر گر
بعمر بلوغ پہونچی اوسی ملے
لمبسر ماد ہو گر نے واقعہ ۲۲ جولائی ۱۸۱۲ع کو وفات پائی اور بوجہہ
نہونی وارث از قسم ذکور کی اوسکا وثیقہ تین سو روپیہ ماہوار کا ضبط سرکار
ہوا مگر جبکہ سماۃ تیج کنور بیوہ و نند کنور لڑکے ماد ہو گر کے طرف سے
دعوی پیش ہوا تب سرکار سی براہ مہربانی و نہ براہ استحقاق ڈیڑہ سو
روپیہ کا وثیقہ اونکی لئی تاحیات مقرر کیا گیا
پیشگاہ گورنمنٹ سی بحکمہ پولیٹکل واقعہ ۷ دسمبر ۱۸۱۸ع یہہ حکم عام نافذ
ہوا کہ جو وثیقہ نسلاً بعد نسلاً و بطناً بعد بطناً کی واسطے مقرر ہوا اوسکے ملنے سے
پہلے انکے بموجب الارث کیجاوین قوم گوشائیان اور اقوام ہندوستان
سے جدا گانہ ہے اور بموجب اونکے طریق کی شادی کرنا اونکی یہان ممنوع
ہی بنابران گوشائیوں کی جانشین اونکے چیلے ہوتی آتی ہین ولیکن جو کہ جب
قوم شادی کرنے لگے اسواسطے یہہ تجویز ہوئی ہی کہ بجائے وثیقہ بعد کسیکے اوسکے لڑکے
اسکے کو ہوا اور براہ مہربانی عورتونکو پرورش کی واسطے کچہہ مقرر ہو جایا کرے

تذکرہ اختتام حالات بندیلکھنڈ و آغاز واقعات جالون

ہی شائقین خیال جسقدر کہ تذکرہ حالات بندیلکھنڈ کا ہوا وہ ساتھ اسی اختصار کے جس سے
کہ قاریوں کو بقراءت و سامعین کو بسماعت حظ پیدا ہوا اور زیادہ طوالت نہ ہو
اس نظر سے منظور نہیں کہ اصحاب سیر کہیں دیکھتے دیکھتے یہہ نہ فرمانے لگیں کہ
بس لو خوب اوب اٹھے اسواسطے بیان سی تذکرہ حالات بندیلکھنڈ کا ختم
کرکے غرض شبدیز قلم کو جولانگاہ صفحہ قرطاس پر لایا حالات علاقہ جالون
معطوف کرتا ہی اور چونکہ قوم ہندوستان دیکھنے فرمائے مرہٹہ سلسلے اس علاقہ پر
تسلط حاصل کیا اور آخر وقت میں نسبت مرہٹوں اس علاقہ کی قوم مفقود ہوتے
قوم پیشتر ہوئی انکو ہندو بندوبست باقی رہنے تک قبض و دخل اسمقام کا بنام
پیشوا صاحب کے بعد انکے جس نے تجدید اور حالات کی مناسب معلوم ہوا کہ
لکھیں اس پر ایک نسب نامہ خاندان گوبند پنڈت کا ایسا لگایا گیا کہ جس سے حال معلوم
کہ پنڈت صاحب کے اولاد کی تعداد کسقدر تھی پھر اونسے نسل آگے اون کے
جاگیر کی قائم ہوئی اور زمانہ حال تک اونکے آل و عیال کیسے بڑھی اور بعد اسکے
شروع کیسے حالات [illegible] اور [illegible] بنام [illegible]
[illegible] معلوم ہوا [illegible]

[illegible]

[illegible]

لاهوری

نقشہ نسب نامہ
پنڈتان
دکھنی کا

حال علاقہ جالون

یہہ علاقہ جالون متعلق ضلع بندیل کھنڈ کے پیشتر ماتحت حکومت راجہ چھترسال کے تھا اب تذکرہ اسکا کیا جاتا ہی کہ پنڈتان پونا کو کسطرح قبضہ اسکا حاصل ہوا اور پھر انکی ریاست کو کسطرح پر زوال ہوکر عملداری سرکار کی اسملک میں کب سے اور کسطرح قایم ہوئی کیا اسملک کا حال اور اور علاقہ جات کیونکر اسمین داخل ہوئے کیا کیا چیزین اسملک میں پیدا ہوتی ہیں آدمی اسملک کے کیسے اور عملداریکا کیا طریقہ اور تحصیل کی کیا طرز اور حکام جو یہان انکے تھے وہ کسطرح اور زمان حکومت میں انکے کیا کیا باتیں عجیب و غریب باعث آرام خلایق واقع ہوئیں ملک وہ فتح ہونیکی سنہ ۱۱۴۴ کی یہہ علاقہ تحت حکومت راجہ چھترسال کے تھا سنہ مذکورہ میں نواب محمد خان بنگش حاکم فرخ آباد نے راجہ چھترسال پر یورش کی راجہ صاحب نے قلعہ جیت پور میں محصور ہوکے ایک عرصہ تک جنگ جدل کا بازار گرم رہا جسکا نتیجہ راجہ چھترسال بمقابلہ نواب بنگش کے نہ ٹھہر سکے اور راجہ صاحب نے دست مقابلہ کو دامن فتح تک پہونچنے سے کوتاہ پایا تب پناہ و مقام اپنا ملجا بھی پیشوا باجی راؤ صاحب والی دکھن کو ٹھہرا کر وکلا کو معہ درخواست استمداد خدمت میں پیشوا صاحب کے بذریعہ گوبند پنت صاحب کے بھیجا اور درخواست مدد

یہہ دوہا لکھا دوہرہ جوگت بہی گج اندر کے سوگت بیٹھی آہی مہ باجو جات
بندیل کی راکھو باجو راے پہونچتے ہی اس درخواست کی ہمت عالی پیشوا صاحب
مقتضے اسکی ہوئے کہ ایسی وقت مین آسے راجہ کی مدد کیجی اور غنیم کو شکست
فاحش دیجے الغرض پیشوا صاحب نے معہ فوج ظفر موج دو منزلہ سترہ روز
مین مقام لڑائیکو مخیم خیام کیا اور فوج نوابصاحب مقہور و مخذول
ہوئی اور راجہ صاحب نی غاشیہ اطاعت بر دوش کہینچا اب اسوقت
مین جسقدر ملک کہ بقبضہ اختیار راجہ صاحب چہتر سال کی تہا ایک
ثلث اوسکا بہ پیشکشی پیشوا صاحب قرار پایا چنانچہ حسبطور جیر ملک او فوج
مین تقسیم ہوا تفصیل اوسکی ذیل مین لکہی جاتی ہے اگرچہ تفصیل ذیل سے
حساب ثلث پورا نہین آتا ولیکن یہہ کمی بیشی کچھہ اپکے سمجھہ کی ہوگی

حصہ ثلث پیشوا صاحب

نمبر	نام پرگنہ	تعداد مواضع	جمع کمال	جمع وقت تقسیم
۱	گنار کہنوا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	اورچی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	کونچ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

حصہ ثلث ایضاً

نمبر	نام پرگنہ	تعداد مواضع	جمع کمال	جمع وقت تقسیم
۴	ایرچ	[illegible] م	[illegible]	[illegible]
۵	مہوبا	[illegible] م	[illegible]	[illegible]
۶	محمدآباد	[illegible] م	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]
۷	کالپی	[illegible] م	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۸	راٹھ	[illegible] م	یک لک [illegible]	یک لک [illegible]
۹	ہمیرپور	[illegible] م	یک لک [illegible]	[illegible]
۱۰	کوٹرا	[illegible] م	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ
۱۱	میہر	[illegible] م	[illegible]	[illegible]
۱۲	داموالی	[illegible] م	[illegible] لک [illegible]	دو لک [illegible]
۱۳	نرسنگ گڑہ	[illegible] نیم م	[illegible] لک [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۴	ومنوہ	[illegible] ونیم م	لک [illegible]	لک [illegible]
۱۵	جہارگک	[illegible] م	[illegible]	[illegible]
۱۶	کہڑونے	[illegible] م	[illegible]	[illegible]

نمبر	نام پرگنہ	تعداد مواضع	جمع کمال	جمع وقت تقسیم
۱۷	بہیرا	[illegible] م	[illegible]	[illegible]
۱۸	رانگیر	[illegible] م	دو لک [illegible]	دو لک [illegible]
		موضع [illegible]	[illegible] لکھہ	[illegible] لکھہ

بابت حصہ [illegible] شاہ خلف اکبر جہیر (?) سال

نمبر	نام پرگنہ	تعداد موضع	جمع کمل	جمع وقت تقسیم
[illegible]	محمد آباد	[illegible] م	یک لک [illegible]	یک لک [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] م	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] م	[illegible] لک	[illegible] لک
[illegible]	[illegible]	[illegible] م	[illegible] لک	[illegible] لک
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] لک	دو لک [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] م	یک لک [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] م	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] م	[illegible]	[illegible]

جمع وقت تقسیم	جمع کل	تعداد مواضع	نام پرگنہ	نمبر
[illegible]	[illegible]	[illegible]	میہر	۹
[illegible]	[illegible]	[illegible]	سواول	۱۱
[illegible]	[illegible]	[illegible]	کہرکا	۱۲
[illegible]	[illegible]	[illegible]	کالنجر	۱۳
[illegible]	[illegible]	[illegible]	جی پور	۱۴
[illegible]	[illegible]	[illegible]	بکہیل کہنڈہ	۱۵
[illegible]	[illegible]	[illegible]	چندیری	۱۶
[illegible]	[illegible]	[illegible]	گہوڑہ	۱۷
[illegible]	[illegible]	[illegible]	لوڑے	۱۸
[illegible]	[illegible]	[illegible]	داموسنی	۱۹
[illegible]	[illegible]	[illegible]	دموہ	۲۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نرسنگ گڈہ	۲۱
[illegible]	[illegible]	[illegible]	بٹہاگک	۲۲
[illegible]	[illegible]	[illegible]	بہیرا	۲۳

نمبر	نام پرگنه	تعداد مواضع	جمع کمال	جمع وقت تقسیم
٢٤	لکهروسی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٢٥	زان گیر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٢٦	گیروانه	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٢٧	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]	[illegible]

حصه جگت راج فرزند ثانی راجه چهترسال

نمبر	نام پرگنه	تعداد مواضع	جمع کمال	جمع وقت تقسیم
١	مهوبا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٢	کتهولا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٣	نیتڈواری	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٤	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٥	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جمع وقت تقسیم	جمع کمال	تعداد مواضع	نام پرگنہ	نمبر
دو لک [illegible]	[illegible] لک [illegible]	[illegible] م	راٹھ	۷
[illegible]	یک لک [illegible]	[illegible] م	کہریلا	۸
[illegible]	یک لک [illegible]	[illegible] م	سواودل	۹
[illegible]	یک لک [illegible]	[illegible] م	سومیر پور	۱۰
[illegible] لک [illegible]	[illegible] لک [illegible]	[illegible] م	جلال پور	۱۱
دو لک [illegible]	[illegible] لک [illegible]	[illegible] م	مودہا	۱۲
[illegible]	[illegible]	[illegible] م	کالنجر	۱۳
[illegible]	[illegible]	[illegible] م	جی پور	۱۴
[illegible]	[illegible]	[illegible] م	چندیری	۱۵
[illegible] لک [illegible]	یک لک [illegible]	[illegible] م	سیحرا	۱۶
یک لک [illegible]	یک لک [illegible]	[illegible] م	داموئی	۱۷
[illegible]	[illegible]	[illegible] م	تہاگڑ	۱۸
		یک موضع	رانگہر	۱۹
یک لک [illegible]	یک لک [illegible]	[illegible] م	دمٹوہ	۲۰

نمبر	نام پرگنہ	تعداد مواضع	جمع کمال	جمع وقت تقسیم
۲۱	نرسنگ گڈھ	[illegible] م	[illegible]	[illegible]
۲۲	لکھہ رونی	[illegible] م	[illegible]	[illegible]
۲۳	بھیڑا	[illegible] م	[illegible]	[illegible]
۲۴	ہنوتا	[illegible] م	[illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]	[illegible]

جب راجہ چھتر سالنی ایک حصہ ثلث پیشوا صاحب کو دیا پیشوا صاحب نی گوبند پنڈت کو اپنی طرف سی منتظم و مہتمم و مختار کار مقرر کر کی خود بدولت تشریف فرمای ملک خود ہوئی دو برس تک راجہ چھتر سال نی صرف زر نقد تحصیل ملک سی گوبند پنڈت کو دیا اور قبضہ پنڈت موصوف کا حصہ منقسمہ پر ہوا سمت ۱۷۸۳ مین بسبب تدبیر باجی کی منجملہ مقامات مفصلہ سابق راگری وسالی ورناولی سی اپنی قبضہ مین کی راجہ چھتر سالنی کہ اب ضعیف ہو چلی تھی اندیشہ آئندہ خارج از حیطہ اختیار خود تصور کر کی بموجب حصہ منقسمہ کی تین جدول بنا کر ایک پنڈت موصوف کو اور ایک اپنی لڑکو کو دین اور آپ سمت ۱۷۸۸

مین راہی عالم جاودانی ہوئی بعد وفات راجہ چہتر سال راجہ ہردی ساہ گدی
نشین ہوے انکی وقت مین ہے کچہہ نقدی ملتی ہے اور کچہہ جگہہ قبضہ مین گوبند
پنڈت کی ہوگئی سمت ۱۷۹۴ مین مہاراج ہردے ساہ جی نے ہے عالم فانی سی
کوچ کیا اور مہاراجہ سبہا سنگہ خلف ہردے ساہ جی پایہ جانشینی کا پایا
انکی وقت مین ساگر و کالپی پرگنہ جالون ہی اوسوقت مین متعلق ساگر
تہا پنڈت صاحب نے قبضہ پایا کل علاقہ قریب ۲ لکہہ کے قبضہ مین پنڈت
صاحب کے در آیا سمت ۱۸۰۲ کی سالمین موافق حکم جناب سرمنت پیشوا صاحب
کی ملک کالپی سپرد لچہمن سنگہ سردار پیشوا کی ہوا اور ساگر بدستور تحت
و تصرف پنڈت صاحب کی رہا یہہ پنڈت صاحب ریج و دام و دو تیج
چنانچہ بلوہت سے انہی سمت ۱۸۱ اسی سمت تک انتر بیدیعنی ملک میان
دواب مین مقامات اٹاوا و شکوہ آباد سے ٹہمیا تر واوڑا نارایت تک
ملک جہنسے ملک کا سوای حصہ تہے انکی فتح کرلیا سمت ۱۸۱۶ کی سالمین پیشوا
بہاو صاحب بہائی پیشوا صاحب نے عزیمت و یورش طرف دہلی کی ت کے
اور پنڈت صاحب کو حکم انصرام و انتظام رسد و سامان محاربہ و خدمات لشکر کا
تفویض کیا انکی ساتہہ جمعیت قریب ۔۔۔ سوار و پیادہ کے

ہو گئی چنانچہ اتفاق جانی پنڈت صاحب کا ملک سونی پت و پانی پت مین
ہوا اور وہان ایک موضع موسوم بہ گڑاوڑی مین سرداران پادشاہی
پہونچی اور مقابلہ ہوا آخر کار پنڈت صاحب اوسی لڑائی مین ستے پوس بدی
گیارس سمت ۱۸۱۷ مین بعمر شصت و چہار سالگی کام آئے اور بائی صاحبہ اونکی
مقام عمرگڈہ مین ستی ہوئین اور بابا صاحب بہی بعد چندی اوسی سال عمر
آخر ہوئی ادہر تو لڑائی تمام ہوئی اور ادہر حکومت پیشوا مین ان
اطراف مین ضعف آگیا پنڈت صاحب کی دو بیٹے بالاجی بابا صاحب
اور چہوٹی گنگادہر بابا صاحب تہی چنانچہ برادر اکبر گدی نشین ہوکر برادر
اصغر مختار و کار پرداز ہوئے انہون نی پہر فوج کو آراستہ کرکی انتظام ساگر
و کالپی دونونکا بخوبی کیا لیکن انکے عہد مین اکثر مقامات میان نواب
کی قبضہ سی جاتے رہی سمت ۱۸۱۹ مین لشکر ظفر پیکر پیشوای بسرکردگی بیساجی
کرشن واسطے مہم روہیل کہنڈ کی مامور ہوا اور ہردو سرداران یعنی مہاجی
صاحب ہلکر و سندیہ ہمراہ اونکی مامور ہوئی کہ اونہون نے ملک بائی جانب
روہیل کہنڈ کو فتح کیا اور عنایات سی دربار پیشوا کو ترقی ہوئی سمت ۱۸۲۱
کی سال مین مظفر خبر رجوع ہوئے سرکار پیشوا سی صوبہ کالپی تفویض بالاجی و گنگادہر بابا

ہوا چنانچہ اونہون نے بیاجی گوبند اپنی بہنوئی کو بانتظام ملک ساگر
اور ساگر کی خود بغرض بندوبست صوبہ مذکورہ و اطراف آنزوجمن
آئی بیاجی مرد شجاع تھا اوسنے آنزوجی و نیز دوسری دریا باطراف
جنوب چوراگڈھ و سری نگر اور بہری اور گو یرگانو و جبل پور وغیرہ
مقامات جیسی ہیں لکھہ راجہ نرہرشاہ گورونڈ والی سے یعنے گڈھا منڈلا سے
بزور شمشیر لیلیا سمت ۱۸۱۲ تک مقامات مذکورہ ماتحت حکومت پنڈتان کے رہے
و ساگر کی رہے سمت ۱۸۱۵ کی سالمین دیوان ابو بھمن راو جنکی لڑکی اب بیا دسوا
سابق کا مدار ریاست مقام جالون مین بقید حیات و متصف باکثر صفات موجود
ہین مدار المہام ہوئے اور سمت ۱۸۲۲ کی سالمین فوج نواب وزیر اودہ میان دواب
مین آ پہونچی اور دو تین برس تک نائرہ جدال و قتال اسطرحپر مشتعل رہا کہ اکثر ملک
دوآبہ اسطرف کا ویران و بیچراغ ہوگیا آخرش بذریعہ التماس عملیجات انفصال طلب
نواب اودہ میان سرکارین معاملہ اسطرحپر طی پایا کہ علاقہ آنزوجمن تحت حکومت
نواب وا سطرف جمن کے عملداری پنڈت صاحب قایم رہی اسطرحپر سمت ۱۸۳۲
مین اٹاوہ وغیرہ حکومت پنڈت صاحب سے جاتا رہا اب یہانسے آغاز
زوال قیام کہا جاتا ہے یعنی سال سمت ۱۸۳۶ مین بیاجی گوبند گوسائین گنگا گر دار

فوج سے اونکا ناموافقت پیدا ہوئی کہ گوسائین نے تقاضا ہی کو سکے اپنی آقا کو
قتل کیا تب بالاجی باپانی اپنی لڑکے رگھناتھہ راؤ کو معہ دیوان بابو پچھم راؤ
کالہار و مورا جی پشناتہ سردار اعظم کی سمت ساگر کی بہیجا کہ اونہوں نے
گوسائین سے علاقہ کو بحکومت خود لاکر انتظام گڈھا منڈلا کا بخوبی کیا و جبکہ بسال
سمت ۱۸۰۹ میان پیشوا صاحب و نظام الملک والی حیدرآباد کی جنگ و جدل بمقام
کہروا ہوئے اور مہاراجہ سیکہوجی گہوسلا ناگپور والے کی انجام پر فتح
پائی اوس وقت مین حسب درخواست مہاراج گہوسلا سال سمت ۱۸۰۵ مین گڈھا
اونکو عنایت ہوا سمت ۱۸۱۵ مین بالاجی صاحب بعمر شصت و شش سال بمقام کالپی
راہی عالم جاودانی ہوئی اور بائی صاحبہ اونکے ستی ہوئین اور بابا صاحب رگھناتھہ
لڑکی بالاجی بابا صاحب مرحوم کی مقام ساگر سی بمقام کالپی پہونچکر جانشین
ہوئی اور انتظام کل علاقہ ساگر کا تفویض دیوان پچھم راؤ کی ہوا واقعہ پوس سمت
چیتھہ سمت ۱۸ گنگادھر بابا پلوہ بالاجی باپانی نے بعمر شصت و دو سال بمقام
اوریچہ خیت سفر کا اس سرای فانی سے بعالم جاودانی باندھا اور بابا صاحب
گوبندراؤ خلف مہر بااتفاق گنگا رگھناتھہ راؤ کی منتظم علاقہ ہوئی سمت ۱۸۲۵ مین بابا صاحب
نی ناتمک راؤ کو سے انتظام علاقہ ساگر کی اور گڈھ کی پچھم راؤ کو عطا کیا

کوئی معاملہ عجیب و حادثہ غریب بعہد رگھناتھ راو صاحب کے بظہور نہ آیا اور ۱۸۵۹ع
مین آپا صاحب نے بھی بمقام کالپی بعمر چہل و دو ۴۲ سالکی اسدار ناپائدار سے رحلت
فرمائی اور بابا صاحب نے حکومت پائی سال سمت ۱۹۱۶ مین میان نواب شمشیر بہادر
باندہ والیان سرکار کمپنی کی لڑائی واقع ہوئی اور جب نواب صاحب بہوجب
پنڈت وغیرہ سرداران اوقت باعانت نواب صاحب بابا صاحب نے بھیجی چونکہ بل
پہونچی فوج اس سرکار کی وہان نواب صاحب کو شکست نصیب ہوئی لہذا فوج تو واپس آئی
مگر فیمابین سرکار انگریزی و بابا صاحب کے خلاف واقع ہوا اور گیسا بائی
صاحبہ زوجہ آپا صاحب مرحوم سمت ساگر روانہ ہوئین و بتوسط آنا ذکراو کو
والی واننا بہاسکر اووہ گانون والے برادران یک جدی رئیس و دیوان بابو جھمن راؤ
کی رابطہ اتحاد میان اکرنیل مستر جان ہیلے صاحب بہادر و تاتا گوبند راو کی متوسط و
مربوط ہوکر سال سمت ۱۹۱۶ مین بمقام کوٹرہ دونو صاحبون سی ملاقات ہوئے
اور واقعہ ۲۲ اکتوبر ۱۸۶۰ مطابق کنوار بدی گیارس سمت ۱۹۱۷ درمیان سرکارین
کی عہدنامہ حسب ہدایت و اجازت رکما بائی صاحبہ کی قرار پایا اور صاحب
موصوف نے تعلقہ کالپی کو پسند فرمایا چنانچہ بمبادلہ تعلقہ کالپی مقامات سیدنگر
کوٹرہ وغیرہ سرکار کمپنی سے تاتا صاحب کو ملے اور کالپی بابت حکومت سرکار

قایم ہوئی +

اول عہدنامہ

عہدنامہ منعقد فیما بین ناناگوبندراو پنڈت از برای
خود واولاد خود نسلاً بعد نسل وکپتان جان بیلی جناب بہادر
کہ از پیشگاہ نواب مستطاب معلی القاب اشرف الامراء
مستر جارج ہنرو بارلو بارنٹ گورنر جنرل بہادر دام اقبالہم
جہت نظم ونسق مہمات ملک مع ذیل کہنڈ مامور ومختار اند
از برای سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر بتحریر بتاریخ بیست و ششم
اکتوبر سنہ ۱۸۰۶ عیسوی

از آنجا کہ بموجب عہدنامہ مقام باندہ بسا این ملکی ور سا و توراولبار کہ پیشتر متصرف
سرمنت پنڈت پردان سوائی باجی راو پیشوا بہادر بود بسرکار دولتمدار
کمپنی انگریز بہادر مفوض گردید و من بعد بموجب اقرار فیما بین ہر دو سرکار
ملک مذکور بسرکار پیشوا بہادر مسترد گردیدہ بعوض آن ملک و بعضی وجوہ
دیگر کہ در قرارداد مذکور مندرج است ملک ذیل کہنڈ بقدر جمع مبلغ ۲۴۶ [illegible]
[illegible] سرکار پیشوا بہادر [illegible] دوام [illegible]

دولتمدار کمپنی انگریز بهادر مفوض گردیده ضمیمه ملک محروسه گشت و جهت بندوبست
ملک مذکور و تنبیه مفسدان آن ملک افواج ظفر امواج انگریزی وارد گشت
و چون نانا گوبندراو تا چندی قصد معارضه با افواج ظفر امواج نمودند لهذا
بعضی مکانات و قلعجات واقعه ملک بندیل کهند که پیشتر بتصرف نانا صاحب موصوف
بود در تصرف اهالی سرکار دولتمدار درآمد و چون بعد تسخیر مکانات و قلعجات
مسطور نانا صاحب موصوف سالک مسالک دوستی و خیرخواهی گردیده بالویه
ظفر طراز عساکر فیروزی ماثر استظلال نموده ازان باز الی الان در جمیع لوازم
اتحاد و یکجهتی بجان و دل کوشیده دقیقه از دقایق حسن عقیدت و خلوص
و رسوخ نامرعی نگذاشتند بنا بر علی ذلک در سال اول علاقه اوری و محمدآباد
بایشان مفوض گردیده و در سال دوم پرگنه مهوبا نیز مرحمت شد و از پیشگاه
اهالی سرکار دولتمدار وعده عطای عیوض کالپی نیز بعمل آمده بود درین ایام
حکم قضا شیم حضور پرنور در باب ایفای وعده مذکوره شرف نفاذ یافت بنا
علی ذلک و بنظر اطمینان و دلجمعی نانا صاحب موصوف در باب تصرف
محالات قدیمه انچه بالفعل بعیوض کالپی از پیشگاه سرکار دولتمدار مرحمت شد
و هم جهت استحکام مدارج اطاعت و حسن عقیدت ایشان نسبت بسرکار دولتمدار منافات

دفعات مفصله ذیل قرار یافته که نسلاً بعد نسل برقرار باشد ٭

دفعه اول چون نانا صاحب بصدق عقیدت و خلوص رسوخ در دوستی و خیرخواهی سرکار دولتمدار مصروف هستند درینصورت گاهی هیچ وجه مرتکب فساد و هنگامه در ملک سرکار دولتمدار یا در ملک رئیسی و سرداری که با سرکار دولتمدار متحد و یکجهت باشد نخواهد شد و در وقتی از اوقات امداد و اعانت و حفاظت مفسدان و معاندان متحدان سرکار نخواهند نمود ٭

دفعه دوم ۲ نانا گوبند راو دست بردار میشوند از برای خود و اولاد و خلفاء خود نسلاً بعد نسل و حواله میکنند بسرکار دولتمدار انگریز بهادر قلعه و شهر ضلع کالپی بر سبیل دوام و استمرار و مواضع مفصله ذیل فرد علیحده از رایپور واقع سمت شمال از کالپی تا [illegible] بر کنار دریای جمن معه جمیع حقوق و دعاوی که ایشان او بزرگان ایشان را در ضلع و مواضع مذکوره بوقتی از اوقات بوده باشد ٭

دفعه سیوم ۳ اگر کسی از رعایای سرکار دولتمدار مرتکب گناهی یا تقصیری شده فرار نموده در ملک مقبوضه ایشان در آید او را دستگیر کرده حواله لازمان سرکار دولتمدار خواهند نمود بمجرد درخواست کارگزاران سرکار دولتمدار ٭

دفعه چهارم چون از راه مزید لطف و مرحمت حالات [illegible] معطل

فرد علیحده از پیشگاه اعالی سرکار دولتمدار عیوض کالپی بر نانا صاحب عنایت شده

وبعضی از محالات مذکوره حایل هستند درمیان ملک سرکار که واقع است

بسمت شرقی رود بیتونتی و پرگنه کونچ که واقع است بر سرحد شمالی و غربی

ودر انجا قیام عاملان سرکار و آمد و رفت افواج واجب ولازم است

لهذا نانا صاحب موصوف تعهد میکنند که امداد و اعانت اهلکاران سرکار و بهم انجام

ضرورت یا فوج از قسم رسد غله و هیمه وکاه وراه بر وغیره بهر وقت خواهند

نمود تا ہرج در آمد و رفت مترددین و تصدیعی بر دم فوج نبوده باشد

دفعه پنجم چون ریاست و حکومت نانا صاحب در جمیع ملک مقبوضه

خود و بخشیده سرکار دولتمدار مستقل و بلا قید است لهذا استحقاق اوشان با انجام

و اعانت و حفاظت اعالی سرکار دولتمدار از دشمنان اندرونی و بیرونی بجمیع وجوه ساقط

است و علی هذا القیاس دست بردار میشوند اعالی سرکار دولتمدار از جمیع حقوق

ودعاوی بر نانا صاحب و ملک مقبوضه ایشان بجز قراریکه درین عهدنامه مندرج است

دفعه ششم اگر کسی از برادران و اقربای نانا صاحب را با خصوصیت نانا صاحب نقشی

شکایت گونه بحضور ظاهر نماید پذیرا نگردیده اورا اصلا بحضور خود دخل نخواهند

داد اگر نالشی و قرضخواه نانا صاحب و نوکران متوسلان نانا صاحب [illegible]

نمانند و نیز از رعایای مکانات متعلقه ناناصاحب بدعوی کسی وجوه استغاثه کند انفصال دعاوی مذکوره برای ناناصاحب گذاشته خواهد شد

دفعه هفتم چون سیوم حصه از کانهای الماس علاقه پرنا وغیره از قدیم الایام از طرف سرمنت پیشوا بهادر به ناناصاحب مفوض گردیده بود و تا آخر عهد حکومت نواب علی بهادر مرحوم ناناصاحب بر حصه مذکوره قابض و متصرف بودند لهذا قرار یافته که اگر احیاناً جزوی از کانهای مذکوره در تصرف سرکار دولتمدار بیاید از حصه مقبوضه ناناصاحب موصوف هیچگونه تعرض و مزاحمت نخواهد شد و اهالی سرکار دولتمدار دست بردار میشوند از هرگونه حقوق و دعاوی حصه ناناصاحب موصوف در کانهای مذکوره

دفعه هشتم حویلی ها و باغات مملوکه ناناصاحب و بزرگان و متوسلان ایشان که در قصبه بتهور میان و آب برلب دریای گنگ و شهر بنارس و در قصبه کالپی و رامپور وغیره دیهات مقبوضه سرکار دولتمدار واقع است بطور قدیم در ملکیت ناناصاحب و متوسلان ایشان بحال و برقرار خواهند ماند +

دفعه نهم ملکی و حقی در ضلع بندیل کهند معه ساگر که بالفعل در تصرف ناناصاحب است از روی عهدنامه در عوض کالپی ایشان مفوض گردیده بری متعلقه

از ہر گونہ حق و دعاوی و مطالبہ دران از طرف سرکار دولتدار و اہالے

سرکار موصوف تعہد میکنند کہ گاہی از نانا صاحب و اولاد و احفاد نانا صاحب

نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن در قبض و تصرف شان بر محالات و حقوق

مذکورہ تعرض و مزاحمت نخواہند کرد ❊

دفعہ دہم چون این عہد نامہ متضمن دہ دفعہ بتاریخ ہذا در مقام

باندافیا بین کپتان جان بیلے صاحب بہادر اجینٹ گورنر جنرل و بہاسکر راو

انا پنڈت و کرشن راو پنڈت وکلای بااعتماد نانا صاحب منعقد گردیدہ

لہذا یک نقل آن بزبان انگریزے و فارسی و ہندی بمہر و دستخط کپتان

صاحب ممدوح بوکلاے مسطور سپرد نمودہ شد و نقل دیگر بمہر و دستخط نانا صاحب

موصوف و بمہر و دستخط خود ہا وکلای مذکور تفویض صاحب ممدوح نمودند و صاحب

ممدوح تعہد کردہ اند کہ بلاتوقف نقل صحیح معتبر عہدنامہ ہذا مزین بمہر و دستخط

نواب مستطاب معلے القاب اشرف الامرا گورنر جنرل بہادر طلبیدہ سپرد وکلاے

مذکور نمایند بعد ازان عہدنامہ ہذا را بارلیس نخواہند گرفت مرقوم بست و سیوم ماہ

اکتوبر سنہ ۱۸۰۲ عیسوی مطابق دہم شہر شعبان سنہ ۱۲۱۷ ہجرے کنوار سدی

ایکادشے سمت ۱۸۶۰ مقام مذکور

زبدۂ نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور
بادشاہ کیوان بارگاہ انگلستان اشرف الاشراف مارکوئیس آف
ہیسٹنگس گورنر جنرل بہادر سنہ ۱۸۱۸ عیسوی ناظم ممالک محروسہ سرکار کمپنی
انگریز بہادر و امیر اعظم عساکر بادشاہی و سرکار کمپنی متعلقہ کشور ہند سنہ ۱۲۳۳ ہجری

اسیوقت سی نانا صاحب نے جالون کو مقام قیام دار الحکومت پسند فرماکر
طرح اقامت کی ڈالی اوسی سال مین فوج دولت راو سندھیہ کی مقام ساگر مین تعینات تھی
اور اس فوج کشی سے آبادی و انتظام علاقہ مین خلل عظیم واقع ہوا انا دنکر راو
گورسرا والی کہ پاس لکھا بائی صاحبہ کے مقام ساگر مین موجود تھے اونسے اور اہلکاران
دولت راو سندھیہ سے معاملہ ہوا تا الیان سندھیہ نے عیوض معاملہ مقررہ کے
دنکر راو کو کہ براور زبر دستی تھے بطور اول کی کہا آخرش نانا صاحب نے بیس وقت
نی پینتالیس ۴۵ ہزار زر معہودہ بھیجکر انا صاحب کو طلب کر لیا سنہ ۱۸ مین دیوان
باپو بچھمن راو کا انتقال ہوا اور نانا راو بہاسکر راو جنکے لڑکی کا شتی ناتھ راو
تھوڑا عرصہ ہوا کہ مقام جالون مین موجود تھے اور حال ہی مین اونھون نے بھی قضا کی

کا مدار مقرر ہوئی سال سمت [illegible] مین جب کہ جناب لارڈ میو صاحب بہادر رونق
افروز گوالیار ہوئی تب بتوسط مسٹر واکب صاحب اجنٹ گورنر جنرل بہادر
ممالک بندیل کھنڈ کی واقع ۱۲ ماہ جون سنہ ۱۸۶۹ع مطابق اساڑھ بدی چودس
سمت مذکور عہدنامہ فیمابین نانا صاحب و سرکار دولتمدار معرفت بلونت راو
وکیل معہود ہوا اور سرکار سے ارشاد ہوا کہ طرف ریاست بھی جو کہ سوار خدمت
مین پیشوا صاحب کے معمول تھے تھی سو بعوض اوسکے تعلقہ کھریا وغیرہ جمعی
دو لکھہ پچاس ہزار روپیہ کا طلب فرمایا کہ رئیس نے قبول و منظور کیا کہ عہدنامہ
سابق بقید شرائط قیام نسلاً بعد نسلٍ تھا اور عہدنامہ حالیہ مین باضافہ قیام
وارثان و جانشینان کی مراتب معہود ہوئے +

دوم عہدنامہ

عہدنامہ کہ فیمابین سرکار ابد پایدار انگریز بہادر
[illegible] گوبند راو [illegible] توثیق یافتہ [illegible] ازرو
عہدنامہ کہ فیمابین سرکار دولتمدار انگریز بہادر
و سرکار شریمنت پیشوا صاحب بتاریخ سیزدہم ماہ جون
سنہ ۱۸۱۷ عیسوی مطابق چہاردہم ماہ [illegible] سمت ۱۸۷۴ توثیق یافتہ

حقوق ریاست پیشوا صاحب که بر ناناگوبندراو و بر اراضی مقبوضه و متصرفه

حال او موصوف بود به سرکار انگریز بهادر مفوض و متعلق گردیده چون سرکار

دولتمدار موصوف بلحاظ نسبت بعضی مراتب از طلب پیشکش و حاضری افواج که از

روی عهدنامه مذکور بر ناناگوبندراو حاصل کرده اند دست بردار گردیده اند

و ناناگوبندراو موصوف را مالک بالاستقلال اراضی که فی الحال در قبض و تصرف

موصی الیه است قایم و برقرار گردانیده اند لهذا بر طبق آن دفعات چند ذیل

باستقرار ضوابط غیر حسن انضباط یافته

دفعه اول جمیع دفعات عهدنامه که ناناگوبندراو بذریعه کرنیل

جان بیلی صاحب مختار طرف سرکار انگریز بهادر مورخه بست و سیوم ۲۳

ماه اکتوبر ۱۸۰۶ع مطابق دهم شعبان ۱۲۲۱ هجری موافق یازدهم ۱۱

ماه کنوار سمبت ۱۸۶۳ مقرر و متعلق شده بود و سوای آنکه تبدیل کرده در آن تغییر و تبدیل

شده بود از آن دو اشتعهد نامه بعمل آمده است بدستور بحال و قایم خواهد بود

دفعه دوم سرکار دولتمدار انگریز بهادر از حقوق خود بابت پیشکش و

حاضری افواج از ناناگوبندراو و وارثان و جانشینان او مذکور برای دوام

دست بردار میشود و علاوه برین سرکار دولتمدار موصوف برای اقبال بخشیده

که ناناگوبند راو و وارثان و جانشینان راو مشار الیه را نسلاً بعد نسلاً مالکان
بالارث بابت اراضی مقبوضه حال دانسته بحال و قایم خواهد داشت ۴

دفعهٔ سیوم سرکار دولتمدار انگریز بهادر اقرار مینمایند که اراضی مذکور متعلقه
ناناگوبند راو را از تعدی و تطاول روسای بیرونی حمایت کنند لهذا فیما بین سرکار
دولتمدار انگریز بهادر و ناناگوبند راو بالخصوص قول و اقرار موثق
شد که هرگاه راو موصوف را جای اندیشه اینمعنی گردد که کسی دیگر خواه نسبت
امری منازعه یا سببی دیگر اراده یورش بر ملک شان میدارد احوال آن
بسرکار دولتمدار انگریز بهادر اطلاع خواهند داد و آنوقت اولیای سرکار موصوف
در میان آمده به انفصال آن خواهند پرداخت و ناناگوبند راو از طرف حق
بینی و انصاف پروری اولیای سرکار دولتمدار انگریز بهادر من کل الوجوه
مطمئن بوده اقرار مینمایند که فیصله سرکار موصوف لابد البته قبول و منظور
خواهند داشت و در صورتیکه طرف ثانی با وجود اقبال نمودن ناناگوبند راو
فیصله سرکار اراده یورش نسبت به او نموده بذریعه تفهیم و نوشتجات
اولیای سرکار انگریز بهادر کماحقه عمل نخواهند آورد و اگر سعی و کوشش
اولیای سرکار دولتمدار انگریز بهادر بی ثمر رفته گردد و در صورت جهت حفاظت و

حمایت ملک نانا گوبند راو و تدابیری که مناسب وقت خواهد بود از طرف
اهالی سرکار موصوف بعمل خواهد آمد ـ

دفعه چهارم نانا گوبند راو بسرکار دولتمدار انگریز بهادر بدین وجه
اقرار می‌نماید که تمام اراضی علاقه کند بیهه متعلقه پرگنه مهوبا که ملک سرکار
انگریز بهادر در محیط اراضی مذکور است و نیز دیگر چند موضع بر کنار دریای
جمن متعلقه پرگنه جورکهی که به اراضی پرگنجات بیدکیهه و رایپور متعلق
بسرکار کمپنی مشمول است مع مال و سایر پادارکهه و هر قسم اراضی معافی
مطابق فهرست مندرجه ذیل عهدنامه بسبیل دوام در سرکار موصوف
تفویض نمایم لهذا نانا گوبند راو اعتراف می‌نماید که اراضی مذکوره بکار پردازان
سرکار دولتمدار انگریز بهادر فی الفور بموجب طلب حواله و سپرد کنم لیکن بنظر
نفع بعضی رعایای بر نانا گوبند راو که جمعیت آن اراضی مذکور گرفته‌اند
است سرکار انگریز بهادر اقرار می‌نماید که تحصیل اراضی مذکوره بعد وضع اخراجات
تحصیل لغایت آخر ماه اساڑه آینده مطابق ماه جولای ۱۸۱۹ سنه ۶ نقدیه نانا گوبند راو
داده خواهد شد و حاصلات سال حال و باقیات دو برین تعلقات بی کم بموجب [illegible]
بسرکار دولت انگریز بهادر رجوع [illegible]

نیز کارپردازان سرکار موصوف متعلقه مال تحصیل کرده به تانا گوبند راو

خواهند داد و بس

دفعه پنجم اگر احیاناً تانا گوبند راو به کسی از ایلچیان و رعایای سرکار متعلقه

متوسل سرکار دولتمدار انگریز بهادر باشند چیزی دعوی یا شکایت داشته

باشند راو موصوف اقرار مینماید که آن را بتاسی و انفصال اهالی سرکار دولتمدار

انگریز بهادر رجوع خواهند نمود و بر وفق فیصله اهالی موصوف عمل خواهند

آورد و گاهی هیچ نوعی حرکت بیجا بکسی از آنها نخواهند نمود و جهت حصول

دعوی خود یا دادطلبی که شکایت آن نماید هیچ تعین نخواهند ساخت

دفعه ششم تانا گوبند راو اقرار مینماید که از جمیع سلاطین و نوابان نامدار

یا سرداران بیرونی بدون اطلاع و اجازت سرکار دولتمدار انگریز بهادر

[illegible]

دفعه هفتم بمنظور استقرار و انفصال قضایای سرحدی فیما بین رعایای تانا گوبند

و رعایای سرکار دولتمدار انگریز بهادر و بنابر رفع وقوع توقف و ناحق

کرده رجوع [illegible] عهدنامه [illegible] تانا گوبند راو [illegible] خواهند [illegible]

راو موصوف اقرار مینماید که جمیع عاملان و کارگزاران خود متعلقه سرحد [illegible]

انگریز بهادر تاکید کنند که هیچ کسی که با نهان از صاحب مختار کار سرکار دولتمدار

انگریز بهادر برای رجوع و حاضر گردانیدن آسامیان و گواهان یا بنا بر کاری

دیگر متعلق تحقیقات قضایای حدود رسد بغیر انتظار دریافت جواب او

موصوف فی الفور بتقدیم رسانند سوای آن ناناگوبند راو اقرار مینمایند که جمیع

نوشتجات صاحب مختار کار موصوف بمقدمه سزای هیچ کدام از رعایای

خود که بحضور صاحب مختار کار تعذ الیه از هیچ کدام ظلم و تعدی نسبت

برعایای سرکار دولتمدار انگریز بهادر بجرم ثابت شوند قرار واقعی

متوجه شده سزای لایق جرم بعمل آرند و بلحاظ مرتب انقطاع قضایای سرحد جدید

که درمیان اراضی مقبوضه حال ناناگوبند راو و اراضی که بان ملحق است

ناناگوبند راو اقرار میکنند که قبض و تصرف بکسی که حین تحریر عهدنامه بوده باشد

برهان قرار و بنیاد تمامی قضایا که من بعد بابت حدود مذکور پیدا شود منفصل

خواهد یافت و دعویهای ماضیه بر قبضه سابق از رعایای جانبین مسموع نخواهد

نخواهد شد

وقعه ششم سرکار دولتمدار انگریز بهادر برذمهٔ خود قرار میکنند که هیچ

[illegible]

وحقوق ناناگوبند راو متعلقه ملک اگر تبعیض نمایند بلکه سرکار انگریز بهادر
جهت تعیین بندوبستی مناسب مراتب تفضلات بمد نظر رفع اختلاف فیما بین
ناناگوبند راو و مختار سرکار دریغ نخواهند فرمود

دفعه نهم هرگاه اهالی سرکار انگریز بهادر را فرستادن فوج انگریزی
از علاقه ناناگوبند راو یا جهت اقامت در ملک شان ضرور افتد اهالی موصوف
را در آن اختیار خواهد بود راو موصوف آنرا قبول خواهند داشت و صاحب
گروه فوج انگریزی که از ملک راو مذکور عبور نمایند یا در میان آن اقامت
ورزند در امور ریاست راو موصوف مجوز نوعی مداخلت نخواهند شد و هرچه
اسباب که اختیار رسد از قبیل غله وغیره جهت مصارف فوج سرکار انگریز بهادر
در ایام بودن آنها در ملک راو مذکور مطلوب خواهد بود کارپردازان و رعایا راو موصوف
را بلا عذر بهم رسانیدن و قیمت آن بموجب نرخ بازار گرفته خواهد شد +

دفعه دهم این عهدنامه مشتمل بر ده دفعه فیما بین سرکار دولتمدار انگریز
بهادر و ناناگوبند راو بمعرفت مستر جان واکب صاحب بهادر مختار کار از روی
اختیاراتی که از طرف حضور نواب مستطاب معلی القاب جنرل الاشراف مارکوئیس
هستنگز گورنر جنرل بهادر دام حشمتهم حاصل دارند و آنها بوساطت وکیل طرف ناناگوبند

واقع بودی اختیاری که از او صاحب موصوف وا بندوبست تفویض یا
مستر جان واکب صاحب بهادر وکیل مذکور بود و قطعه عهدنامه بعبارت
انگریزی و فارسی و هندی دستخط مهر خود نموده یکی از آن بوی بعد دستخط
شدن به مهر و دستخط نواب معلی القاب مارکویس آف هیستنگس گورنر جنرل
بهادر نسبت با تمامیت آن وکیل مرقوم سپرده خواهد شد و وکیل مذکور
اقرار می‌نماید که دستخط و مهر نانا گوبند راو بر دیگر مرتب کنانیده همان وقت
بمستر جان واکب صاحب بهادر تفویض خواهد نمود در مقام جالون عهدنامه
بدستخط و مهر مرتب گردیده مبادله شد فی التاریخ غره ماه نومبر سنه ۱۸۱۷ عیسوی
مطابق نهم ماه کاتک سنه ۱۸۷۴ سمت موافق بستم شهر ذی الحجه سنه ۱۲۳۲ هجری

فهرست چهل و چهار مواضع مشمول علاقه کدبه و چند مواضع واقع به ساحل جمنا
متعلقه پرگنه چورکهی معه پوره کلپی که سرکار دولتمدار انگریز بهادر به نانا گوبند
بموجب دفعه چهارم این عهدنامه تفویض ساختند

کنہدہیہ	ربوئے	چانڈی بزرگ
برسیئے	جروے	کہیرار
اچہرونڈ	بجگا	کپا
ہریوے	فتح پور	رتوا
اچوے	ریون	اکہنی
بہمی	اکہار	پچمرکٹہا
کہرا	جہرکا	پچہرا
کرار	کنجوا	کودسہ
موی	کہجا	سوٹھی
کموکہر	سرسے کلان	اوجرہٹا
سرسے خورد	اکونا	ادہاری پورا
بہمانے	کوسیاری	تندوے
جسکور معافی	کورہا	کہروئی
نور پور	کہریا	کہبرا

کلگاما	سرولی	ر

دیہات متعلقہ پرگنہ چورکہی برکنارہ دریاے جمن

جرارو	مان پور	لوہی
نگری	ر	ر

اس اثنا میں طرف ساگر کی قوم پنڈاروں نے شورش آغاز کی اور سرکار سے
تاکید واسطے انسداد شورش باغیان کی ہوئی جبکہ ستارہ اقبال کو زوال
تہا ہونا انتظام کا فوج رئیس سے محال نظر آگیا چنانچہ ملک اس اطراف کا بار قرار
واپسی بعد بندوبست تفویض سرکار دولتمدار ہوا جب ملک مذکور تحت حکومت
سرکار ہوا تب صلح دریافت پیداوار بنا یک راو کا مدار سی منجملہ آمدنی
٢٢٩٦۴٠
علاقہ بعد وضع تین لاکہہ انتیس ہزار چہ سو چالیس روپیہ مصارف علاقہ دو لکہہ
پچاس ہزار روپیہ واسطے خرچ سبرمنیث رکہا بائی صاحبہ باوجود نادر حاجت اہلکاران
١١٨٣٥٠
ریاست کی تجویز ہوئے بائی کے لکہہ اٹہارہ ہزار تین سو پچاس روپیہ حق [illegible]
تا عین حیات تجویز ہوا اور نسبت [illegible] ہوا کہ جس اہلکار کی [illegible] مقرر ہوا

بعد وفات الکار وہ بہی نانا صاحب کو ملیگا اور موضع مسمر یا علاقہ جالون
کہ نذرانہ بائیصاحبہ مین تہا وہ بدستور رہا اسوقت تک علاقہ جالون و
ساگر مین بوجہہ اسکے کہ رئیس یورچہوٹی بائیصاحبہ کی سے تہے علیحدہ گی نہ تہے
واقعہ کنوار سدی تیرس سمت ۱۸۷۹ نانا صاحب نے بمقام جالون بعمر سی و نہہ
سالکی انتقال فرمایا اور بجای اونکی بابا بالاراو صاحب خلف نابالغ رئیس
مرحوم جانشین ہوئے صاحب ایجنٹ بہادر نی بعد وفات رئیس مراسلہ
متضمن مراتب تعزیت وہم پرورش و پرداخت رئیس نابالغ موسومہ
انناڈ نکرراو صاحب رئیس گورسرای کی کہ ارکان رئیس وقت سے
تہی مرحوم کرکی کارندے ناروبہاسکر کو تابلوغ رئیس منظور فرمایا سال
سمت ۱۸۸۵ مین بالاراو صاحب رئیس نے ہنگام بلوغ بہاو لسبواس راو خلف
بچہمن راو جنکا ذکر اوپر آیا ہے کا ... بعد چندی پہر ناروبہاسکر کو بدستور مامور
کیا سال سمت ۱۸۸۸ مین بالاراو کو کچہہ عارضہ دامنگیر ہوا اور اب اسوقت مین اونہون
نی باستصلاح ناروبہاسکر کہتی ہین کہ تجویز متبنے لڑکی کی بہسرار رئیس گورسرای
سی فرمائے بلکہ اسی لڑکو ہے مقام گورسرای مین آئے اور بعد تجویز متبنے گئے
لڑکون رئیس ہے بمقام جالون واپس گئے اور عارضہ مین فوت کر گئے

اور پچھمن بائیصاحبہ اہلیہ بابا صاحب نی جنسہ تجویز متبنگی کی خاندان
گور سرای سی سنکر درخواست متبنگی اپنی بہائی کی شوہری دلجوئی سی کے
کرا و نہون نی بپاس زوجہ منظور فرمایا اس اثنا مین متے پوس سدی
گیارس سمت مذکور کو بالا راو صاحب بعمر بست و دو سالہ اس جہان سے گذری
و ستر انجلی صاحب بہادر بمقام جالون تشریف لائی اور بائیصاحبہ سے
فرمایا کہ آپ تجویز گدی نشینی واسطی گوبند راو صاحب بہائی اپنی
کی فرماتی ہین اسمین باعث ناراضگی برادران یک جدی کا ہوگا چاہئی کہ برادران
ریاست سی نوشتہ حاصل کیجئی چنانچہ سب برادران نی اختیار بائی صاحبہ کا
اسطرح پر کہ جسکو چاہین گدی نشین کرین ظاہر کیا الغرض گوبند راو دو برس نا
بالغ بائیصاحبہ گدی نشین ہوئی اب دیکھئی کہ زمانہ کیونکر پلٹا کہاتا ہے
اور دیکھئی کیا انداز چلا آتا واہ ری نیرنگی چرخ غنچہ باز سمت ۱۸۹۰ مین بسبب
خشک سالی الغرض گذارہ بائیصاحبہ و رئیس حال و دونو معہ کنبہ کی بمحنت مین
بہاو لیسواس راجو کا نزار و جانب دار بائیصاحبہ کے تہی و سکہارام بہاو رام چند
باجی گنا مشتبہ [illegible] رئیس حال [illegible] باجمیع عزیزان [illegible] چنانچہ
[illegible] مرتبہ صاحب بہادر [illegible] [illegible] کی کرکے

مراتب دریافتی دریافت کی گئی اور فرمایا کہ رپورٹ صدر کو روانہ ہوئے
ہی بعد صدور حکم صدر تجویز ہوگی اب اسوقت مین ریاست پر بہت
سا قرضہ تہا اور جابجا مقامات رہن تہی ہنوز بہاو بسواس راو مقام
باندا سی واپس نہین آئے تہے کہ ہر ستہ کسان مذکورہ بالا راو صاحبکو
خفیہ بوقت شب کبری سے سمت باندا کی لیگئی بائی صاحب نے
خبر روانگی راو صاحب سنتے ہی فوج بہی اپنی روانہ کی اور خود بہی روانہ
ہوکر واقعہ چیٹہ بدی تیرس ۱۴ کو بمقام باندا پہونچین راو صاحب نے سکہارام
بہاو کو توکا مدار اور ہر پرشاد کو وکیل اور رام چند باجی کو مصاحب مقرر
کیا اب ناموافقت بیٹی و ماکو باعث سخن چینان ہمرم کشش وجود بمطلب
کی ترقی ہوئی اور ریاست قرضہ مین ڈوبی سو دیکہیے کہ اب کی بہوٹ
کسطرح گہر بار کو آپسے کہوتی ہے جناب سمن فرنیر صاحب جنٹ
ملدو نے دیکہا کہ رئیس نابالغ ہی اور ریاست کا حال تبہ ہے اور ارادہ رئیسہ
وقت کا یہہ معلوم ہوا کہ بغرض ادای قرضہ کچہہ علاقہ کسی مہاجن متمول
پاس رہن قرب دجار کی اس مین کیا جاوے اور رئیس نابالغ کی عمر
و مال کی سلامتی ہوئی تب امین صاحب جنٹ بہادر ممدوح کی طرف سے حق

رئیس نابالغ تقرر کسی حاکم متعہد کارگذار کا واسطی انتظام اسعلاقہ کے
مناسب متصور ہوکر ماہ جون ۱۸۲۳ عیسوی مین صاحب ممدوح نے رپورٹ مفصل
بہ نسبت اوسکی بخدمت صاحب سکرٹیری کہ اوس زمانہ مین ڈبلیو ایچ میکناٹن
صاحب اوس عہدہ پر ممتاز تھی ارسال کی اور چہہ سال کیواسطے مداخلت
وبند وبست انگریزی اسخیال سے کہ اسعرصہ مین رفتہ رفتہ انتظام بہت
اچہا ہوجاویگا اور امورات ابتری سنبہل جاوینگے اور اسعلاقہ و ہم علاقجات
گرد و نواح کو فائدہ تمام حاصل ہوگا اور لوگونکو علم وطریقہ درستگی
وانتظام کا بہی بہرہ پیدا ہوجاویگا مناسب تصور فرمائے اور واسطے مصارف
راؤ صاحب نابالغ و بائیصاحبہ کی تا بلوغ راؤ صاحب نقدی کی تجویز کی ہمینکہ
جناب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر نی تجویز صاحب ممدوح کو منظور
فرمایا صاحب موصوف نے ماہ نومبر ۱۸۲۳ مین مسٹر رابرٹ ڈولن
صاحب بہادر حاکم ضلع ساگر کو بسپردگی اسعلاقہ کی تجویز فرماکر بمشاہرہ
دو ہزار روپیہ ماہوار کی مامور فرمایا یہہ صاحب تاریخ ۸ فروری ۱۸۲۴
کو تشریف فرمای مقام اورئی حاضر کی ہوئی اور خیال تجویز یہہ ہوئی تہی
کہ مقام جالون کو مقام صدر تجویز کیجیے اگرچہ کہ صرف یہہ ملاحظہ واسطے ایک زمانہ کی

سپرد تہا اور قیام حاکم وقت مین بحکومت والی جالون خاص مقام
جالون مین ایک طرح کا نقص واقع تہا معہذا مقام اوری کہ وسط کونچ و
کالپی مین واقع ہی مقام صدر تجویز ہوا اور چارون پرگنو نمین چار صاحبان
اسسٹنٹ ماتحت صاحب ممدوح مامور ہوئے اور صرف دو رئیس ایک راجہ
صاحب جگمن پور اور دوسرے رئیس گورسرائے ماتحت حکومت سعلاقہ
کی سہے اہی ناظرین واقعات دیکہیے کہ اب گردش لیل و نہار کو اسقدر
انقلاب ہے نہ ہیا یا بلکہ سے اوسکا کہو دینے پر نام و نشان و حکومت سعلاقہ
پر آیا اب ایسے ہی مقامات و مشاہدے آدمی کی دلکو ذرا بہی بہروسا اپنے
عقل و دانش و فعل پر نکرنا چاہئے بلکہ جاننا چاہئے کہ قدرت کاملہ کردگار جو چاہے
ہی سو ایک دم مین کر دیتی ہے اور تمام عقل و دانش کچہہ کام نہین آتے
صاحب اجنٹ بہادر کو تو یہہ منظور تہا کہ انتظام ایک رئیس نابالغ کا جس سلوک
کر دیجیے اور اصد تقا کو یہہ مرکوز کہ اسی سرکار سے کمپنی بہادر اسلاک کو ہی لیجئی
واقعہ جیت بدی ۱۱ سمت ۱۹۱۶ الیجہمن بائی صاحبہ والدہ و ہمشیرہ رئیس اور چہٹہہ
سدی تیرس ۱۳ سنہ مذکور مین بالا بائی صاحبہ لڑکے نانا گوبند راو صاحب
مرحوم جنکا ذکر بیشتر ہو چکے او والدہ تائی بائی صاحبہ موجودہ حال فی اسرافانی

سے رحلت فرمائی اور ستے کنوار سدی پیچھے نو سمت ۱۸۹۶ مطابق ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۸۳۹
رئیس حال جو کہتی ہیں کہ بعمر قریب ہفتدہ سال کے ساتھی مقام باندا میں نہضت فرمائے
خلد بریں ہوئے اور ہواخواہان ریاست پر داغ حسرت چھوڑ گئی اسوقت
میں بمنافقت ہما گرطرف سے بلونت راو صاحب خلف رگہا بائیصاحبہ برادر زادے
جدی رئیس وکیشوراو صاحب ہمشیر گوبند راو و تائی بائیصاحبہ و دختر بالا بائی
صاحبہ دعوی جداگانہ بابت ریاست کی پیش ہوئے چنانچہ مراسلات
مسٹر پیمن فریزر صاحب کے واقعہ ۲۵ و ۲۰ ماہ مئی سنہ ۱۸۴۱ بحضور لفٹنٹ گورنر بہادر
موسومہ طامس صاحب سکرٹری گورنمنٹ اضلاع مغربی و شمالی وفات رئیس و دعوے
دعویداران وغیرہ حالات بھیجے تہی اونکی پہونچنے پر پیشگاہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
سے واقعہ ۲۲ جون سنہ ۱۸۴۱ علیحدہ رپورٹ بحضور نواب گورنر جنرل بہادر
مرسل ہوئے کہ بوصول اوسکی نواب ممدوح الالقاب نے واقعہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۴۱ع
اسطرح پر حکم نافذ فرمایا کہ مسٹر فریزر کی تشریح بابت دو عہدناموں کے جو سنہ ۱۸۱۴
و سنہ ۱۸۱۷ ع میں ساتھ ناناگوبند راو کی ہوئی تہے صحیح ہے پیشتر عہدنامہ
بسائین کے جو سرکار سے ساتھ پیشوا کی درمیان سنہ ۱۸۰۲ و سنہ ۱۸۰۳ کی ہوا سرکار
پیشوا کیطرف سے منتظمان ساگر و جالون بطور صوبہ داران یعنی حاکمان ممالک دور

ودواز کی نہ تہی کر اوایل مین حساب آمدنی ملک تمنی وہی لیکن اس سرکار جبکہ
حکومت پیشوائی بعلاقجات دور و دراز ضعف پکڑا تب گاہ گاہ وہی
پیشوا کو خلل دیا کئی اسمین شک نہین کہ بارہا حکومت ان علاقونکا
گہرانی اصل منتظم گوبندراو پر مجاز رہا لیکن سرکار پیشوا سی کیطرحکی حقیت
قبضہ نسلاً بعد نسلاً کی مصدق نہین ہوئے اور جب کہ سال ۱۸۰۶ مین حکومت
مقبوضہ وارثان گوبندراو بمقام بندیل کہنڈہ و ساگر متعلق سرکار گورنمنٹ
ہوئی سو جو سند کہ ناناگوبندراو نی بابت جالون کے پائی وہ بموجب عہدنامہ
مورخہ ۱۲ نومبر ۱۸۰۶ء کی ہے اب اس سند سے خیال کرنا چاہیئے کہ پہلی مرتبہ نانا
گوبندراو نی بخشش جالون کی نسلاً بعد نسلاً پائی اور حال کی دنمین شرایط
اوس عہدنامہ کیواسطے تصفیہ اس امر کی کہ جالون کسکے اختیار مین چہوڑنی
چاہئی مرعی کئی جاتی ہین سو اوس عہدنامہ کی رو سی جالون بعید
شرایط کی ناناگوبندراو اور اوسکے وارثان نسلے و جانشینون کو دئی گئی تہی
پس جب کہ دعوی جداگانہ دعویداران پر بابت حاصل ہونے جالون کے لحاظ
ہو تو چاہیئی کہ پیشتر اوسکی یہہ امر متحقق ہو کہ اونکی حقیت حصول آزروے
وراثت ناناگوبندراو کی ہے یا نہین سو منجملہ تین دعویداروں کے تاسی با

صاحبہ ناناگوبند راو کی لڑکی کی لڑکی صرف وارث نسلی ناناگوبند راو
کی ہے مگر چونکہ وہ نسل دختری سے ہین ہی معہذا وہ بحیثیت حکومت خواہ
صوبہ داری یا جاگیر کی از روی دستور مملکت و رواج ملک کے نہین پہونچ
سکتے اور اسواسطے دعوی اوسکا قابل التفات نہین اور جو دلایل حقیقت
اوسکی طرف سے پیش ہوئے وہ ایسی محض غیر متعلق ہین کہ لایق توجہ نہین
بخشش نامہ بقید نسلاً بعد نسلاً گوبند راو کو واسطے وراثت نسلی گوبند راو
کی دیا گیا تھا سو دعوی وراثت کیشو راو کا جو کہا گیا ہی وہ مطابقت
مراد بخشش نامہ سے نہین رکھتا اور اسوجہہ سے محض ناجائز ہی اور دعوی خلاف
سے متبنیٰ رکما بائی صاحبہ کہ اونکو خود حقیت و سروکار جاگیر جالون سے بموجب
بخشش نامہ سرکاری کی نہین بالکل بے بنیاد ہی اور جو بیان اوسکا مدعی
نامزد کر جانی اپنے بہ نسبت رئیس متوفی کی ہے سو رئیس مرحوم کہ لڑکا
دس برس کے عمر تہا اور وہ خود متبنیٰ تہا جانشین کا نامزد کرنا بہ مجاز نہ تہا
اور سند فرید صاحب کے تحریر سے بناوٹ پایا جاتا ہے پس چونکہ ظاہر ہے
کہ حقیت جاگیر جالون کی جو کچھہ کہ ہے صرف از روی بخشش نامہ سرکار انگریز
کی ہی اسواسطے روسی رئیس متوفی کا کوئی وارث نہین بنابران گورنر جنرل صاحب

بہادر باجلاس کونسل فرماتے ہین کہ اب جاگیر حقیقت سرکار ہی مگر تائی بائیصاحبہ
وارث ذاتی اسباب رئیس متوفی کی ہی اور چونکہ وہی وارث نسلی نانا
گوبندراو کی ہے سواوسکی پاسداری ملحوظ رہی اور اگر وہ مستوجب ہین
تو رئیس مرحوم کا مکان واسطے اوسکی بود و باش کے دیا جاوے
فقط چنانچہ مراتب مذکورہ سی ایف ایچ ہالک صاحب سکرٹری گورنمنٹ
ہند نی جی طامسن صاحب سکرٹری اضلاع مغربی کو واسطے اطلاع کے
جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کی اطلاع دی اور بموجب حکم جناب لفٹنٹ گورنر
بہادر کی جی طامسن صاحب سکرٹری گورنمنٹ اضلاع مغربی نی واقعہ
۱۰ اگست ۱۸۵۱ عیسوی کو حکم مذکورہ سی مسٹر ہیمن فریزر صاحب ایجنٹ لاٹ صاحب
بندیلکھنڈ کو مطلع کیا اور یہ بھی ارقام فرمایا کہ صاحب ایجنٹ اپنی رای
بہ نسبت تائی بائیصاحبہ کی لکھین چنانچہ واقعہ ۱۸ اگست ۱۸۵۱ عیسوی کو
صاحب ایجنٹ بہادر نی صاحب سکرٹری گورنمنٹ اضلاع مغربی کو اپنی
رای اسطرح جیسا مرقوم قلم کی کہ ہمارے دانست مین سب اسباب بجائیگی
موتی زر و فیل وغیرہ تائی بائیصاحبہ کو ادسمالت مین دیا جانا چاہیئے
کہ وہی خانگی قرضخواہان رئیس مرحوم کا فیصلہ کرئیگی سو اسباب تو قریب [illegible]

کی ہوگا اور رقم ہذا تخمیناً [illegible] سی [illegible] معہذا استحیل ہو

ہو تاکہ تائی بائیصاحبہ کو اوسمین تامل واقع ہو اور اگر ہو تو بعد قرضہ آئے

فروخت ہوکر باقی تائی بائیصاحبہ کو دیا جاوی اور وقت وفات

رئیس کے مصارف عمایل وغیرہ دفعۃً تائی بائیصاحبہ کی لگائی جائے

قرین مصلحت ہو لہذا دی داخل حساب سرکاری ہوئے اور مکان رئیس میان

شہر جالون اصل تو وہ لائق رہنے کی نہین اور پیشتر اسکے کہ اوسمین قیام

کیا جاوی وہ محتاج بہت سی مرمت کا ہے اور وہ عمارت سرکاری

ہی سو اوسکی دیئے جائین تائی بائیصاحبہ کو تامل واقع ہے اور تائی بائیصاحبہ

ایک بہت اچھی مکان مین رہتے ہین اور وہ نانا گوبند راو نی واسطی بالا بائیصاحبہ

والدہ تائی بائی صاحبہ کی بنایا تھا سو یہہ اور ایک مکان ہمیر پور کا تائی

بائیصاحبہ کو دیا جاوے اور بالفعل تائی بائیصاحبہ پانچ سو روپیہ پاتی ہین

اور چونکہ یہی وارث لڑکے گوبند راو کی ہین اور ہماری رائے مین مستوجب

پانے اوسکی ہین سو جناب نواب گورنر بہادر منظور فرماوینگے اور اگرچہ والد

رئیس مرحوم کا [illegible] اپنی لڑکی کو [illegible] طرف بائیصاحبہ مرحومہ [illegible]

لڑکی کی کیا تھا [illegible] ریاست جالون نہین [illegible]

اونکی دونو اولاد جاتی رہی سوا اونکا دوسنی نقصان اوٹہایا اور جو امید
اپنی پرداخت کے اونہین مخیل تہی وہ بہی جاتی رہی اور حالات اونکے
عمر کی بہی متغیر ہین سو قابل رحم اور دیجائے پانچ سو روپیہ ماہوار کے
کی و نیز بنگلہ واقع مقام باندا جو بقیمت تین ہزار روپیہ کی خرید کیا گیا
تہا واسطے اونکے بود و باش کی ہین اور ملازمان ریاست کی نسبت
یہہ مناسب ہی کہ سب موقوف کیئے جاوین اور دس برس کے ملازموں کو اور
اونکو جنہون نے اندر دس برس نوکری کی چہہ مہینے کی تنخواہ اور جنہون نے
دس برس سے بیس برس تک نوکری کی اونہین بارہ مہینے کی تنخواہ انعام
مین دیجاوی اور جو بیس برس سے زیادہ کی نوکر ہین اونکو اونکی تنخواہ کا دسوان
حصہ تا بحیات دیا جاوے اور تین روپیہ ماہوار سے کسیکو کم نہ ملے فقط چنانچہ
جناب لفٹنٹ گورنر بہادر نے واقعہ ۲۰ اگست ۱۸۴۱ع سے اسکو تجویز جناب
صاحب اجنٹ بہادر کو منظور و مقبول فرمایا فقط سوا اسکے تب سی ریاست
جالون ماتحت حکومت سرکار ہوئی اور تاہی بائیصاحبہ کی ہزار روپیہ ماہوار کے
مقرر ہو کر ملنی لگی اور دعوی ریاست سے وہ اور آور خارج ہوئی اور تا ہنگام
بائیصاحبہ نے اسباب ذاتی رئیس مرحوم پر قبضہ بشرط مذکورہ بالا پایا یعنی وہ خود ہونا

مین منایا اور ملک بقبضۂ سرکار دولتمدار در آیا کیون ہوا بحال بعد وہان کا گذار آمد یا بدار کمپنی انگریز بہادر اسد تعالی یوماً فیوماً در تزاید ہوا عہد حکومت ڈولن صاحب بہادر مین جو واقعۂ عجیب ظہور مین آیا وہ یہہ ہے کہ سال ۱۸۵۷ء مین رئیس جیر کانون نے سرکار سی بغاوت اختیار کی اور مقام ہمیرپور کو لوٹا اور مقام موٹھہ مین جو بفاصلہ سات کروہ بندیلکھنڈی کی جرکانو ریا سی واقع تہا ارادہ یورش و غارتگری کا کیا کہ بحسن و انتظام پنڈت شیوکشن صاحب خلف پنڈت سری کشن صاحب مرحوم دیوان سابق دیوان خانہ شاہی بادشاہ اودہ کہ قایم مقام اسسٹنٹ و نیز تحصیلدار اوس مقام کی تہے اور مرد عاقل و ہوشیار و جریح الغرض متصف بصفات حسنہ سے تہے قابو وقت کا نہ پایا صاحب اجنٹ بہادر نی کچہہ فوج مقام کانپور کچہہ سپاہ سے طلب کی اور چند روز نائرہ جدال و قتال مشتعل رہا یہہ صاحب اجنٹ بہادر در حقیقت جری تہی اور خود مورچہ پہرتی تہے انہون نے بحسن تدبیر و بزور بازو قلعہ کو فتح و مسمار کیا اور دیہات متعلقہ کو شامل اسسٹنٹی موٹھہ متعلقہ سپرنٹنڈنٹی جالون فرمایا اسوقت سی جرکالون علاقہ جالون مین شامل ہوا اور واقعہ یکم ستمبر ۱۸۶۲ء کو ڈولن صاحب بہادر نے

حکومت اس علاقہ کی تفویض جناب ولیم دراس صاحب بہادر سابق
سپرنٹنڈنٹ جہانسی کو کرکی تاریخ پانچوین ماہ مذکور کو قسمت ساگر
تشریف لیگئی اب یہ صاحب بہت رحم دل وخلیق ہندوستانیون و
دیکھنے نہے انکی عہد مین علاقہ دبوہ وگروٹھا جو متعلق رئیس جہانسی کے تہا
شامل علاقہ جالون کیا گیا مختصر التشریح اوسکے یہہ ہی کہ ریاست جہانسی
سی دو لاکہہ روپیہ بابت صرف تبدیل کنٹنجنٹ یعنی سپاہ تمن تبدیل کنٹنجنٹ
و پندرہ ہزار بابت مصارف عملہ اجنٹی لیا جایا کرتا تہا جب ۱۸۴۲ء
مین بعد وفات رگہناتہ راو گورنمنٹ نی ریاست جہانسی بدریافت استحقاق
گنگادہر راو رئیس حال جہانسی کو تفویض کی تب بعوض صرف معینہ نقد تین
مذکورہ پرگنجات گروٹھا و ڈبوہ کہ اوسوقت مین جمع دو لاکہہ پچیس ہزار
آٹھ سو اکتہر سکہ جہانسی کی تہی رئیس سے سرکار نی لیکر لیا جانا زرنقد کا
مسدود کیا چنانچہ تب سی پرگنجات مذکورہ شامل علاقہ جالون ہوکر
ہنوز بشمول علاقہ مذکور بہ تحت حکومت سرکار گورنمنٹ چلی آتی ہین
اب دیکہئے اس علاقہ کی کبسی دن پہرتی ہین اور حاکم اسکا ایک ایسا شخص مقرر ہوا ہے
جو حقیقت مین نصیب سی ملتا ہے جناب سکیسپیر صاحب اسسٹنٹ ریزیڈنٹ

بہادر گوالیار سے بضرورت وقت رخصت حاصل کی اور گورنمنٹ سے حکم
ماموری اس صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ کا بجای صاحب رخصتے و تقرری کپتان
والٹر ایکن صاحب بہادر سکندان گمان یعنے کمانیر درجہ ثانی پلٹن دوسرے
سندھیہ کنٹنجنٹ ماموره رجمنٹ ۷ پیادگان نافذ ہوا چنانچہ جناب اس صاحب
بہادر تاریخ ۱۵ جون ۱۸۴۸ع کو روانہ گوالیار وارسکن صاحب بہادر تاریخ
۲۱ جون ۱۸۴۸ع عیسوی کو وارد اسدیار کی ہوئی اور آتی سے ابواب انصاف
وعدل وا کردیئی اور پھر تاریخ ۲۷ اپریل ۱۸۴۹ع کو حکم تقرر بالاستقلالی
پیشگاه گورنر جنرل بہادر سے صادر ہوکر مستقل مقرر ہوئی ان صاحب
کی اکثر اوصاف حمیده و اخلاق پسندیده کو لکھئی تو ایک دفتر چاہئی لیکن بقول انکے
بہت نہین تو تھوڑا ہی تھوڑا کچھہ مختصراً مرقوم ہوتا ہے یہہ صاحب ایک عالی حسب والا
نسب ہین اور ولایت مین انکے بڑی ریاست ہے انکی بزرگ کہ جنکے یہہ صاحب
وارث ہین ولایت مین پایہ ارل کا رکہتی ہین اور ارل آف مار کی مشہور ہین
اور بعد ان ارل صاحب کے وارث اس ریاست آبائی کی یہی صاحب ہین
ان صاحب کے بزرگون مین سے ایک صاحب سے ایسی حسن خدمت کسی سلطان سابق الایام
کی بن آئی کہ اوس وقت سے بزرگان ان صاحب کو پیشگاه سلطان سے کچھہ بطور جاگیر

کی مرحمت ہوا کہ ہنوز وہی علامت عطای شاہی اونکی ملازمون کے
زیب وستار ہی ابتداسی ان صاحبنے ملازمت فوجی اختیار کے
اور عرصہ تک پانچے پلٹن مین اجیٹن بہی رہی سال ۱۸۴۳ع مین تقرر ان صاحب
کا پلٹن دوسرے سندھیہ کنٹنجنٹ مین ہوا اور ام ڈی بلیک صاحب کمانیر اوس
پلٹن کے مامور ہوئے یہہ صاحب بہی الیسے خلیق ورحم دل ونیک مزاج
ونیک نیت ونیک نہاد وعالی حوصلہ وحق دوست جنانکہ باید وشاید ہین
اور یہی صاحب سپرنٹنڈنٹ چندیری کی بہی مقرر ہوئی اور صاحب کمان
پلٹن سے رہی اور آرسکن صاحب کمانیر درجہ ثانی سیعف مین واسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ
یعنی نائب اونکی قلم مین اخبال کی جگہہ ہے کہ جسجگہہ وزیر خین
شہر یا خیابان ہو کیونکر مزرعہ رعایا آبیاری دست عدل وانصاف
اونکی سرسبز وشاداب ہو ۱۸۴۸ع مین تبدیلی پلٹن کے مقام چندیری
سی ہوئی پلٹن دوسرے گوالیار گئی اور دونو صاحب گوالیار مین تشریف
لاکی پہر دونو نے بوجہہ تقرر اسسٹنٹ بقایمقامی ریسیڈنٹی گوالیار یہہ صاحب منظور
گورنمنٹ بقایمقامی سپرنٹنڈنٹی اسلاقہ کی مامور ہوکر واقعہ ۱۲ جون ۱۸۴۹ع کو
اسلاقہ مین پہونچی دیکہی کہ ان صاحبنے کلہم اجمعین قریب پانچ برسکے کام ملک کا

علاقہ مختصر جنید یری مین کیا تہا لیکن جسوقت اسعلاقہ مین روز اول توجہ کا
کی معلوم ہوتا تہا کہ شاید مدتون برسون اسملک واس کام مین رہے
ہین اور بہت کچہہ دیکہا بہالا ہے یہہ صاحب ازبس تعالیٰ خلیق ہین رحیم اور نہ اتنے
رحیم کہ ظالم سیاست کو نہ پہونچین بلکہ وہ رحم جو حکام کو چاہئے خوش خلاق
ہین اور خوش مزاج دانا ہین و بیدار دل حقکے دوست ہین اور دشمن حق
فراموش کے فہیم ہین و مستعد و لیق انکی وقت مین چند باتین ایسے ہوئی ہین
اور ہوتی جاتی ہین کہ صفحہ روزگار پر یادگار رہین اول یہہ کہ فایدہ عام خلایق
خلایق کیواسطے ایک کام خیرخواہی کا یہہ ہے کہ راہین بہت صاف بنائی جاوین
اور درخت لگائی جاوین مسافرخانہ بنائی جاوین سو قبل ازین باوجود
سرکار نہ اسعلاقہ مین لیا جاتا تہا لیکن راہ ہر چہار طرف کے جیسی کہ چاہئے نہ بنائی
گئی اب یہہ غور فرماتے ہین کہ انکی وقت مین ایک سڑک جدید باہتمام مسٹر
طامس اندرسن صاحب بہادر نیسپل صدر امین خلف میجر چارلس اندرسن صاحب
یہہ میجر صاحب بہی دوسری پلٹن گورنمین میجر اور کمانیر دوسرے پلٹن
پلٹن ہندوستانی کی ستہے اور ۱۸۴۳ع مین انہون نے بمقام لودہیانہ وفات پائی
کہ یہہ صاحب بہی خلیق و خوش مزاج و عقیل و فہیم ہین اور سڑک تا بہ جالون بنائی گئی

اور جابجا پختہ پل بنے ہی بن گئی اور دوسرے اوری سی تا بہ سرحد کالپی
باختتام پہونچی اور تیسرے ایک نئی اوری سی براہ گرہہان و جاکہونی
و موٹھہ جہانسے کو اور چہوٹی چہوٹی سڑکین یون تو بہت ہین ماسوای
انکی تاکید ہے کہ ہر سڑک پر درخت بھی لگائی جاوین اور انکے خبر گیری ہوا
کری مسافرخانہ جدید جو ہر مقامات پسندیدہ و مقیدہ پر بمنظوری صدر و تجویز
خود بنائی و درست کئی ہین اونکی تفصیل ذیل مین مندرج ہے

تفصیل

نو تعمیر — مرمت سالہ جو واسطی آرام مسافرون کے مسافرخانہ بنے گئے

بمقام اٹا متعلقہ تحصیل اوری یک — بمقام جاکہونی متعلقہ تحصیل اوری یک — بمقام موٹھہ خاص یک — بمقام پوچھہ متعلقہ تحصیل موٹھہ یک

بمقام جالون خاص یک — بمقام بہاندیر خاص یک

اور کنوین جو ایسی ایسی مقامات و شاہراہ پر جہان مسافر کو پانی کی تکلیف تھی
بنائی اونکی تفصیل جو دریافت سے معلوم ہوئے لکھی جاتی ہی اور مرمت تو بہت سی چاہ
ہای شاہراہ کی ان صاحب کے عنایت سے ہو کر فایدہ تمام لوگونکو پہونچا ہی اور پہونچتا ہے

تفصیل

درمیان راہ اٹا و جالون متعلقہ تحصیل اوری یک — متصل موضع جوریسی متعلقہ تحصیل اوری یک — متصل موضع انیگوی متعلقہ تحصیل اوری یک

اوری مین ایک تالاب واقع ہی اور وہان اکثر اطراف وجوانب مین لوگون
نی گھاٹ پختہ بنائی ہین لیکن پانی نہین لگا اور مٹی سی بہر ہو چلا اوسطرف
بہی توجہہ کرکی اوسکو عمیق کروایا دیکھئی کہ یہہ تالاب کسقدر مفید ہی زیراکہ مقام
اوریمین پانی بہت کم اور کنوئین تہوڑی سو ایک خلایق کا اسی تالاب سے گذارا
ہوتا ہی اور بڑہ کی رونق اوس تالاب کے دیکہئی کیسی کردی ہی کہ زمین افتادہ
سرکاریمین ایک باغ سرکاری بنایا ہی اور محاصل اس باغ کا صرف مصارف باغمین
جاتا ہی دو باغ متصل کچہری سایہ دار ایسی بنائے ہین کہ شاید ان سی مفید ہر
جگہہ لوگون کی واسطے نہوئی اور اکثر درخت انبہ بصرف زر اہل آبادی منگا کر نصب
کروئی دورہ علاقہ مین جو ملاحظہ کیا تو مقامات تحصیلداری کی ایسی خراب وشکستہ
ویلی موضع نظر پڑی کہ بنیاسی باہر سو عمارت تحصیلداریہای مفصلہ ذیل بمنظوری
صدر تعمیر کروادئے +

تحصیلداری اوری خاص	تحصیلداری اٹا	تحصیلداری کنار
تحصیلداری ادہوگڈہ	تحصیلداری اندرکہی	تحصیلداری بہاندیر
تحصیلداری ڈبوہ	تحصیلداری موٹھہ	تحصیلداری گرونٹھا

یہان کی آدمیونکو جو دیکھا تو علم و ہنر کیطرف توجہ کم تہی سو بصرف زر جیب خاص سے و نیز باعانت ایک جماعت صاحب ہمت کی ایک مدرسہ بنایا گیا سوا تحصیل علوم انگریزی و فارسی و ہندی کی جاری ہے عجب نہین کہ گورنمنٹ اپنی ملازمون اور رعایا کا حوصلہ دیکہکر کچہہ خزانہ عامرہ سے امور کرین اور یہہ مدرسہ مثل اور مدرسون کے رونق بی اندازہ پکڑی یہہ ضلع ہنوز پابند قوانین مجاریہ اضلاع قدیمہ کا نہین سو جو طریق کہ سررشتہ دیوانی کیواسطے جاری تہا اوسمین اکثر اسباب کہ جو موجب تکلیف و نقصان رعایا ہون پائی جاتی تہی چنانچہ اصلاح اوسکی ایسی عمدہ طریق سے فرمائی کہ ایک قانون جدید ایسا تصنیف کیا کہ گورنمنٹ نی اجازت اوسکی اجرا کی دی اور اب وہ جاری ہی و باعث دادرسی خلائق سے سررشتہ فوجداری کیطرف جو دیکہا تو بعض طریقۂ انتظام و دستور مروجہ باعث آزار و نقصان خلایق پایا مثلا اکثر ایسے جرایم خفیفہ کہ جنکا فیصلہ ہونا باسانی بثالثی باہمی خاص دیہہ مین ممکن ہی اور موجب جانی رعایا کا عدالتون تک اپنا گہر اور کام چہوڑکر اور خرید لا اسٹام اور کرنا مختار اور لڑنا عدالتومین اور روپیہ خرچ کرنا گہر بیچکر چنانچہ واسطی فیصلہ ایسی جرایم خفیفہ کی بمنظوری محکمہ اعلی گانون گانون مین عدالت

ویسا مقرر کی کہ اب رعایا اپنا انصاف آپ کر لیتی ہے اور آڑی ماروں کے
دام فریب سی امن و امان مین رہتی ہی سررشتہ مالکو جو دیکھا تو طریق تحصیل و در
کاغذات سررشتہ ایسا ہی ربط و ضبط پایا کہ بیان سی باہر ہے سو اوسکو ایسا
آراستہ و پیراستہ کیا کہ باید و شاید بند و بست پولس کا جو دیکھا تو کہین تھانہ
پولس ہین اور کہین تمن اور کہین تشہ بندی اور کہین چوکیدار بکار فیداران
امور سو اوسکا انتظام ایسا عمدہ کیا کہ سرکار کا تو فائدہ تخمیناً گیارہ ہزار سالکا
ہوا اور رو پولس بہت ہی خوب مقرر ہو گیا ایک اور امر قابل یادگار ہے
کہ سرکار تو روپیہ سکہ کلدار رعایا سی لیتی تھے اور ملازموں کو بالا شاہی و ناناشاہی
و سرہنگر دیتی تھے یہہ ہی انہین صاحب کے وقت مین ہوا کہ ازین ستا بان
سررشتہ تنخواہ کی کلدار ہو گئی ملازم نوازیکا طریقہ ایک ایسا عمدہ منظور نظر ہے
کہ جب کوئی جگہہ خالی ہوئی اکثر و بیشتر بہین کی اشخاص کی ترقی ہوتی ہے
اور غیر شخص و نئی امید وار کو مدارج اعلی نصیب نہین ہوتی الا ساتہہ اوسکی قاعدہ
ترقی کی اور ایک فنڈ تجویز فرمایا اور اوسکا نام لوکل اجنٹی فنڈ رکہا اور اوسکی
منتظم و مہتمم نامزد ہوئے چنانچہ اس فنڈ سی یہہ مراد ہی کہ ملک لاوارث و نزول کے
جو آمدنی ہوتی ہے سو اوسمین جمع ہوتی ہی اور اوسیسی مقامات مفیدہ مثل چاہ وغیرہ

بنائی جاتی ہیں ایک یہہ بھی امر قابل تحریر کی ہے کہ تحصیلداریونمیں اور
اطلاق نویسونکا نام نہ تہا سو ہر ایک تحصیلداری میں اطلاق نویس اور ہر ایک
اشٹشنے میں کرائی اور ملازمان عدالت پرگنجات بتعید مشاہرہ زر نقد عدالت
پرگنہ سی انہیں کے وقت میں مقرر ہوئے الغرض اور بہت سی ایسی کام ان
صاحب نے کئی ہیں کہ باعث یادگاری رہیں اور خلایق اور رعایا جنکے لئے
عہد میں امن وآمان میں رہے اسکو نہی لوگ کبھی نہ بھولین گی اور جب ان صاحب
کی نسبت اسطرح نسبت خاص وعام متوجہ برفاہ خلایق ہی عجب نہیں کہ جلد بہت
بالاتر پر ممتاز وسرفراز ہوویں بندوبست کا یہہ حال دیکھئے کہ جو رپورٹ جو
نسبت کمی وبیشی واردات وانتظام فوجداری جالون بابت ۱۸۵۱ع متعلق
علاقہ جالون وعلاقہ سندہیہ یعنی کچھوا گھار بھیجی ہے سو جبکہ وہ واقع
۱۴ رجون ۱۸۵۲ع کو بحضور جناب گورنر جنرل بہادر ہند کی مشتہر بملاحظہ ہوئے
جناب معلے القاب نے بدریافت نتیجہ کارروائے امور فوجداری صاحب ممدوح
اپنی رضامندی ظاہر فرمائی بلکہ کوئی امر ایسا کہ جسکے واسطی کسیطرحکی ہدایت خاص
ضرور ہوتی نہ پایا اور جو کہ صاحب موصوف نے تجویز وکوشش در باب انسداد
ہلاکت اطفال جو علاقہ جالون وسندہیہ میں فرمائی تھی بدریافت اسکی جناب

گورنر جنرل بہادر نی باجلاس کونسل اظہار اپنی رضامندیکا فرمایا اور امورات
مالی مین یہان تک سیاہی ہے کہ جو بندوبست سال ۱۸۵۰ مین اسعلاقہ و نیز
علاقہ کچہواگہار کا فرمایا اور رپوٹ اوسکی صدر مین کی چنانچہ بہ نسبت
رپوٹ علاقہ کچہواگہار پیشگاہ جناب کورٹ آف ڈایرکٹرز یعنے حکام
ولایت سے بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۸۵۱ع اسطرح ارشاد ہوا کہ رپوٹ کپتان ارسکن
صاحب کے مدہی کچہواگہار و بہانڈیر کی مطلوب شہادت مسرت آگین بہبود
علاقہ ماتحت صاحب موصوف کے ہی تجویز و انفصال مقدمات کا یہہ حال ہے کہ کیا
طاقت ہے کہ عمایل بہ نسبت کسیکے شفاعت و دوسریکی شکایت کرسکین اور نہ اسبسے
قدغن کہ امر واجبے کا اظہار نہو سکی عجب طرحکا طریقہ ہر ایک بات کا ہے کہ مین نے
تو صاحب اس تہوڑسیی عمر مین نہ دیکہا نہ سنا انکی وقت مین جو نئی امور ظہور
پذیر ہوئے وہ یہہ ہین کہ علاقہ جیت پور سابق ریاست پارچہٹ مین تہا
چنانچہ بوجہہ بغاوت راجہ پارچہٹ ریاست سی خارج ہوکر کانپور بہیجی گئے
اور دو ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ اونکی مقرر ہوئی اور ریاست راجہ کہیت سنگہ
دعویدار راج جیتپور کہاری کو کہ اولاد راجہ چہتر سال سے تہے دی گئی تہے
جب اونسے انتظام نہوا اور قرضہ کثرت سی بڑہ گیا تب واقعہ ۱۶ جون ۱۸۴۵ کو ریاست

مین انتظام سرکاری ہوکر متعلق صاحب اجنٹ بہادر کی ہوا اور بعد چندی صاحب اسسٹنٹ
مہوبا سپرنٹنڈنٹ اوسمقام کی سنہ ہے مقرر کیئ گئی واقعہ ۵ مئی ۱۸۴۹ع
کو راجہ صاحب جیت سنگہ بہی نی وفات فرمای اور علاقہ جیت پور متعلق سپرنٹنڈنٹ
جالون کیا گیا اور دوسری یہہ کہ بمنظوری گورنمنٹ یہہ صاحب بموجب حکم
جناب گورنر جنرل بہادر مورخہ ۲۶ اگست ۱۸۵۰ع کی اپولٹیکل اجنٹ
گورنر جنرل بہادر ہند بہی مقرر کیئ گئی اور جاگیرداران نکا پہاری
وجگنی متعلقہ علاقہ جالون وہم بعض مراتب مین راجہ صاحب جگمن پور رئیس
گورسرای وعلاقہ کچہواہہ گہار مین راجہ صاحب رامپور رئیس گوپال پور
متعلق اس اجنٹی کی فرمای گئی اور انہین کیوقت مین تنخواہ تحصیلدار ونکا ضافہ
ہوا اور بندوبست سنہ ۱۸۵۰ مین چرگانون شامل تحصیل موٹھہ کی کیا گیا اب مختصر
حال پیداوار وآبادی وعجایب غرایب وبندوبست پولس ومال ودیوانی
واقسام زمین وریت وغیرہ مرقوم ہوتا ہی اسعلاقہ مین ایک سپرنٹنڈنٹ
ہین جنکی تنخواہ پیشتر دو ہزار اور یہہ یکہزار چہہ سو اور اب جالیس ایکہزار دو سو
روپیہ ہے جسمین آٹہہ سو سترہہ جالون سے لیتی ہین اور چار سو ستر کچہواہہ گہار
سی ان صاحب کو کل اختیارات سرشتہ فوجداری ودیوانی ومال وپولٹیکل اجنٹی

اسعلاقہ کی حاصل ہین اور اپیل اونکی فیصلہ کی محکمہ اجنٹی مین ہوتی ہے
صاحب سپرنٹنڈنٹ کی تحت مین آٹھہ اسسٹنٹ منجملہ اونکی دو سرشتہ کچھواگہار
مین و چھہ جالون مین تنخواہ اونکی تاریخ تقرر سے دو سال تک دوسو پچاس
اور پہر چار سو روپیہ اور ایک صاحب پرنسپل صدر امین ہین جنکی تنخواہ چھہ سو
پچاس روپیہ سوای عملہ کی و صاحبان اسسٹنٹ پرگنجات مفصلہ ذیل مین
مقرر ہین اور سوای اسکی ایک صاحب پرسنل اسسٹنٹ ہین اونکی تنخواہ دوسو
پچاس اور تعلق اونکی تحقیقات معافی وغیرہ امور متفرقہ ہین مـاـه

تفصیل اسسٹنٹی ہای متعلقہ سپرنٹنڈنٹی جالون

علاقہ جالون		علاقہ کچھواگہار	
پرگنجات جالون و کنار مین یک	پرگنجات اوری و اٹا مین یک	پرگنجات اندرکھی و ماگوٹھہ مین یک	پرگنہ بہانڈیر مین یک
پرگنجات مہوبا و جیت پور مین یک	پرگنہ موٹھہ مین یک		
پرگنہ ڈبوہ مین یک	پرگنہ گروٹھا مین یک		

ان عہدون اسسٹنٹی پر حاکمان غیر متعہد مقرر ہین ان صاحبان اسسٹنٹ کو اختیار
سماعت معاملات فوجداری و مال و کارروائی اجرای ڈگری فیصلہ عدالت ہای دیوانی

حاصل ہے اور اپیل سنکے حکم کی محکمہ صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر مین
ہوتی ہے اور معاملات مالی مین تعلق تحصیلدار ونکا بہی بحسب اختیار
صاحبان اسسٹنٹ سی سے ہے اور تحصیلداران علاقہ مین بحسب تفصیل ذیل
ہین ✱

تفصیل

علاقہ جالون					علاقہ کچہواگہار				
نمبر	نام پرگنہ	تعداد دیہ تحصیل عدالت تحصیل	تعداد تنخواہ عدالت تحصیل	کل	نمبر	نام پرگنہ	تعداد دیہ تنخواہ عدالت پرگنہ	تعداد تنخواہ عدالت پرگنہ	کل
۱	جالون	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱	اندرکہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	کنار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲	ادہوگڑہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	اُوری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳	بہاندیر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	موٹھہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵	گروٹہا	[illegible]	[illegible]	[illegible]					
۶	اٹا	[illegible]	[illegible]	[illegible]					
۷	دبوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]					
۸	مہوبا	[illegible]	[illegible]	[illegible]					

نمبر	نام پرگنہ	تعداد تنخواہ	تعداد تنخواہ عدالت پرگنہ	کل
۹	جیت پور	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ان تحصیلدارانکو اپنی اپنی علاقہ مین اختیار امورات تحصیل و نیز فیصلہ مقدمات دیوانی نقدی وارا تنے بتعداد چہہ سو روپیہ سکہ کلدار بہ پابندی قانون مجاریہ اس ضلع کی حاصل ہے اور مدعی سی ہنگام ارجاع نالش فیس بتعداد فیصدی پانچ روپیہ کی لیجاتی ہے اور وہ ایک فنڈ مین جسکا نام عدالت فنڈ ہی محکمہ سپرنٹنڈنٹی مین جمع ہوتی ہی اور اوسی فنڈ سی تنخواہ تحصیلدار جسکو عدالت پرگنہ مین سرپنچ کہتی ہین اور جو مقدمات کہ تا بالیتی چار پنچان کی فیصلہ کرتی ہین دیجاتی ہے اور ہر ششماہی مین کمی و بیشی تنخواہ بحساب و تعداد مقدمات منفصلہ و آمدنی فیس ہر ایک عدالت پرگنہ کی ہوتی ہے شروع ۱۸۵۵ عیسوی مین آمدنی اس علاقہ کی تفصیل ذیل ہے

تفصیل

علاقہ جالون	علاقہ کچہواگہہ بسار

الہ آبادی

نام پرگنہ	تعداد مواضع	تعداد جمع کل	نام پرگنہ	تعداد مواضع	تعداد جمع کل
جالون	[illegible]	[illegible]	اندرکھی	[illegible]	[illegible]
کنار	[illegible]	[illegible]	ادہوگڈھ	[illegible]	[illegible]
آٹا	[illegible]	[illegible]	بہانڈیر	[illegible]	[illegible]
اوری	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]
مہوبا	[illegible]	[illegible]			
موٹھ	[illegible]	[illegible]			
دلوہ	[illegible]	[illegible]			
گرڈھا	[illegible]	[illegible]			
[illegible]	[illegible]	[illegible]			
	[illegible]	[illegible]			

[illegible]

[illegible]

نام پرگنه	تعداد کل دیہات	تعداد دیہات معافی او بار	جمع کل دیہات	نام پرگنه	تعداد کل دیہات	تعداد دیہات معافی او بار	جمع کل دیہات
جالون	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اندرکهی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کناڑ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مادهوگڑه	[illegible]	دوم	[illegible]
اوریہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بہاندیر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
موڈٹهه	[illegible]	[illegible]	[illegible]				
گروٹها	[illegible]	[illegible]	[illegible]				
اٹا	یک موضع	[illegible]	[illegible]				
دلبوه	[illegible]	[illegible]	[illegible]				
مهوبا	[illegible]	دوم	[illegible]				
جیت پور	[illegible]	[illegible]	[illegible]				
کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]				

یکلی [illegible] ... و [illegible] ...

تفصیل [illegible]

نام پرگنہ	تعداد اراضی معافی	تعداد اراضی باغات	کل	نام پرگنہ	تعداد اراضی معافی	تعداد اراضی باغات	کل
جالون	[illegible] ۵ بسوہ	[illegible] بسوہ	[illegible] بسوہ	اندرکھی	[illegible] ۹ بسوہ	[illegible] بسوہ	[illegible] بسوہ
کنار	[illegible] ۹ بسوہ	[illegible] ۹ بسوہ	[illegible] ۹ بسوہ	اوہنو گڈھ	[illegible] ۹ بسوہ	[illegible] بسوہ	[illegible] بسوہ
آٹا	[illegible] ۹ بسوہ	[illegible] ۵ بسوہ	[illegible] بسوہ	بھانڈیر	[illegible] بسوہ	[illegible]	[illegible] بسوہ
اوری	[illegible] بسوہ	[illegible] ۹ بسوہ	[illegible] بسوہ				
مہوبا	[illegible] بسوہ	نامعلوم غیر [illegible]	[illegible] بسوہ				
موٹھ [illegible]	[illegible] بسوہ	[illegible] ۵ بسوہ	[illegible] بسوہ				
ڈبوہ	[illegible] ۹ بسوہ	[illegible] ۹ بسوہ	[illegible] ۹ بسوہ				
گروٹھا	[illegible] ۹ بسوہ	[illegible] بسوہ	[illegible] بسوہ				
	[illegible] بسوہ	[illegible] بسوہ	[illegible] بسوہ	گر اراضی معافی [illegible]			[illegible]

ہن اور اسمین علاقی [illegible] تحقیقات خواہ نسلاً بعد نسلاً جاری رہی ہے یا تا حین حیات [illegible]

وہ [illegible] ضبط سوا [illegible] نسلاً بعد نسلاً کا اجرا کم ہی سوائے اراضی کی معافی نقدی کی تفصیل ذیل ہے

علاقہ جالون		علاقہ کچھواگڈھ [illegible]	
تعداد کل نمبر معافیداران	تعداد کل معافی	تعداد کل نمبر معافیداران	تعداد کل معافی
[illegible] نفر	[illegible]	[illegible] نفر	[illegible]

منجملہ معافی صدر بالا کے ایک بابت ایک پرگنہ جیت پور کی تہا مین مقرر ہین حالانکہ
آمدنی پرگنہ جیت پور کی بہت کم مگر سبب اسکا یہہ ہے کہ جب جیت پور قبضہ سرکار مین آیا اور
راجہ پاریچہت حکومت ریاست جیت پور سے عاطل کیے گئی تب اونکے واسطی دو ہزار روپیہ
ماہواری سرکار سی مقرر ہوئے پہر جب راجہ پاریچہت نے بمقام کانپور اسجہان فانی
سی رحلت فرمائی سرکار سی وہی دو ہزار روپیہ بیوہ اونکی کیواسطے مقرر کیی گئی کہ انہون
خزانہ جالون سے اونکو ملتی ہین پہر جب بعد تعطل راجہ پاریچہت مرحوم ریاست جیت پور
سرکار سی راجہ کہیت سنگہ کو ملی اور سرکار کیطرف سے بوجہہ قرضداری انتظامی
ریاست انتظام ریاست کا کیا گیا تب راجہ کہیت سنگہ کی زندگی نے وفا نہ کی چنانچہ بعد وفات
راجہ کہیت سنگہ بیوہ اونکی بہی دو سو روپیہ پاتی ہیں اسی خزانہ جالون سے پاتی ہیں حالمبرا
نقدی کی معافی تعداد مین زیادہ دو ہزار روپیہ اور کم ۵ ر ۷۰ ر ماہواری سی
اسعلاقہ مین نہین ہے ◦ اب مختصر حال ہر پرگنہ کا لکہا جاتا ہے ولیکن قبل اسکے اگر تشریح
تصریح حال بالا کیجاوے ضرور معلوم ہوا کہ ایک نقشہ ایسا علاقہ کا شامل ہو کہ جس سے یہہ امر واضح
ہو سکے کہ کون پرگنہ کس جانب ہے اور کس سے کسکو اتصال حاصل ہے اور ہر چہار جانب اسعلاقہ
کی کس نہج پر واقع ہوئی ہیں چنانچہ واسطے اسکے حاکم مذکور الصدر کے نقشہ اسعلاقہ کا یہان شامل کیا جاتا ہے
تاکہ ناظرین کتاب ہذا کو واسطے کیفیت مذکور آسانی کشف ہوں ◦

تتمہ علاقہ جالون

و کچھواگھار



نقشہ علاقہ جالون و کچھواگھار جس سے حال دریاؤ ندیون و شہر اہون و
سرحدات پرگنجات و گانون و پیراون دیہات و مقامات خاص کا جو شاہراہون پر واقع ہین معلوم ہو سکتا ہی

مختصر حال پرگنہ جالونکا

رقبہ اس پرگنہ کا بتشریح اراضی منہائی و مالگزاری جو از روی پیمایش اولی ست یعنی ۱۸۴۲ عیسوی کی معلوم ہوا بتفصیل ذیل ہے

رقبہ کل ایکڑ	منہائی معافی وغیرہ			باقی مالگزاری		
	معافی وغیرہ	بنجر نالایق	جملہ	مزروعہ	بنجر لایق جوت	جملہ
لا ت ایکڑ ۲۲پول	للعت ایکڑ ۸پول	لماللعت ایکڑ ۲۹پول	لماللعت ایکڑ ۲۷پول	سالہ ایکڑ للعت ۱۰پول	سالعت ایکڑ لعت ۲۶پول	عت لہ ایکڑ ۳۶پول

اور ریٹ اراضی قابل الزراعت کی حسب شرح ذیل کی +

مار	موٹی کابر	کابر	پڈوا
۲	۸ر	۱۲آر	۱۰ر

اس پرگنہ مین گیہون و چنا بہ نسبت اور جنسون کے زیادہ پیدا ہوتا ہے کوئی مکان و عمارت قابل تعریف نہین مگر خاص جالون مین چہہ دیوالے امرلی و مرلی منوہر و لچھمن جے و گنیش جے و لچھمی نراین و ہنومان جی کی ہین اور قصبہ مین چار دیوالہ موضع سراون و دہگوان و اور گانون و کوکر گانون مین بہ نشست گاہ ہائے عمارت مین مکان تاتیے بائی صاحبہ وغیرہ و بعض برہمنان سابق بہ نسبت اورونکے

بتہر ہین رعایا اس پرگنہ کی خوش معاملگی و نیک بختی و نیز شرارت و فتنہ انگیزی مین بتعداد مساوی زراعت اس پرگنہ کے موقوف بارش باران لیے ہے بہی صرف مواضع دریا و ساہر و کرونتی مین طریقہ آب پاشی کا مستعمل ہے اس پرگنہ مین سوائے مال کی آمدنی متفرقات بہ تفصیل ذیل ہے

کل	رہٹاشورہ	مسکرات	ابکاری	ضبطی	ہرکارہ	سرکانہ
۵ عہ	۵ عہ	۵ ہعہ	۔۔ عہ	۵ سعہ	۵ بعہ	الہ عہ

اور پیدایش ربیع کی زیادہ ندی کوئی معروف و مشہور نہین خاص جالون مین صرف ایک تالاب معہ ایک گہاٹ پختہ کی ہی اور پانی اوسکا غلیظ نالایق استعمال نہین آبادی مین بہ نسبت اور قصبات کی جالون خاص کے تئین فخر حاصل ہے اور قوم مرہٹہ پنڈت زیادہ یہان بہ نسبت اور جگہہ کے کی مقیم مہاجن وغیرہ پیشہ دار سب طرح کی لوگ یہان موجود ہین مگر یہہ مقام دلچسپ نہین اور آب و ہوا مساوی ہے

تفصیل دیہات خالصہ

بالملم

اکوڈہے	اینٹا	اٹوان	اتر پہلا

کہ تو بہ دریہ نہر خشک ہو کر پہوڑی جاتے ہی وہ سب ہے ویساہی فائدہ بخشتے ہی

الائی پور	اورگانون	اُودٹ	اوریکھی
ایدلپور	ہرہرہ	ہریابزرگ	بہٹارہ
بیہڑیا	بہدوان	بہنگا	بیرپورہ
پربت پور	پرتاب پور	پینہرا	پہاڑپورہ
پہول پور کہرا	پیان	پنڈوارے	ٹکٹوے
جالون خاص	جگت پور اہیر	جگت پور بزرگ	جگنیو
جودھا پور	جی پورہ	چہاسے خاص	چہولاپور
ہدرکہہ	دگوان	دہنورا	دہورہ
دمان خاص	دیورے	راج پورہ	رنیان
روراڈو	روراماد ہو	روراسرسا	سارنگ پور
سدوپور	سلاپور	سنیگ پور	سورج پور
سہاو	سیاوری بڈیا	سیاوردا اودے پور	سرسا جہاں سے
مشہراد پور	شیخ پور خورد	شیخ پور بزرگ	عمرگڈہ
قاسم آباد	کاسٹے پور	کریم پور	کسمرا

کپچن پور	کنور پور	کنٹو نڈا بزرگ	کوڑا کرونڈی
کورگانون	کہجورسے	کہرا	کیٹھہ
کمیرا	کوری پورہ	کنہوان	گُدونتے
کیامڑے	گایر	گڑگوان	گدہیلا
گڑیرن	گوہلا پور	گوڈا نعمت پور	گورا بوبکا
گوسہنے	گدہوسا	لونا	لہچورہ
لڈورسے	دویزا شال ہرورے	مڑورڑا	مانڈرسے
مکرندپور	مگرانون	منکاپور	مئو خورد
موہن پور کوڈارے	مہیا خاص	مہیا کمل پور	بہنی پور
نراین پور	نگرا	نگرسے	نین پور
تنہا بزرگ	تنہا خورد	ہردوئی راجا	ہرکا
ہرکھوسے	ہری پورہ	ہیرا پور معہ ہیرا خورد	ہنڈوکہا

تفصیل دیہات اوناری سوای سراون جکا ذکر جاگیردن آدیگا

۵م
برہا بیاس پور بیاپرجن پور دہتولی رُورالو ملو پور

تفصیل دیہات معافی

پچونا سوئی برہی کٹونڈاجوزد

مختصر حال پرگنہ کنارکا

یہہ پرگنہ ہی متعلق اسسٹنٹی جالون کے ہی اور کل رقبہ اس پرگنہ کا بتفصیل اراضی منہائی و مالگذاری بموجب پیمائش اول بشرح ذیل ہے

رقبہ کل اکڑ	منہائی معافی وغیرہ	باقی مالگذاری
[illegible]		
ار۲۴ ایول	معافی وغیرہ بنجر ناقابل / جملہ	مزروعہ بنجر لائق جوت / جملہ
	[illegible] ار۲۱ ایول / [illegible] ۵ ایول / [illegible] ار۳۶ ایول	[illegible] ار۲۰ ایول / [illegible] ۲۸ ایول / [illegible] ار۱۸ ایول

اور ریت اراضی کا یہہ حال ہے

مار	کابر	کچھار	کھیرہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

رانگڑ — پنڈوا

سہر — [illegible]

اور اجناس غلہ مین پیدائش باجرا و جوار و مونگ کے زیادہ ہی کوئی مکان
قابل تحریر اسعلاقہ مین نہین صرف ایک دیوالہ خاص کشوندہ مین حیثیت
اسعلاقہ کی اچھا ہی روسار و مہاجن اسعلاقہ مین معدودے چند از قسم مارواری
و بقالان و برہمنان ہا و نیز زمیداران ہین رعایا کچھہ نیک بخت و بعض شریر آب
پاشی سی زراعت کی پیدائش نہین ہوتے بلکہ موقوف ہے بارش باران
الہی پر کوئی پہاڑ جنگل خواہ قصبہ اسعلاقہ مین واقع نہین صرف کچھہ
تھوڑ بیہڑ مواضع مو ورندہ سبرپور وجرگانون و جالون جورد مین ہے
پیدائش خریف کی اسعلاقہ مین زیادہ اسعلاقہ مین اجناس غلہ مین برنج
اچھا پیدا ہوتا ہے اور کوئی ندی اسعلاقہ سی ہوکے نہین نکلی صرف دریای
جمن لب مواضع جالون جور و کنجری و نیتا دلی ہوکر نکلا ہی اسعلاقہ مین ایک تالاب
پختہ موضع لوہاری مین ہے مگر تمام سال پانی اوسمین نہین رہتا اور نہ ادسے
کہیتی ہوتی ہی اور ایک چھوٹا تالاب پختہ و ایک چاہ خام کشوندہ مین ویسا
ہی اور آور کوئی تالاب مشہور نہین آب و ہوا یہاں درجہ اوسط کا رکہتی ہی ۔

تفصیل دیہات خالصہ

اٹھوان	اٹھون	اسلام پور	اجیتا پور
اکیون	اوگرا پور	بابو پور	بلوان
بہادر پور	بہادو پور	بچوے	بریلا
بسنے پور	بھوجا پور	بجدوان	بہٹاری
پچورا	پرتھی پور	بیری گہروار	پنڈت پور
بیری اٹھہ گریان	جالون خورد	جملا پور زنار دار	جملا پور دریان
جیت پورہ	جلال پور کٹھونڈکا	جملا پور چوکہی	جاٹوے
چنداوے	حمید پور	دادن پور	داود پور
ڈیل پور	دون	ڈمراس	دامنے
دونا پور	رام پور	اندھورا	رادے
رسول پور	رندھیر پور	روراجیتا	سلیم پور
سیاوری چیلا پور	سوراوے	شہباز پور	عبداللہ پور
عالم پور	قاسم پور	کرتلا پور	کراونا

کوری پور	کوہ	کہنڑے	کوروبی
کہرو	کہیرے	کیسوہ پور	کڑہیا
کٹھونده خاص	کرہیا	کہرکا	کورسنگہنا
گوہن خاص	گوراچہ ٹیا	گورامراٹھور	گوگورا
کہہ پوره	لودہی پور	لوہارے	لہر
مجیٹھہ	مدنی پورگوہن کلان	منگٹھورا	مال پور
مدنی پورکٹھونده	مئو	ٹڈیا	ملہتوا
مداری پور	نادر	نکیلی پور	نوادا
تناوبلے	نوارے	نیم گانون	نورنیر پور
نواسے	ناہلی	ہنعیاپور	ہرسنگہ پور
جسواپور	نائی پور		

تفصیل دیہات اوپاری

سم

پرکلاگدہی چند | چرگانون گدہی | چہا اہیر گدہی | بھسے پور | دہرم پور | اٹہری گدہی چند

سید پور | سرسار وغیرہ | قطب پور | کیہوان
سرسار | کم پور
کندن پور | بہادر پور
رای پور

تفصیل دیہات معافی

اترا | برایا پور | ترسول وغیرہ | مہوپوسے | جمروسے | ڈمریہے
جوگیا پور | جیسنگہ پور

رامے پور | سونا پور | ترسول خاص | بیجا پور | جہنڈا پور | گوپالا پور | کہلوا
سلوپور

مختصر حال گنپرا دری حکام

یہہ مقام صدر کچہری و قیام حکام صدر کا ہے اسمین منجملہ حکام ایک صاحب سپرنٹنڈنٹ اور ایک صاحب پرسنل اسسٹنٹ اور ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اور ایک پرنسپل صدر امین اور ایک تحصیلدار اور دو کمپنی پلٹن پیادگان اور دو صاحبان افسر کمپنیون کے اور ایک اسسٹنٹ سرجن اور ایک رسالدار معہ ایک ترپ سوار ان رسالہ غیر ابنی وچند سواران رسالہ کچھوا کہا وہ معہ وفعدار

اس پرگنہ مین سوا آمدنی مال کی آمد توفیرات تفصیل ذیل ہے

سرکانہ	ہرکارہ	ضبطی	ابکارے	مسکرات	ٹھیکا شورہ	میر بحرے	کل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ودو دستہ سواران رہتے ہین آبادی اسمقام کی جالون سے بہت کم

اور رقبہ اسپرگنہ کا از روے پیمایش ۱۸۴۴ع بتفصیل ذیل ہے

رقبہ کل ایکڑ	منہائی معافی وغیرہ			باقی مالگذاری		
	معافی وغیرہ	بنجر نالایق	جملہ	مزروعہ	بنجر لایق جو	جملہ
[illegible] بول	[illegible] بول	[illegible] بول	[illegible] بول	[illegible] بول	[illegible] بول	[illegible] بول

اور ریٹ کا یہ حال ہے

مار	کابر	پڑوا	مراٹگر موٹی	رانگر شہر کر	کچھار	تری	کچھوارہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پیداوار یہ ہے یعنی نخود وگندم کی زیادہ اسعلاقہ مین عمارت دیوالہ شوالہ شتر منزل مگر مواضع اکوڈہ وگڑہو وکوٹرہ وسیدنگر ودہورٹ دار ری وایت بن بقدر حیثیت اسعلاقہ کی نامی ہین ومہاجن اور ولندان اسعلاقہ مین بیشتر اقوام ٹاکر وار د برہمن وبقال وکہتری ہین ورعایا مساوی کاشتکاری موقوف باران پر ہی اور سوا مواضع جہاولی سوی کے اور وموانہ کی کہین جنگل وپہاڑ نہین کفدست میدان ہی اسعلاقہ مین ندی بیتوا معروف ہے اور موضع حاجی پور وسیدنگر وغیرہ ہوکر نکلی ہی اسپرگنہ

اس پرگنہ مین قصبہ کوٹرہ مین آل بہت واجبی پیدا ہوتی ہے اور پارچہ مین
قسم چہ نری بن کر دور دور جاتی ہے اس علاقہ مین تالاب پختہ نو خام
چہ سہتر تعداد مین ہین لیکن فائدہ آب پاشی زراعت کا کسیسے حاصل نہین
اور کنوئین تمام علاقہ مین صرف بتعداد چارسو بارہ کی ہین وقایع نگار
کی امتحان مین آب وہوا خاص اوری کی خوب نہین اور نہ پانی چندان شیرین
اور کنوئین کم اور ایام گرما مین پانی کی تہوڑی سی دقت اور مکانات کارگر
ایسی مقام پر واقع ہین کہ اگر پانی بکثرت برسے اور سیل ندے جو پائین اوری
واقع ہی آجاوی تو حضرت پل پختہ تو پانی مین ڈوب جاتے ہین اور آنی
جانی والی دقتین اوٹہاتی ہین اور اگر کہیے سے مین بباعث سیلاب آب بلبلی
ہوا کی لیکن اب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر حال نے ایک گشتی کالپی سے بنوا منگائے
ہی کہ اوس سے بہت فائدہ حاصل ہے ۔

تفصیل دیہات خالصہ
ماحدہم

اکہر	ادسرگانون	ایٹ	اکرور
اینڈہا	اکوڑھے	املیا	اینگوسے

ایری	ابرخاص	اوری	ایچاروا
اجنارے	امرار	بابو پورہ	بران پور
براسنے	بہٹارہ	بہرسونڈا	بہوا
برسار	بنورا	ببھرا	بیروہ
بڑیرا سوکہری	بڑاگانون	بجیدا	برہولی
پہاڑی کہیڑہ	پھولپورہ	پنڈوا	پرونا
ہیتی ایرکی	ہیتی ایٹ کی	بچھ کہرا	بوردا
بگرٹیا	تہورت سوجنا	ٹمڑون	ٹیکر
جہروے	جکھوے	جیاری کلان	جیاری خورد
چاون پور	سچلے	چھرادے	چھونکا
کوریا	ہٹسے پورہ	چک موکہری	ہلکنا
دہمینی	دہورٹ	ڈکور	دولت پور
دہگوان کلان	دہرگانون	ردکہنو	رجیاپور
ریتواہ	ربیان	سوڈی	سیوڑھی

سی ای	بسکری	بسیدنگر	سندہولے
سیسا	سوچنا	سمریا	سی پورہ
شیرانداز پور	سلا	کابل پور	کیاسے
کوسیے	کوکہرو	کہدائی	کہتیری
کربترا	کمتا	گڈوکہرا	کوٹھرا خاص
کشورا	کسملیا	کہتا	کیلا
گنگن کہیڑ	کہیرا	کٹھونڈا	کرسان
گہروسا	گڈہر معہ ڈانڈہ	گورو	گماولے
گورن	بوہدپورہ	لدہورا	للپورہ
لہریا	محمد آباد	موسے	مکترپہیا
موانہ	موکہری خاص	مڑورا	اسنورا
موی موکہری	نرجہپا	ندا	سیبنے
نتاسے	نکٹیلا	ہرڈوا	ر

تفصیل دیہات اوباری

بڑگانون	پورگڈھی ہند	ڈھکوان گڈھی ہند	کرتہان گڈھی ہند

تفصیل دیہات ثانی

پالی خالصہ انگوہی	چمن سوا	ہجیادے	حاجی پورہ	ہردوی راجہ
بہبٹ پورہ	بیتر	حیدپور	نریجہاپور شاہ انگو ہی	نندنا

مختصر حال پرگنہ اٹا کا

پیشتر سی یہہ پرگنہ نام سی اجیوراپور کی مشہور تہا اور ابتدا مین مقام تحصیل اوسکی خاص وزان بعد موضع اٹریا وابستہ تہا بحسب تجویز صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر و منظوری نواب معلی القاب گورنر جنرل بہادر کی موضع اٹا مین جو انتنا راہ کالپی و اودر کی واقع ہی مقرر ہوا رقبہ اسکا بشرح ذیل بموجب پیمایش اولین ہے

رقبہ کل	منہائی معافی وغیرہ			باقی مالگذاری		
	معافی وغیرہ	بنجر نالائق	جملہ	مزروعہ	بنجر لائق	جملہ
یک لکھہ ایکڑ [illegible] ۲ ر ۱ بسوہ	[illegible] ایکڑ [illegible]	[illegible] ایکڑ [illegible]	[illegible] ایکڑ [illegible]	[illegible] ایکڑ [illegible]	[illegible] ایکڑ [illegible]	[illegible] ایکڑ [illegible]

اس پرگنہ مین سوائے آمدنی مال کے آمدنی رقوم متفرقہ بتفصیل ذیل ہے

سرکانہ	ہرکارہ	ضبطی	ابکاری	مسکرات	رہتا شورہ	کل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور ریت کا یہہ حال ہے

مار	کابر	پہلواٹ	راکر موٹے
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
راکر پتہر سے	کہیڑا	کچھوارہ	تری
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عمارت کوئی اس پرگنہ مین نامی مشہور نہین مگر ایک دیوالہ روپن گرو کا خاص مین ہے اور وہان کارتک سدی پورنمو کو ہمیشہ بکثرت میلہ ہوا کرتا ہے اور دوسرا دیوالہ گنیش سنے کا پامئی مین اور وہان بہی اکہہ بدی چودہہ کو میلہ ہوا کرتا ہے اور تیسرا دیوالہ لچہمن نراین کا ظام جورکہی مین اور چونہا پارسر کا موضع پرسن مین ہے اور ایک کرامات اس مقام مین دیوالے پاراشر کی عوام مین اسطرح مشہور ہے کہ ماہ کنوار مین تا بام کنا گت اکثر کسان اور وغیرہ گہاٹ بسنوتی پر لیجاتے ہین اور وہان مچھلیان بیشمار از خود گرد آکر ہاتہہ آتی تو کہا جاتی ہین اور اکثر لوگ اور نیز ہاتہہ پہیرتے ہین وہ بہاگتی نہین لیکن

سوای اون اقوام کی جو یہہ نہین آئین اس علاقہ مین اقسام مہاجن مین تو قوم اروارے اور معدودے چند رو سارسی ہنر رعایا اس علاقہ کی اکثر قوم راجپوت سی اور بعض ونبد ودار نہین آب پاشی سی زراعت بہت کم ہوتی ہی یہہ علاقہ کف دست میدان ہے صرف مواضع پراسن وکہر کا ودوڑے دگودا کلان مین کچہہ آثار جنگل کا پایا جاتا ندی اس علاقہ مین تین مشہور ہین ایک بیتونتی دوسرے لون تیسرے بہنوراوالی اور کوئی چیز نامی نہین بنتی مگر صرف ٹاٹ پٹی کہ ملاحان موضع گوڑا وپراسن کے بناتی ہین تالاب یہان تعداد مین ایک سو چند پختہ وخام ہین لیکن ایسے نہین کہ تمام سال مین پانی اونکا خشک نہو جاوی اکثر ان تالابون سے گذارہ مویشی کا ہوتا ہے اور سب مین تالاب اٹھیرہ کا مشہور ہے ۰

تفصیل دیہات خالصہ

مادہ م

اخلاص پور	انگوان	اٹا	اینٹوڑہ خاص
اکبرپور	اکوڑے	الیاخورد	الیابزرگ
امیا	اودکاسا	اوڑرا کلان	اجنہرا

اٹریا	اٹرا	ابھدی پور	اومتا
اورکزا خورد	برا	بھگورا	برور
بارا	بہوا	بھدریکھی	بیجاپور
بیڑی	بندا	بھوری کلاں	بھورا
بھگورا	بیین	بھوری خورد	پانڈی پور
پھیرایان	پیروندا	پرا	پیراسر
پتوپورہ	ٹکاری پور	ٹوکاوے	ٹپڑوا
جی پورہ	جلال پور چرکانون	جوراکھیڑ	جلال پور چرکھی
چورسے	چک جگدیو پور	چماری	چورکھی
حیدل پور	حضرت پور	دولت پور	دورسے
داود پور	دھمنی خورد	دھمنی بزرگ	ڈانڈہ
رگیدا	رگولی	راہیا	ررہوا
ریوا	رنیان	رچھپرا	سدھارا
سرسوکھی	سرسیلا	سندے	سیدپور

ستراجو	سرسی	سروپ پور	سکری
سکنا	سنگے پور	سوٹورا پور	شاہجہاں پور
گروی بزرگ	گروی خورد	گرونا	کھرکا
کاوی پور	کرمیر	کوسمرا خورد	کوہنا
کوڑانہ عالمگیر	کیرہچی	گلہر	کہانکھری
کہلا	گوڈہا	گورا خورد	گڑھ گوان
گڑہا	گہڑی ٹکا	گورا کلان	گرجا پور
لیگو پور	لونا	لہورا	مسگانون
مہیوا	منورا	مسمریا	نی بنہان
نصیر پور	نور پور	نادے	نعمت پور
نیکا پور	نی پنیان	ہتنہورا	ہرای پور
ہمت پور	ہرجا پور	گوڈا خورد	

تفصیل دیہات ادباری

[illegible]

		شمال بانی	
بن پہرا	بابی گڈہی ٹنڈ	چرسوی گڈہی ٹنڈ	دنو پور
سلطان پور شمال بانسے	سمرا قاسم پور	ٹنڈی گڈہی ٹنڈ	دہرم پور شمال بانسے

تفصیل دیہات معافی
یک م

کوکو ہنو

مختصر حال گنپر موٹہہ کا

پیشتر موٹہہ سی تحصیلداری چرگانون علیحدہ تھے گر بندوبست حالین تجویز صاحب سپرنٹنڈنٹ و منظوری گورنمنٹ کی علاقہ چرگانون شامل موٹہہ کردیا گیا اب رقبہ اس علاقہ کا بتفصیل ذیل ہے

رقبہ کل ایکڑ	منہائی معافی وغیرہ	باقی مالگذاری
[illegible]	معافی وغیرہ [illegible] بنجر نا لایق [illegible] جملہ [illegible]	مزروعہ [illegible] بنجر لایق [illegible] جملہ [illegible]

سوای مال کے اس پرگنہ مین آمدنی متفرقات بتفصیل ذیل ہے

سرکانہ [illegible]	ہرکارہ [illegible]	ضبطی [illegible]	ابکاری [illegible]
مسکرات [illegible]	رہنا شورہ [illegible]	میر بحری [illegible]	محلہ [illegible]

اور ریت بموجب لکہی نیچے کی

مار سہ۳	کابر مہ	رینیان عہ۳	نپڈوا موٹا عہ۳	
پنڈوا ہیترا عدر	دانگ موٹے عہ۳	دانگ بہر ۱۲	بیترا عہ	
اوسرا ۱۴	کہیرہ و کنچہوارہ ہ	رانگر موٹے عہ۳	رانگر بیتری ۱۲	

گیونزہ
عہ۳

پیدائش گیہوں اور جوار کی اسعلاقہ مین زیادہ مہاجن اسمقام کی اکثر قوم مارواڑی و بقال اور رعایا غریب اور کاشتکار سے موقوف بارش پر اور پہاڑ و جنگل کچہہ نہیں ندی اسعلاقہ مین بہتو سنے ہے و بہوج مشہور کل تالاب اٹہیس ۲۸ جسمین خام ہیئس ۲۵ و پختہ تین ۳ اور ان تالاؤن سے اکثر فائدہ زراعت کا حاصل ہے

تفصیل دیہات خالصہ
سـ ۳

اگریا	رجیت پورہ	اکہیڑہ	الملیا
ادپارہ	رنگرورا	اروسے	باگہہ پورا

برتھری	برچوے	برل	بسونا
بکوہان	بمہروے	بوڑاولی	بیرج
بلیمان	بہٹ نا	برہٹا	بہروسا
بہونرا	پوبچہ	پہٹرا	بیٹی کمہرا
پریچہا	پہوگنہان	پورانا تعلقہ نانڈہ	پانڈورے
پہاڑپورہ	پہارگانون	پہاڑے	پوراتعلقہ چرگانون
بہرہتہ پورہ	تانڈا	تالوڑ	چیدنار
چلیر	جوٹرا	چرگانون	چہرونا
ڈبرا	دیورانانڈ	دیبرے	دیول
ڈیڈر	ڈہوار	دہمنان	ہروا
ریہہ	رام نگر	سارن	سلاری
سینان	سیمری	سکری	سی ای
سوارے	سمریا	مشہ پورہ	سیا
فتحپور	کمہرار	کویان	کمہاری

گرگوس	گرگوان	گل پورہ	کمہریا
کہریاگہاٹ	کہریا نانده	کہلی کلان	کہریار یاست
گہوسگوان	لدبارے	لوگا	سودبہارے
موٹہہ خاص	موڑ کلان	موڑ خورد	ہرونا
موساوسے	مہیوا	ناد خاص	نری
ناندبہاڑی	بندسیا	بمونیان	سبئے
تفصیل دیہات معافی			
کہل سے	بگونیان	سوجان	کیمورہ
لڈاورہ			

مختصر حال پرگنہ مہوبا

یہہ ایک بہت پورانا مقام ہی سابقًا کیلکی و کیسلا تہا اور جوالہ دیکا مندر جو بولنی ایا ہی ہے اور بعد نام اوسکا پاٹن پور رہا اور زمان کلجگ سے مشہور مہوبا ہی شروع کلجگ سے چودہ راجہ بنا مز وکسہنبدی ہوئے حال انکا پوتہی بہاگوت مین بیچ ہی بعد اونکی چندیل راجہ ہوئے اور برابر انکی پیڑہی تک سلطنت کی

من بعد شاہ علاء الدین غوری کے قبضہ و تصرف مین آیا کہ چند سال سلطنت اسلام رہی پہر راجہ چھتر سال کی تصرف مین آیا اور پہر گوبند پنڈت کے جالون کے قبضہ اختیار مین اور اب سمت ۱۸۹۵ سی تحت حکومت سرکار در آیا تالاب ان ساگر واقع مہوبا مین کنکر انڈہ نامی ایک مندر بنا ہی کہتی ہین کہ وہ راجہ بلن برمہ کا بنوایا ہی اور اوسکی اولاد کوئی جنیاگڈہ اور کوئی بسوارہ اور گرونلام گیا مین ہنوز پائی جاتی ہی اور درگاہ مبارک شاہ معمرہ مبارک پادشاہ تخمیناً پانصد سال سے بحوالہ ضیا دیو کی متہنا ایک شمعدان نگی زمین مین گڑا ہی لوگ کہتی ہین کہ انتہا اوسکے تحت السری مین معلوم نہین ہوئی بلکہ یون بہی مشہور ہے کہ شجاع الدولہ بادشاہ اودہ نے بنیاد شمعدان مذکور کی کہدوائے مگر انتہا نہ پائی اور ستے جیڈکا کی کرامات سی لوگ کہتی ہین کہ یہہ ہے کہ سمت ۱۸۷۹ کی سال مین سلے نیچو باپا دہو شوکل سالکن مہوبا خاص نے وہین جیڈکا کی مندر مین گردن کاٹی صرف جوڑ گردنکا باقی رہ گیا تہا تین روز تک نبض وہین پڑا رہا کہتی اوسکی خون بہ نہ تہی اور بعد تین روز کی گردن اوسکے اور پہر بدستور صحیح سالم ہوگئی مگر مسمی بہون پنڈا دیبی جیکو خواب ہوا کہ اگر اسکی بہی چڑہاونگا تو نہ بخشا جاونگا اور مقام اوس سی بفاصلہ تخمیناً ایکسٹہ میل کی بارہ چکہاری واقع

کل رقبہ اس پرگنہ کا بتفصیل ذیل ہے *

رقبہ کل ایک لکھہ ایکڑ	منہائے معافی وغیرہ	باقی مالگذاری
سات ہزار ... بسوے ...	معافی وغیرہ بنجر نا لایق جملہ معہ حال ... ایکڑ ... بسوے ... معہ حال ... ایکڑ ... بسوے	مزروعہ بنجر لایق جملہ ... ایکڑ ... بسوے ... ایک لکھہ ... ایکڑ ... بسوے

اور ریتا زمین کی اسطرح ہے

مار	گاہر	پنڈوا	رانگڑ بہری
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کہیرا	رانگڑ موٹے	[illegible]	[illegible]

اور یہ بہ نسبت ربیع کی خریف بہت زیادہ ہی مثلاً روپیہ مین بارہ آنہ مگر پیداوار اجرہ کی کم عمارات قدیمہ مین دیوالہ دیبی چنڈ کا جی و مہادیو و درگاہ پیر مبارک شاہ و ذکریا پیر و ملک جی و پانڈہ و بی بی فاطمہ مشہور مہاجن بیہا الکز قوم برہمن اور چنڈیل اور سب سے مشمولین شمار گہہ بیواری سکنہ گنج کا ہی رعایا سب طرح کی مگر رعایا قصبہ سرینگر خاص از قسم بنیس و چمار کو شرارت مین نسبت بہ اور ونکی ترجیح ہی کاشتکاری صرف بارش سی ہوتی ہی اور بیشتر ہر موضع مین جنگل و پہاڑ واقع ندی کوئی نامی نہین صرف اوڑیل نامی ایک ندی ہے موضع کیما وغیرہ ہوکر نکلی ہے مہوبا کا تحفہ جو اصطار و دیار کو جاتا ہے برگ تنبول ہی مہوبا خاصین بین بالا

بیجانگر و دن ساگر و تیرت ساگر ین جسمین تالاب بیجانگر کو تالاب نامی تمامے علاقہ پر فخر ہے ایک وسیع تالاب اور پہاڑ وان سے اکثر جانب سی گھرا ہے اور مقام دلکش و مسرت افزا و قابل سیر و تماشا دنکار ہے اور اس علاقہ مین کل دیہات مین چھوٹا خواہ بڑا تالاب و نیز جنگل واقع ہین تالاب اگر بھر جاوین تو کنول و سنگھے اوسمین پیدا ہوتے ہی ورنہ کبھی ہوتے ہی ہے

تفصیل دیہات خالصہ

طرف م

اگواوارہ	املیا	اوتیان	الہای
بیجانگر	سنگھے	بسوا	بھگنے
بمھوریا	بنیا تلا	باڑی گدہ	بدورا
بری پورہ	گمھوا	بمھوری تاحنی	بمھوری پرگام
بیلہ	بیلا	بھگورہ	بھدرا
ننہے پورہ	بجھرا	بلکا	بلور
پیوارا	پہرا	ٹیکاسو	تندوے
تکری	تہانہ	جوجھار	جیوارنا

جهرسهوا	پچوابرا	چندپوره	پچکره
پچهتیان	چاندو	جگمریلا	دیدواره
ڈکریا	دیگواہا	دمورا	دہرا
اپپوره کلان	رہلیا	رتوے	ریورا
رایپورا خورد	سرنیگر خاص	سجہارے	سجریا
سجواہا	سکورا	ساه پہاڑی	شمشیرا پہونسرا
فتحپور	کیاہا	کاری پہاڑی	کبری خاص
کراری	کربرے	کہرکا	کہوایدے
گہوتی اہی	گوگورا	گنج	گواری
گہنیڑے	گہوجوڑا	مہوبا خاص	دریبا
مجہلواره	مورانے	ترتلا	موڈہرا خورد
موہی	موڈہرا کلان	کمرے	موچی پوره
نتہوپوره	جیون کیره	نیگوان	نمرو دبلکورا
ماہنا	و	و	و

تفصیل دیہات آوباری

دوم

بڑا	بلہری

تفصیل دیہات معافی

عام

اتوار	توٹیا بڑا	دہودیان	دوہٹ	سلارپور
کمدڑا	کہرا جوڑیا	گوپال پور	نانڈورا	بجپرا

مختصر حال گنہ جیت پور کا

یہہ وہی جیت پور ہی جسکا بیشتر ذکر آچکا ہی اراضی رقبہ اسلاقہ کی تفصیل ذیل ہی

رقبہ کل	منہائی معافی وغیرہ			باقی مالگذاری		
	معافی وغیرہ	بنجر نالائق	جملہ	مزروعہ	بنجر لائق	جملہ
[illegible] ایکڑ ۲ر ۱۵ پول	[illegible] ایکڑ ۲ر ۱۵ پول	[illegible] ایکڑ ۳ر ۴۴ پول	[illegible] ایکڑ ۲ر ۲ پول	[illegible] ایکڑ ۲ر ۲۲ پول	[illegible] ایکڑ ۲ر ۵ پول	[illegible] ایکڑ ۳ر ۲ پول

اور ریت اراضی کا یہہ حال ہے

ماہر	کابر	پدوا	رانکر
[illegible] سی [illegible] تک	[illegible] سی [illegible] تک	[illegible] سی [illegible] تک	۱۲ سی [illegible] تک

جس خریف کی نسبت ربیع کی زیادہ پیدا ہوتی ہی وہ اراضی مکانات میں [illegible] یعنی اچھی

پار چھیت مرحوم وو والہ معروف ڈھولنا باہر آبادی جیت پور کی وو والہ دا
محلہ کہنہ یا وو والہ معروف رامچندر جی کو فوق ہی اور مہاجن اسعلاقہ مین کثرت
سی ہین و رعایا اکثر بدمعاملہ کاشتکاری چاہیے بہت کم ہی و پہاڑ و جنگل زیادہ
کوئی ندی مشہور و معروف نہین یون تو برساتی نالہ بیشمار ہین اسمقام مین قابل
تفریح و تفنن طبع و سیر ایک تالاب وسیع موسوم بہ بیلا تال بالامال آب زلال سی ہے
اور دیہات مین بعض جا تالاب خام ہین آب و ہوا اسمقام کی خوش مشہور ہے
کہ بیلا تال کیطرح راجہ جیند مل نے ڈالی اور جانب اوتر اس تالاب کے ایک قلعہ بنا قدیم
راجہ امرسین کا اب موجود ہی اور دوسرا قلعہ محیط بیلا تال و قلعہ قدیمہ تعمیر کیا ہوا
راجہ جگت راج خلف رشید راجہ چھتر سال کا ہی تخمیناً پچاس برس کا عرصہ ہوا ہوگا کہ راجہ
کیسر سنگھ پدر راجہ پار چھیت مرحوم سی مقابلہ بافواج انگریزی ہوا اگرچہ صدمہ
توپ قلعہ سی مردمان افواج سرکاری کو ضرر عظیم پہونچا الا قلعگیان تاب مقاومت
نہ لاکر براہ تالاب بیگوا انکو چلے گئے اور افسران سرکاری نے تاخت کرکے قلعہ کو
تعیض و تصرف در لاکر سرنگون سے قلعہ کو مسمار کردیا کہ ہنوز آثار و علامت گرنے
سنگہای دیوار و برج کے نمایان اور عیان ہین خاص جیت پور کی آبادی کو مختصر
گرد چھپے ہین اوس پرگنہ مین سب سے برتر چھم ہی یہہ پرگنہ متعلق استشنٹ مہوبا کے

ہی اور مہو بائی بفاصلہ تخمیناً ۱۴ میل کی واقع فقط واضح ہو کہ جو تفصیل قریہ
بابت اس پرگنہ کی مندرج ہوئی ہی وہ نذر واوس میان کے ہی جو ۱۸۱۱ عیسوی مین ہوئے فقط

تفصیل دیہات خالصہ

للعم

اجنیر	اندراتا	امرپورہ	اکونا
ارکٹ مو	بڑہوارہ	بچھورا	بڑہورہ
بسریا	بڑکہیرہ	بچھورے	بچھیہر
بورا	بہگورہ	بہلیارے	بچار
پوروا	پسیان آباد	ٹکریا	تہورٹ
جیت پور خاص	بیلاتال	جیلوارہ	چہتروارہ
داورے	رجوئے	رگولے	راموپورہ
سارنگ پورہ	کرا	کہتورا	کہریا کلان
کہریا خورد	کہورے	کہودے	گوڑہا
کہوٹے	بموڑا	لوہرے	نگرول
مونڈہاری	موئیا	مہوبانڈہ	ٹکاڑا
ہنسلا	رائی پورہ		

تفصیل دیہات اوباری

آری	بگھورا	بمنہورا	پڑا	نگریا
	صرم			

تفصیل دیہات معافی

اتیان	بہوج پورہ	پپرا	سگونیان
		اللعم	

خلاصہ حال پرگنہ گروٹھا کا

مقام گروٹھا خاص خوب آباد اور بہ سواد و فضا و ہا و قایع نگاری یہین تحصیل و تھانہ ہے۔ و ملازمت متصل آبادی خاطر خواہ و زمین ہیت سا واقع کل رقبہ اس پرگنہ کا از روی تعداد پیمایش سابقہ بہ تفصیل ذیل ہے

رقبہ کل	منہائی معافی وغیرہ			باقی مالگذاری			
[illegible] ایکڑ ۱۳ بسوہ ۹ بسوانسی	معافی وغیرہ [illegible] ایکڑ ... بسوانسی	بنجر نا لایق [illegible] ایکڑ ۳۹ بسوانسی	جملہ [illegible] ایکڑ ... بسوانسی	مزروعہ [illegible] ایکڑ ۲ بسوانسی	بنجر لایق جوت [illegible] ایکڑ ۳ بسوانسی	جملہ [illegible] ایکڑ ۲ بسوانسی	

سوای آمدنی مالگی اس پرگنہ مین آمدنی متفرقات بہ تفصیل ذیل ہے

سرکانہ	ہرکارہ	ضبطی	مسکرات
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مینر تحری	**محصول چڑھ**	**ابکاری**	**کل**
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور ریت موافق لکھی ہیچے کی

مار	کابر	پڈوا	موتی رانگڑ
۴	۴	۵	۴
پہتری رانگڑ	ڈہانگ	کہپہار	
۱۴	۶	۱۲	

اراضی پہتری آور اقسام اراضی سے اس پرگنہ مین زیادہ اور نسبت اور جلسون کے پیدایش گیہون کے بہت ہی اس پرگنہ مین ایک قصبہ موسوم بایرج ابے ہے اسمقام مین تعمیر ہای قدیمہ کا نشان موجود مثلا ایک مسجد شیخ خلیل کے جسکے بناکو قریب ڈیڑہ سو سال کی گذری اور دوسری مسجد از آن میر معزالدین جو سمت ۱۱۵۵ مین بنا ہوی اور تیسری ایک اور مسجد ہندی چہور کی جسی بنے ہوی کو کہتی ہین کہ قریب دو سو سال کی سبرے ہوی اتک عمارات قدیمہ مین سی یادگار موجود ہین اسمقام مین سال پیوستہ مین ایک شخص نامی جو کہ قوم بقال سے ایک دیوالہ بنایا ہی وہ بہی عمارات موجودہ وقت مین بہت اچہا ہی مقام ایرج مین ہر سال ماہ بیساکہ مین میلہ ہوا کرتا ہے اور نسبت اور دیہات و قصبات متعلقہ علاقہ ہذا قصبہ ایرج مین مہاجن متمول از قسم صراف و

مارواڑی و کہتری و برہمن اور بقال زیادہ ہین اور مواضع کہونریا و پکہرو
پتہرا و رگدوی و گروٹہا خاص و رم پورہ مین ایک ایک دو دو مہاجن متمول
موجود کرا دہیین سی پرگنہ مین ہرطرحکی مدد نقد و جنس کے پہونچتی ہی اور اس
پرگنہ مین چند اشخاص مندرجہ روسا مشہور ہین جسمین دو سار اکہ مین ایک سو راو
ڈہنگر کہ جنکا ذکر آگی آویگا اور راو ارجن سنگہ گکڑوی والے اور راو دولا جو [illegible]
والی رعایا بظاہر نیک بخت و ہند مفسد نہین الا سقیم الحال معلوم ہوتی ہی
آب پاشی کا یہان رواج نہین اور کاشتکاری بارش باران الہی پر موقوف
اور مواضع بہسینہ و جسونت پورہ و کہوہ و گوکل پیرہ و برسا و برمان و دیوری
و بہت پورہ مین جنگل و پہاڑ بہی واقع ہین بلکہ مقام بہسینہ مین تیندو جنگلی
سور و شکار بہی ہوا کرتا ہے پیدائش خریف کی اس پرگنہ مین کم اور ربیع بہت
زیادہ ندی نامی اور بڑے اس پرگنہ مین دو ہین ایک [illegible] منتی دوسری دہسان
اور موضع دیوری و مسینا و ندیون [illegible] و دہسان کی واقع ہی اسمقام
مین ہرسال ماہ کاتک مین ایک بڑا میلہ ہوا کرتا ہی اور اسعلاقہ جالون مین مقام
متعلق پرگنہ ہذا واسطے پیدائش خربوزون کے مشہور رہتا ہی اور فی الواقع
تمام اسعلاقہ مین وہانکا خربوزہ وقایع نگار کی امتحان مین بہتر معلوم ہوا اور باغ مع پرگنہ

مین مقام پیرا مین شکار اچہا ہی اور بہت دو دیوریمین جو پیدا ہوتا ہی اور کہار
وہ موتی ٹہرہ کا مشہور ہی اور دور دور تک جاتا ہی تالاب اس پرگنہ مین
بہت کم اور کچہ کوئی نہین صرف مقام پیرا مین ایک تالاب خام پتہر و لسنی بنا
ہوا تخمینا تین میل کی گرد مین ہوگا مگر اوس سے کچہہ فایدہ آب پاشی کا نہین
آب وہوا کو لوگ اچہا کہتی ہین اور اس مقام مین ایک صاحب اسسٹنٹ اور ایک
تحصیلدار رہتی ہین اور گرو تہا مقام صدر اسسٹنٹی و تحصیلدار کا ہی ۔

تفصیل دیہات خالصہ

م

بیرپورہ	برماین	برونا	بکرم پورہ
بسا	بیرائی	بہوسنی	بہدرواره
پرتاب پورہ	ٹوگلا	پہاڑپورہ	تہرا
جسونت پورہ	چک پہاڑپورہ	چیکری	چندپورہ
دیوری	ڈہورچہ	ڈہیکری	رامپورہ
رمورہ	رگہولی	رنپورہ	سیلا
سرودہا	کرنپورہ	گرگانون	کہرو

کهرواںچ	کهمان	گروہٹا خاص	گروہٹا خورد
گوسینے	گهٹواری	لکهاولی	نونار
ناگر	نادورا	بیہٹ پورہ	بهٹو پورہ
روندگروہٹا	پرگهنا	بگهیرا	بنیدا
ناری	بساری	بیلا	پیرا
پهولکریا	چاروہواری	دیبنری	دنیرا
راوٹ پورہ	رتوارا	سُرسینے	ستوری
ستورا	سی گانون	کلیان پورہ	کهلا
بنهوا	بروسی	بیرور	بہٹ پورہ
بکاین	پرسا	رورا	رمپورہ
سارول	سکندرہ	جسونت پورہ ثانی	چندواری
اومرگانون	کهای	گڑوی	پرسوہا
دلکهنیسر	کهوریا	پهوریٹیا	بنوچا
ایچ	بهونرا	جلنهوارہ	سرای

شمشیرپورہ سگولی

تفصیل دیہات آدباری

محرم

انگل باندہ دہمنان سنجاپورہ

سیوارو لگری گیرو کہر گمہہ

موسی موہنی کتہ نیان بہسنیہ

مختصر حال پرگنہ دبوہ کا

مقام دبوہ خاص اگرچہ خوب آبادی نہیں رکہتا لیکن جگہہ فرحت افزای گرد و نواح اسکی زمین کہین کہین بہتر کل رقبہ اس پرگنہ کا از روے پیمایش سابق بتفصیل ذیل ہے +

رقبہ کل ایکڑ	منہای معافی وغیرہ			باقی مالگذاری		
	معافی وغیرہ	بنجر ناقابل	جملہ	مزروعہ	بنجر لائق زراعت	جملہ
مساحت ۱۸۱۰ ایکڑ ۲	[illegible] ۱۳ بیول	[illegible] ۱ ر ۲۹ بیول	[illegible] ۲ ر ۲۰ بیول	[illegible] ۲ ر ۱۳ بیول	[illegible] ۲ ر ۲۹ بیول	[illegible] ۳ ر ۱۶ بیول

اور جمعیت متحصلہ تحصیلی کی ہے

مجموعہ / ناقص	مار	کابر	پیڈوا	دوناک
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مجموعہ ربہی / ناقص		کہیرا	رانکڑ	کچھار
[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]

اس پرگنہ مین زمین قسم پڈوا بہ نسبت اور اقسام کی بہت زیادہ اور پیداوار خریف کے بہ نسبت ربیع کی کچھہ زیادہ معلوم ہوتی ہی ایام ربیع مین بیجھڑ یعنی گیہون چنا شامل زیادہ پیدا ہوتا ہی اور خریف مین باجرا و ساوان عمارات کے قسم مین کوئی مکان عمدہ و بنا اس پرگنہ مین نہین مگر سوا ضلع پڈرو بای وکسل دار و سمین ایک ایک دیوالہ البتہ ہی اور کہتی ہین کہ موضع سرسا جسکا اتیورا کہتی ہین سابق الایام مین جا بود باش ملکہان چندیل برادر راجان چندیل والی مہوبا کا تہا کہ بعض علامات اوسکی ہنوز معلوم ہوتی ہین اس علاقہ مین قسم مہاجنان بکثرت نہین خاص دبوہ مین دو دکان مہاجنون کے مشہور ہین و نیز بعض نمبرداران مرادی و اکہد لود سونلاد برا خوش و متمول تر ہین رعایا اس علاقہ کی بیشتر از قسم کانوڑہ و دہند ذخوش معاملہ نہ سنے گئی اور اس پرگنہ مین چند دیہات مین اشخاص قوم سنوڑہیا بہی رہتی ہین کہ جنکا خاص پیشہ سوای دست بردگی نہین اور کہتی ہین کہ سوای روزمرہ کے

وقت شب اس قوم مین سبت بردی کرنا ممتنع ہی اور یہہ لوگ واسطے اسکام کی دور
دور نکل جاتے ہین کاشتکاری بیشتر باران الہی سی ہوتی ہی نالی پیہڑ کی
اس علاقہ مین اکثر جگہہ ہین اور موضع داسنا مین ایک چھوٹا سا پہاڑ بہی ہے
اور تین ندی اس علاقہ مین مشہور واقع ہین ایک بیہج دوسری سوہنہ تیسرے
سندہ اور اس پرگنہ سی علاقہ ہولکر ملا ہوا ہے کوئی جنبر اس پرگنہ مین نا ہین
ہی پیدا ہوتی ہی مگر ایک خاص تالاب دبوہ مین ایک مصیبت سخت سکنان مقام پر ہے
کہ پانی بہت کم علی الخصوص ایام گرما مین تو بڑی مشکل پڑتی ہی بلکہ گذارا دو تا [illegible]
آدمیوں کا ان ایام مین ایک مختصر تالاب [illegible] سے ہوتا ہے بلکہ ایسے تالاب کو باعث
حیات خاص و عام تصور کرنا چاہیے یہہ تالاب بہت چلا تہا اور لوگ گہبرا اوٹہی
تہی کہ جناب کپتان ارسکن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ کی تحریک نواب زین العابدین خان صاحب
اسسٹنٹ کے بمنظوری گورنمنٹ پانچ سو روپیہ واسطے عمیق کرنی اس تالاب
کی دی کہ بہت فائدہ اوسکے عمیق ہو جانے سی ہوا ہے نام اس تالاب کا [illegible]
مشہور ہے اور باقی گوراد برسپہرا دبڈی گانو مین تالاب خام واقع ہین مگر
۱۲ بارون ماس پانی اونمین نہین رہتا ہی اور کچہہ تہوڑی سی زمین ہے اونکی [illegible]
ہوتی ہی دبوہ خاک آب و ہوا کو بیشتر لوگ خوش کہتے ہین ورمیری [illegible]

تفصیل دیہات خالصہ

بالعموم

اودن پورہ	اونچا گانون	اُپہو	آودپورہ
اندہیاری	اکھدیوا	اہی برا	انیگوی
اٹہورا	بہجور	بیسن پورہ	بلہٹا
بٹیڈا	بڈا گانون	بگہیری	بنہرا
بن بیرپورا	برہا	بہمن پورہ	بہب تہرا
پیرچہا	پنڈری خورد	پہرا	پیری خورد
ہردوا	ٹماوے	جیت پور کانور	جیت پورہ گوجر
جاکھولی	جلال پور	جگدیو پورہ	چنڈروا
چوری	جٹساری	چہپاولی	چہان
دیورا	دیوری	قصبہ دیوہ	دہیالہنی
دادپورہ	دہی	دمنہورہ	ڈدوا
رسول پور	راوت پورہ	رودنی	رنیان
سکری	سمرا	سبحان پورہ	سونسرا

سلگیا خورد	سلگیا بزرگ	سیگونا	کانگسی
کیہا	کیراودے	کنور پورہ	کسل
کشن پورہ	گرواسا	گیان پورہ	گورا
گداولی	لگدوا	ہڑاودے	مبارک پور
ہمیاپور	نرول	ساجولے	اروسی
اسنولی	اودی	بسورا	بہدروا
پورا	نیدری کلان	پورسا	قصبہ تالگانون
گمہرا	جونرے	دلیپت پور	رررد
اکہرا	رتن پورہ	ادری	ستہری
سیمری	سیمریا	سوہن	گینش پورہ
کہدوا	ملوا	نوگانون	بنجہرٹا
ڈاسنا	سوکلارے	کیولاری	المی
بگہاولی	ڈوڈونٹا	چنڈولی	بیرال
بوہرا	بیری کلان	دتیرا	کیلیا

کوڈیا	پھولیرا	سنار	چھرٹا
ڈھورکا	ایسا		

تفصیل دیہات اوبارے معم

چرولی	روڑہ	لاڑولے	بگھہ پورہ	بڑواگڈھی نبد	بیونا گڈھی نبد
کونڈا گڈھی نبد				

تفصیل دیہات معافی

کہکپوڑہ	للواری	ہرپورہ	سجاولپوڑہ	پیرلی

سوائی پرگنجات و علاقجات منضرحہ بالاکی علاقہ کچھوا کہار مین جسکا ذکر پیشتر آیا ہین پرگنہ آور ہین

مختصر حال پرگنہ پہانڈیر کا

اول کل پرگنہ پہانڈیرا اور اراضی اس پرگنہ مین تفصیل ذیل ہے

رقبہ کل	منہای معافی وغیرہ			باقی مالگذاری		
	معافی وغیرہ	بنجر نالایق	جملہ	مزروعہ	بنجر لایق	جملہ
دو لاکھ ایک ہزار [illegible] بیگھہ ۱۲ بسوہ	[illegible] بیگھہ ۱۵ بسوہ	[illegible] بیگھہ ۷ بسوہ	[illegible] بیگھہ ۴ بسوہ	[illegible] بیگھہ ۸ بسوہ	[illegible] بیگھہ ۶ بسوہ	[illegible] بیگھہ ۱۰ بسوہ

اور ریت اقسام کا یہہ حال ہے

مار   گابر   وہانگ   ل

بجار   ہگر   پہگر

فصل ربیع مین گندم ونخود وخریف مین کپاس کی پیدائش بہ نسبت اور جنس
کی زیادہ ہی آبادی بہانڈیر کی بہ نسبت اور قصبات کی اچھی مکانات مین
موضع بہرولی مین مندر پختہ وسنگین مہادیو کا بنایا ہوا بہورس ہزار
راجہ کا جہان پر درسو راتری میلہ ہوتا ہے ورام گڈہ مین مندر پختہ وسنگین
مہاکالی بنا کردہ راجہ ہر سنگ دیو مقام میلہ بماہ کنوار وچیت مشہور
معروف وسوائے مندر کی مزار مقدس شاہ علاؤ الدین وحضرت کپور صاحب موجود
بہانڈیر ایک بہت پورانی بستی ہی اور نشان اوسکا کتب منود سی مفہوم
اہل مہاجن اکثر مارواری وبقال ہین رعایا بیشتر برہمن واہیر ولودہی
ہین وغریب آب پاشی ندارد وباران الہی سے مزرعہ روزگار اس علاقہ کا پیدا
ہوتا ہی ندی نالی معروف واقعہ اس علاقہ مین پہوج وبتبونتی وگولا
وروسندہ ہی کمل اس مقام مین اچہا وبکثرت بنتا ہی سےتے کہ دساور مین
جاتا ہی وترکاری مین سینٹہے یہان کی مشہور ہے دو تالاب پختہ گڈہ موجود
وخام بالائی مین نسبت اور تالابون خام کی مشہور ہین آب وہوا ظاہرا اچہی

یہاں ایک اسسٹنٹ رہتی ہین اور ایک سے پرگنہ اونکی تحت مین ہی فقط واضح ہو کہ پرگنجات متعلقہ کچھواکہار مین جو تفصیل رقبہ بہ تعداد بیگہہ لکہی گئی ہے وہ از روی تحقیقات وقت بند وبست اوس تحصیل کی ہے جو سمت ۱۹۰۰ لغایت سمت ۱۹۱۱ تک کیواسطی شروع سال ۱۸۰۵ء مین ہوا تہا اور ہنوز ان پرگنون مین پیمایش نہین ہوئی اسواسطے حساب ایکڑ پایا نہ گیا اور یہ پرگنجات جالونکا کل گوشوارہ بیگہ سوائے ایکڑ کی غیر موجود ۔

تفصیل دیہات خالصہ

نام دیہہ

ات بری	اتاڑی کہیڑ	اسکوٹ	املیا
اوڑنبا	اوڑنیا خاص	ایرورا	ایروسے
انگوہی	بادری	بٹہری	پچہیرا
بچہوندنا	برانا	برکی سرائے	بریڈا حویلی
بریڈا اسنوپان	بیس پور	بگدا	بگدی
بگہن پورہ	بلتہی خاص	بنڈروا	بہیدپورہ
بہروسے	بہکلا	بیدناری	بچیا پالر

بٹیا سنت	بیجا پارو	پاٹن	پانچور
پریچھا	پالر خاص	پیٹھا نراین پور	بچار
پیروا خاص	پیروا خورد	نٹڑ دکہر	پورا
پیاول	ٹانڈو	تنار پور	تگہر
تلیسر	ٹیند ہوٹ	ٹوڑ	ٹوڑ پیٹھرا
ٹوڑی	ٹوڑی کی سرائے	ٹیتان	چرای
جریائی	جونری خورد	جہانجہہ پورہ	چک سیرخان
چک عبدو	چندرول	چہان	جھڑوری
دلیپت پورہ	دلی پورہ	دہرم پورہ	دہمنا
دہینی	دیورا	دیورے	راج پور
رام پورہ	رام گڑھ	رام نیر	رای پور
رجھورا	ساون	شوتبا	سیتول
ساجورا	سدکا	سرسڑ	سکت پورہ
سکری	سکندر پور	سلیترا	سیماہو

سمہرا	سمہری	سنگھہ پورہ	سوجنا
سوڑاہا	سیورا	سوناری	سہاودی پورہ
ساہ پور	قبول پور	کاسئے پور	گتولی
کملاپوری	کنہرا	کیمارا	کہیڈیو
کہریا جہانسے	کہریا رام	کہریا صاحب	کہریا عالم
کہریا فیض اللہ	کہرکارون	گڈھ مو	گنگاوسے
گوراری	گولارا	گوداہو	گودن خاص
لہرچولی	مادہو پورہ	مڈگنوان	مسترا
مکردسے	ملکنڈارا	موریا	موتڈہی
میاپور	میتھانا پالی	میتھانا بہوج	نادیا
نترا	نچیروسے	نراین پور	نونسے
نری	ہردی	ہنسا پور	لیوا

تفصیل دیہات اوبارے

ے م

علی پور　　گدھی پور　　بساری

تفصیل دیہات معافی

گوپی کھریا　　بادل　　مڑورا　　رنگنوان

حاجی پورہ　　ہرسر　　دہرم پورہ　　برگنوان

بروے　　ہے

مختصر حال پرگنہ ماہوگڈہ کا

قصبہ ... کا تفصیل ذیل ہے

[illegible]

کو ہر سال میلہ ہوتا ہے اور مہاجن مین اکثر قوم مارواری و بقال و اقوام کھجیو
وسیکزو برہمن کے بستا و اور بیشتر رعایا نیک ہے کشتکاری آب پاشی سے بہت
کم صرف مواضع مرداولی و انحو مین و اگب و بیہٹر بکثرت واقع پیداوار
ربیع کی بہ نسبت خریف کی زیادہ و مقام مادہوگڈہ مین شکر بنتی
ہی تمام علاقہ مین ایکسو بائیس تالاب برساتی کچی نہ قابل آب پاشی و نہ
لایق آبنوشی ہیں و تین تالاب جالم ٹہری نگرا اور مادہوگڈہ و مہوبا سے
آب پاشی ہوتی ہی مقام خاص مادہوگڈہ مین ایک تالاب پختہ نوساخت
بنایا ہوا دمی لعل کا لایق سیر و تماشا و آب نوشی کی البتہ ہی صلع میں مقام
کا نام پرگنہ بیٹہا مشہور ہوئی جو معروف مادہوگڈہ ہی آب و ہوا یہان کے
خراب مضعف قوی ہی و موجب ازدیاج ریاح و باعث امراض بادی و رطوبی
اور مقام خاص تحصیل کا بہ تجویز و بذریعہ و بعہد احمد یار خان صاحب تحصیلدار
تیار ہوا حقیقت مین بہ نسبت کل مکانات تحصیل اس علاقہ کی بہت اچھا ہے

تفصیل دیہات خالصہ

اسم

تعداد گانون	[illegible]	اکر بعد	اکر [illegible]

اٹہلامئو	انداہے	اندہارے	اودت پورہ
اومری	اونچو	اہئو	انگوٹہی
برگنوان	بروے	بڑاوے	ہمریا
بسنت پورہ	بکیا پورہ	بنکہرا	بودہن پورہ
بونا پورہ	بہادر پورہ	بہام پورہ	بہبل پورہ
بہگونت پورہ	بہوری پورہ	پنڈورا	پچہ کہرا
پراورانگورا	بورن پورہ	تاتیا	بجتورہ
بجتورہ ثانی	تور مشمول سہارے	تورنا	جمرے
جگراج پورہ	چاکی	جتورا	جتوری
چہریا سلیم پورہ	چہریا	ہندولہ	حضرت پورہ
دابر	دریا پورہ	ڈکولی	ڈمیان پورہ
دوسہے	سہمنا	دہوند مسانگر	دیہا
رام پورہ	رائی پورہ	ریح پورہ	رنگ پورہ
اودو پورہ	سعو	رکولا	رضا نگر

سرای	سرپت پورہ	سرجاپورہ	سگاودے
سلطان پورہ	سِلوڑا	سوپانو باجھہ	سُوتیا
سوٹھار	سہارے	شاہ پور	گاندہ
گُنٹونڈہ	کریلا	گُسرا	گنیز پورہ
کنور پورہ شموله سہار	کوٹرا	کنور پورہ نہال سنگھ	کورا
کوٹ	کیلور	کہرادر	کہرگو پورہ
کہکسیس	کہوداو پورہ	کہریلا	گالم پورہ
گُدرای	گنو پورہ	گڈیرنا	گلاب پورہ
گوبردھن پورہ	لارول	لریا پورہ	لہریا
لہردا	مادہو گڈھ خاص	مہارک پورہ تہانور	مان پورہ
مجھکچھا	مجھونا خاص	مرزا پور	ملک پور
ملو پورہ	مورت پورہ	مہتو اسے	مہندا سہندا
مہوسے	میگھنی	نجاورسے	ندنا جساودے
نودا خاص	نول پورہ	ہردسے	ہنسو پورہ
ہمل پورہ			

تفصیل دیہات او بارے

سگرے ۔۔۔ ناوے ۔۔۔

مختصر حال پرگنہ لہار معروف اندرکھی

یہہ پرگنہ متعلق اسسٹنٹ کچھواگہہ کے ہی +

آراضی رقبہ اس پرگنہ کی تفصیل ذیل ہے +

رقبہ کل	منہائی معافی وغیرہ			باقی مالگذاری		
	معافی وغیرہ	بنجر لایق	جملہ	مزروعہ	بنجر لایق	جملہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور رعیت اوسکی اس طرح ہے +

ار	بچھڑوا	کاہر	راجگر	دانگ

محاصل ۔۔۔ تک ۔۔۔ تک ۔۔۔ تک ۔۔۔ تک

عمارت یہاں اسلاقہ میں موضع ۔۔۔ میں ایک مکان پختہ ۔۔۔ ہی

اور وہاں میلہ عظیم ہوتا ہے اور کوئی مکان مشہور نہیں اور مہاجن اکثر قوم

مارواڑی ہین رعایا اکثر نا دہند افیون اسعلاقہ مین بکثرت پیدا ہوتی ہے
اور جنگل و پہاڑ بہی ہر طرف نمودار ہی خریف بہ نسبت ربیع کی بہت زیادہ
اور تین ندی پہوج و سندہ و سمین اسعلاقہ مین واقع تالاب اسعلاقہ مین نجتہ
و نہ خام اکثر چاہ ہای نشیب مین ایام برسکال مین پانی بہر جاتا ہی و گرما مین خشک
ہو جاتا ہی یہہ مقام صدر اسسٹنٹ کا ہی اور ایک اسسٹنٹ اور ایک تحصیلدار یہان
حاکم ہین ۔

تفصیل دیہات خالصہ

الف بیست و سوم

اٹیورا	اجل پورہ	اودکیس پورہ	اسنہٹ
اسوپورہ	اندرکہی خاص	بابو پورہ	بارہٹ
بنتہری	بجرا علی پورہ	بجیپورہ	بڑی اٹر
بڑو کہرے	بڑو گانون	بڑ ریا	بڑ رورا
بسواری	بوڑ ٹیلہ	بوہارا	بہادر پورہ
بہٹپا	بہٹ پورہ	بہید پورہ	بہجرارے
بہکیم پورہ	بہجونے	بہسن پورہ	پانڈوری

پپیرا اچ	پنچی پوره	پنچی پورے	پیرا تیچ
پرتاب پوره	پرتھی پوره	پورا	تتار پور
تیج پوره	ٹولا بھارہ	تھنور پوره	جسونت پوره
جگناتھہ پوره	جگن پوره	جگن پوره نانی	جمعان
جیت پوره	چاچی پوره	چاند وکھہ	چھچائی
چمروا بزرگ	چمروا خورد	چھباوسے	چنلاوے
چرادلی	چندہی	خورد	خوردوا
دگباہی	دبھرا	دوبگا	دولت پوره
دولت پوره نانے	دوندا سے	دوہر	دھرم پوره
دھیوان	دھور پور	رام پور	راوت پوره
راوت پوره نانے	رتن پوره	رامی سنگار پوره	اوذری
رنادلی بیہڑ	رانی سنگ پور	ریوجہا	سجاری پوره
سلیا	سیلم پوره	سنور پوره	سنگہ پوره
سنگہ پوره نانے	سیام پوره	شاہ پوره	کاری پوره

کریلا	کریاودے	لکروئی	گلورا
کمہرول	کنوان پورہ چکنے	کنور پورہ بھٹودا	گوداریر
گودرا بزرگ	گودرا خورد	گون	کیرا
کہابرے	کہنتوے	کہجورے	کہلے
کہوٹیلا	گیدولی	گڑہی	گوٹہا
گوری	گوڑبیرا	لاڑو پورہ	لیوا تا قصبے
لدہیدا	لوہچرا	لہار خاص	لپورہ
مانگڈہ	مچہرہا	مڑییان	مسکہ پورہ
مہ خاص	مہواسو	مہاییر	مٹیاولی بزرگ
مٹیاولی خورد	مہدوا کریم پورہ	مہرا بزرگ	مہرا خورد
مہری	مہیوا	مہدوا خاص	قصبہ مہونی خاص
ہمیس پورہ	نان پورہ	نیرہا	نکلوان
ہمیر پورہ	ہنگنا	ہیرا پورہ	رادولی
جرولی	[illegible] پورہ	کھوڑا	[illegible]

تفصیل دیہات ادباری

صدم

برکہری	جیت پورہ	ژون	رہاولی

نیبساہی

تفصیل دیہات معافی

صدم

حلواپورہ	شاہ پورہ	سیرن	گدہیان

بمبرا

ای سامعین اخبار و شایقین حالات روزگار رای وقایع نگار مین یہہ علاقہ
جالون مسترسمن فریزر صاحب بہادر کا ایک امر کی لئی بڑا ممنون ہے اور وہ یہہ
کہ خلاف اور علاقوں کی باشندگان دو رجاے اسعلاقہ کو اپنی دادخواہی کی لیے
بہت سا صرفہ و تکلیفین نہ اوٹہانی پڑین اور تاہنوز نہ اوٹہانی پڑتی ہین مگر کہ
اسعلاقہ مین اپنی دیکہا کہ پرگنہ پرگنہ مین لوگونکی دردکی پہونچنی کی لئی اور دادد ینے
کو جو حاکم بافہم بہ تنخواہ بیش مواجب موجود ہین سو یہہ صرف بدولت رای
صواب اندیش مسترسمن فریزر صاحب کے ہین اور ہنوز طریقہ انتظام یہانکا اسی
نہج پر بدستور جاری ہی دیکہی کسقدر لوگونکی تکلیفین سبہتے ہین جہان کہین کہ حاکم

بمقامات دور و دراز مقیم ہیں دردمندوں کو خواہ مخواہ وہاں تک جانا اور
ایک مدت تک کچہری و دربار کرنا پڑتا ہی اور ادہر ادہر پہرنا و بہٹکنا جسکے
حاکم کو تمام ضلع کی رجوعات سے فرصت عنقا ہوی بتحال ہرشیغت کی ہونا
بوجہہ کامل کا تو معلوم ہاں اگر کہی وقت ملا تو بحالت سرسری جو کچہہ دردمند
کی عرض و معروض تک پہونچا یا جسقدر فرصت کی ملی اوسپر عمل ہو گیا بخلاف
اسکی کہ یہاں حکّام مفصل کو صرف اپنی ہی علاقہ کی فکر ہے کیونکہ اونکی ذات سی بہت سا
فائدہ منظلوموں اور دادخواہوں کو نہوگا مثلاً یہاں جسقدر حکّام کو فلٹ
کام کی اور فرصت و فنکے طرفسے دریافت کوائف علاقہ کی لئے اور وقفیت
و علم باشندگان مقام و رعایا کی حالات سے اور اونکی طریقہ سی و اشخاص بدطینت وبد
کردار کی روش سے اور ہر خاص مقام کی پیدائش اور دہانکے طریق تحصیل اور اراضی کی
حیثیت اور مالکان اراضی کی مصارف و آمدنی و سلوک سے اور طریق ملاذمان سرکار موجود
و متعینہ ہر مقام سے کما ینبغی آگاہی نہو یہہ امر محال ہے کہ حاکم ہر امر میں ایسا حکم دی سکے
جو کہ بہتر کیا بلکہ ہمیشہ واجبی ساتہہ انصاف کی موجب حکّام کو وقت تو قلیل ہوا
اور کام چہار طرف سی سامنے آیا اور خیال یہہ ہوا کہ ادہی اسی جیسے ہو تمام کریں
ورنہ مورد مواخذہ کسی دوسرے حکّام بالا دست سے ہونگی اور آدمیوں کے حال اور طرز

واقفیت نہوی تو جب کچھہ فرصت ملی کی جیسا جیمین آوی کا حکم دیدیویگا اور

شاید مجبوری سی یہہ عرض ہے نہ رہ سکی کہ انصاف ہوتا ہے یا بی انصافی سو یہان

ایسی کوئی وقت نہین بلکہ اگر کوئی معاملہ سنگین آجاوی بالایق توجہہ وخود

جانی صاحب اسسٹنٹ کی ہو تو صاحب اسسٹنٹ اپنی نہلین خاص او سمقام مین ہو کر پہونچا

دادرسی وانصاف کے کام انکے تمامی انکو بہم کر دیتی ہین اور خلاف کو اوسکے برہم کر دیتے

ہین اور لوگ عدالتون کے جانی اور تکلیفین او تہانے اور خرچ کی زیر بار ہونی سے

محفوظ رہتی ہین اور یہہ ہے ہر شخص کے رای قبول کر سکتی ہی کہ ایک تہانہ دار جو

صرف چالیس خواہ پچاس روپیہ تنخواہ پاتا ہے اوسکے نسبت ایسی اختیارات کے

حاصل ہونے سی زیادہ تر منطنہ ہر طرحکا رہ سکتا ہی بہ نسبت ایک صاحب اسسٹنٹ

کی جو چارسو روپیہ کے تنخواہ پاتی ہین اور ہم نشین حکام ہین اور ہر طرحکا رتبہ و عزت

وفخر انکو بہ نسبت تہانہ دار کی حاصل ہے اور مثل اکثر تہانہ دارونکی جاہل نہین

بلکہ صاحب علم وفہم ہین ہر حالت مین انکو کسقدر پاس اپنے رتبہ و عہدہ

وعزت اور تنخواہ کا ہوگا اور کسقدر کام سمجھکر کرینگی اور ہر وقت ہر جگہہ بر

ساتہہ ایسی قربت کے اونکی موجود رہنے سے کسقدر لوگونکی تکلیفین بچین گے

مثلاً ایک مجسٹریٹ کو دیکھیی کہ ضلع بہر کا ایک حاکم ایک کسی مقام مین مقیم ہے

اور اکثر بعد جب کے ایک جگہہ سی دوسری جگہہ پر تبدیل ہوتا جاتا ہے تو بیس برس داد خواہ کو لازم
پڑا کہ جزو امر کی واسطے بھی جب تک اپنا گہر بار چہوڑ کر حاضر عدالت ہوولی اور اشٹام پر عرضی
دیکر جب کے منتظر جواب مقیم نہ رہی تب تک داد رسی معلوم اور اگر بسبب تعلقات چند در چند
مجسٹریٹ صاحبکو دماغ سوزی کا وقت نہ ملا تو اور بہی غضب ہے اور سوای اسکی مجسٹریٹ
صاحبکو کچہہ خبر نہین کہ مستغیث کیسا شخص کیا اسکا طریقہ ہے اور کیا حقیقت مین
اسکا حال رہا ہے ہان کچہہ تہوڑا بہت تب البتہ دریافت ہو سکتا ہے جب سرشتہ کا
کاغذ غور سی تنقیح ہوتے ہین اور اوسمین تمام معاملہ وحال تک پہونچیا اوسی وقت ممکن ہے
کہ جب گواہان دروغگو اوس کاغذ مین بار نہ پا سکا ہو ورنہ کو حکام کو بہت کچہہ
بیرونی دریافت اصل واقعہ مین ہو مگر میری رای و امتحان مین بد قماش بذریعہ گواہان دروغ
اپنا کام کر گذرتے ہین اور صاحب عدالت رنج ہی اوٹہاتے ہین اور صریح جانتے ہین کہ یہہ امر سراپا دروغ ہے
مگر جان بوجہہ کر اوسکو تسلیم کرتی ہین سو اکثر بہت سے باتین کہ قانون سے بہی متخیل ہی ستم ظریفانہ
تہی جو حکام کو کثرت سے مقرر کیا جانا مناسب سمجہا سو میری نزدیک انہین کثرت حکام منصف و فرصت
وقت اونکو یہہ باعث رعایا پروری اور عدل و انصاف کا ہے بادشاہ
کو جو استحقاق محاصل ملک کا رعیت سے ہی سو صرف اسواسطے کہ اوسکے
ذریعہ سے وہ انہی رعایا کی آبادی اور اونکے بہبودی اور حفاظت کرے

اور امن و آرام کا سامان ہم پہونچا سکیگی سو اگر ایسی تدابیر کی عمل مین لاسکے جنمین
وہی فایدی حاصل ہون صرف زیادہ اوس سے پڑی کہ اور طرح نہ پڑتا ہو تو
عین انصاف ہی ہو ورنہ یہ تو ظاہر ہے ؏ کہ قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ
گنج داشت ہنوز نوشیروان نمرد کہ نام نکو گذاشت اگرچہ گورنمنٹ شمالی نے تحصیلداران
پرگنجات کو اختیارات ڈپٹی مجسٹریٹی جو دی ہین سو اسنظر سی ہین کہ رعایا کی
مختصر قضایہ و فساد جھگڑے سے اونکی بربادی نہو بلکہ موقع پر قصہ رفع ہوجاوی
لیکن عرصہ سے میری راے مین ایک جبر نقصان نظر آتا تہا کہ اونکو اختیار سماعت
النالشات ابتداً نہ تہا اور بیچارہ مظلوم کو وہی وقت حاضری عدالت کلکٹر
رہتی اور بلکہ زیادہ تر ہوتا کہ ایک عدالت دیکھ کر پہر دوسری مین رجوع لاوی
سبحان اللہ کیون نہو گورنمنٹ عالی و کار منصف روزگار کی آخر کار [illegible]
در مقدمات مالگذاری تحصیلداران کو دیوی اور ماہ ستمبر سنہ ۱۸۵۲ [illegible] جو ایکٹ
[illegible] مطبوع [illegible] تحقیقت مطبوع عام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور نفسانیت خواہ غصہ نے کسیکو رجوع وہان تک کرنے دیا اور حاکم نے
بخیال معاملہ پہونچکر ہر دو متنازعین مین تفریق و تمیز اونکی قصور کا کر دیا تو بھی شر
جھگڑا بڑہنی نہین پاتا اور نہ ولو ہین لوگون کی تسلیم کرنی اور وہین کا وہین رفع
ہو جاتا ہے کیا خوب بات ہو کہ جو حاکم نو متعدد ہون اور فرصت اونکو ہر ایک کے
حال پہونچنی کی لئی بہت سے حاصل رہے اور ہندوستان مین جو شخص اچھی لوگ
ہین وہی ان حکمون پر سرافراز ہون اور حکام بالادست صرف ان لوگونکے
نگرانی اور کارگذاری کی نیک و بد کی تمیز کی لئی مامور رہین اور جو یہہ ہندوستانی
حکام کارفرمائی کرین اونکی اپیل اون حکام کی روبرو پیش ہوا کری اور
مقدمات رہنہ وغاصکی تجویز اونپر منحصر ہے اور تنخواہ ان ہندوستانی حکام
کی بیش مواجب ایسے ہوی کہ اونکی ضروری حاجتو نمین نقصان نہ پہونچ سکی
اور ہر حاکم کی تعلق ایک کام ہو تا کہ وہ اوسکو بخوبی سمجھے اور خاص کام اپنا
جانکر انجام دیوی مثلاً تحصیلدار جو ڈپٹی مجسٹریٹ مقرر کئی گئی ہین یا یہان کی
صاحب جنٹ مجسٹریٹ جو چند اقسام کی کام مین ڈال دی گئی ہین میری رای ناقص مین نتیجہ
اونکی کارگذاری ہر ایک قسم کی کار مین نتیج ایسی فواید حسنات کا نہین ہو سکتا
جیسا کہ خاص ایک امر کی متعلق ہونے ہوتا مثلاً تحصیلدار صاحب کو دیکھی کہ بہت

جگہہ تحصیلدار صاحب تحصیلدار ہی ہین اور ڈپٹی مجسٹریٹ ہی اور علاوہ
ڈپٹی مجسٹریٹ کے افسر پولس ہے سو اصلمین عہدہ اونکا تو تحصیلداری ہے
اور اوسیکے وہ تنخواہ پاتی ہین اور حضرت ڈپٹی مجسٹریٹی اور افسری
پولس کے بدولت تو نری تکلیفین ہے اوٹہاتی ہین پس جبکہ آدمی ایک کام
کرنیکی سے لئے کچھہ پاتا نہین ہے اور وہ کام کیا ہے کہ اپنی خاص عہدہ سے
مکلف زیادہ اور بلکہ ضرر خیر ثواب فرمائی کہ اگر تحصیلدار صاحب بہہ
دیانتداری کی اوسکام کو انجام دیتے ہین تو کیونکر اونکا جی اوسین بیکار نہ
لگیگا بجز اسکے کہ اوسکام کی انجام کی لئی اپنے تئین اپنے جی ہی جی مین مجبور
سمجہکر دم بخود ہوکر یہہ تصور کرلیوین کہ جبتک ہو سکی اپنی قدرہ کی خیر منائے
کیونکہ روزگار تنگ ہے اور چاکری عنقا اور تحصیلدار صاحب پیشتر ڈپٹی مجسٹر
و نیز عمل تحصیلی پر ایک جبر تازیانہ ہے کہ تنخواہ تو کچہہ ملی نہین اور علہ سے ہے
جتنا اور جیساکہ چاہئے نذارد بلکہ میری دانست مین بیشتر جگہہ تو کچہہ ہی ہے
نہین بلکہ اکثر بوقت ضرورت خود تحصیلدار صاحبکو آپ ہی تو امیدوار آپ ہی
محرر تصور کرنا چاہئے اور جو کچہہ واسطے اتمام تر محنت و جانفشانی و عرق
ریزی اوس کام کی تحصیلدار صاحب کو انعام یا اجر ملتا وہ الزام ہی کہ کم ہے

یہہ بن نہ آیا اور وہ کام سے کہ تنے بگاڑا اب کے سوای جو ایک طرح کی مصیبت
و خواری نصیب تحصیلداری سے ہے وہ ایک اور رشتہ افسر پولس کے بدولت
و ہان سے ہے و تحصیلدار صاحب اوسے کام فوجداری مین مثل تہانہ دار کی بالاد ستی
نخواہ مخواہ کی مصیبت مین پڑ گئی ہین اور بلکہ دار وغہ انہین ڈپٹی مجسٹریٹ کو
اب کام مین تصور کرنا چاہیئے اور تہانہ دار صاحب نایب دار وغہ اونکی
کہلاتی ہین اب اس رشتہ سی بہہ افسر پولس صاحب ربوٹون تہانہ دار بر دستخط
کرنیکی لیے بہت سے پابند ہین اگر کچہہ واردات سخت ہوجاتی تو افسر پولس صاحب
ویسی ہی مستوجب مواخذہ ہین جیسی کہ نایب داروغہ صاحب بلکہ اگر نایب داروغہ
صاحب فورا ہوشیار ہین تو افسر پولس صاحب ایک مصیبت سخت مین گرفتار ہین کیونکہ
صاحب فورا مہربانی فرماتی کہ آپ بدولت افسر کو ایسے و ڈپٹی مجسٹریٹ صاحبکو
سوای دقت و تکلیف کے اور کیا نصیب ہے کاش اگر ڈپٹی مجسٹریٹ کو حاکم
حکومت حاکمانہ و مواخذہ بہی ساتہہ اوسی قاعدہ کے نصیب ہوتا تو بہی سخت فرق
سی سمجھے ایسی حالات مین جنکا ذکر بہت اختصار سی ہوا اور جو جو خاص نقصان ملک
ایک ایک مہینہ سے ایسی ہی یہ و مقدمون انواع انواع کی قانون مین بہت سے
مین مذکور او نکا موجب طوالت بیان کرنا ہی ہے مختصر کہ کیا انصاف کے جا ہی ہے

کہ جناب تحصیلدار صاحب کے اسمیلے یہہ ہی کہ اوسکام کو اوسی آنکھہ سے دیکہین
کہ جیسی تحصیلدار کی کام کو دیکہتی ہین اور جب توجیہ کامل کسیکام مین نہین
ہوی تو واد دینے معلوم اگر گورنمنٹ عالی وقتاً کبہی ان حالات پر نظر فرماکر
ادہر سبب سے اون قبایح کو پہونچی تو کیا عجب ہے کہ اور دوسرا طریقہ مرعی ہو
جاوی ایک تشخیصکو علاوہ اوسکی تہ مینے خاص کام کی ادہر بہت سی ایسی کامون مین
ڈالنا کہ جسکی بدولت کچہہ ملنا جلنا نہین لیکن ایکدن اپنے تئین کہو بیٹہنی کا
ڈر لگا ہوا ہی ایک بڑا خلل اوسکے خاص کام مین نہ ہے ڈالنا ہی کیا خوب بات ہے
کہ جیسی منصف لوگ سانہہ ایک ترقی کی بعہدہ صدر امینے مفصل مین مقرر ہین ڈپٹی
مجسٹریٹ بہی علیحدہ مامور ہون اور مجسٹریٹ صاحب اونسے کام لیوین اور اونکے
کارفرمائی کی نگرانی کرتی رہین ہندوستانمین لایق کارگذار و مستعد ایسے ادہر
بڑہی لکہو کچہہ کمے نہین اور یون تو ہر ایک قوم مین دنیا مین نیک و بد
موجود میری ارہین فوجداری کی شرشتہ کی لیے جیسی ضرورت مستعد و عقل
کی حاکمون کی ہی اور شرشتہ کی لیے چندان ضرورت نہین کیونکہ اس شرشتہ
کی حکام کی بدولت امن وامان ہرطرحکا و حفاظت جانکی و رعایا کی آسایش

وخوش گذرانی کی امید ہی اور اورون کی ذریعہ صرف انتظام ملکا خواہ ملکی ہو یا رعایا کا جی نی چاہا کہ اور بہت کچھہ لکھی لیکن ادب کا حکم ہی کہ خاموش رہو بھلا نقارخانہ مین طوطی کے آواز کہین سنائی پڑی ہے اور راست تو یہ ہے کہ ذرہ کو آفتاب کے روبرو کیا رتبہ ہی جہان اس پردہ ہستی مین ایسی بڑے بڑی فرمانروایان واصحاب عقل ودانش ہین وہ جو سمجھتی ہین اور سمجھے ہین وہ اصل بہت درست ہے اور باقیون تو ۵ ہر کسی بخیال خویش خبطی دارد فقط

مختصر حال روسا علاقہ جالون کا

واضح ہو کہ اگرچہ معافیدار اور دو دو چار گانون کی قابض علاقہ جالون مین بہت ہین مگر وہی رئیس کہ جنکو زمانہ حال مین اختیار و اقتدار حاصل ہے اور صاحب تحشم وشمول ہین صرف تین ہین *

راجہ صاحب جگمن پور رئیس سرای جاگیردار پرادن سابق معروف گدی نشین

سو راجہ صاحب جگمن پور ورئیس سرای کو تو اپنی اپنی علاقہ مین سوای مقدمات سنگین فوجداری کی اور ہر طرحکی معاملات فوجداری و دیوانی و مالمین اختیارات ہر طرحکی حاصل ہین مگر جاگیردار پرادن کو سابق مقدمات خفیفہ فوجداری مین اختیار رہا مگر اب کچھہ عرصہ سے مسدود ہے *

مختصر حال ریاست جگمن پور کا

یہہ ریاست پرگنہ کنار مین واقع ہے اور اس ریاست مین چھیالیس ۴۶ موضع ہین وراب اس ریاست کی راجہ جیچند قنوج والہ اور باجی راو پیشوا ہین اور اصل موہوب راجہ بسو کہہ تہے اور اب راجہ مہیب شاہ قابض ریاست ہین اور چار ہزار سات سو چون روپیہ بطور اوباری کی داخل کرتے ہین اور انکا سے خام علاقہ کی ظاہر مین تخمیناً بستہہ ہزار سال کے مشہور ہے مگر اصل مین اس سے کہین زیادہ معلوم ہوتی ہی

جگمن پور	ہمیر پور	کنجونسا	لڑو پور
بیرا	چھوٹما	ہمت پور	شیخ پور
پتراہی	نہنے	گرول	تمار پور
کنار	کمہروا	بہتورا	گلی پور
رود والی	مان پور	مکا پور	عالم پور
سنگہ پور	رتن پور	کتلو پور	سلووا
اسمعیل پور	راوسنے	مڑاہی پور	لتاولی

دہوتا	برولی	مہنڈولے	ڈرکانون
اومرے	گیت پور	محمد پور	محمود پور
اودیت پور	منسی پور	گوڑہا	نعمت پور
رتن پور	سنگھوڑے	بہرائین	پپتاپور
ببیاپور	شہزادی پور	ا	ا

کہتی ہین کہ یہہ علاقہ عرصہ دراز سے قبضہ مین خاندان رئیس کی چلا آیا ہی اور راجہ جی چند نے جنکی لڑکی راجہ بسوکہہ کو بیاہی تہی سمت ۱۱۵۶ مین جنہیر مین ملا تہا اور سمت ۱۸۲۳ مین رگہناتہہ راو باجی پیشوائی علاقہ مذکور کو بنام راجہ رتن سنگہ جد قابض حال بحال کیا اور سند بقید بحالی پشت در پشت بوارثان رتن سنگہ مرحمت کی اور اگرچہ زر مذکور طرف سے اس رئیس کی بطور نذرانہ خواہ اور باری اکثرت سے داخل سرکار حاکم وقت ہوتا آیا ہے مگر بصحت حال اسکا دریافت نہین ہوتا کہ کب سے اور کسطرح پر مقرر ہوا لیکن یہہ پایا جاتا ہے کہ عہد سے بالاجی با بارسرجا ہون بلکہ بیشتر سمت ۱۸۳۰ سے داخل ہوتا رہا ہے اور جب عملداری مرہٹی سے تہی تب سات ہزار چار سو ستر روپیہ سکہ بالاشاہی زر نذرانہ مقرر تہا مگر دو ہزار پانچ سو روپیہ بموجب حکم گورنمنٹ مورخہ ۲۵ اگست ۱۸۴۶ع بوجہہ نقصان سابق تخفیف کی گئی رئیس وقت

جنگلون پر مین رہتے ہین اور ایک قلعہ اسمقام مین واقع ہے الّا کچھہ نام اور
کچھہ سنگین خبرگیری مرمت قلعہ مذکور معدوم آور یہی قلعہ کہ مسکن رئیس ہی نظر
ظاہر ایسی عمارت نہین کہ لایق قیام ایسی رئیس کی ہو اور ایسی مقام مین واقع
ہی اور اسطرحکا کہ دیکھنی سے نظر کو نہ بہاوی اکثر مکانات شکستہ ہین اور ایک
اور قلعہ ادمرہے مین علاقہ رئیس مین واقع وہ البتہ مستحکم اور قابل دیکھنے کی ہی
اور ظاہرا اوسکے خبرگیری مرمت و ترمیم کی طرف سے رئیس کے رہتی ہی یہہ ریاست
بموجب منظوری گورنمنٹ مورخہ ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۸۶۲ء نسلاً بعد نسلاً و بطناً بعد
بطناً بحال رہے اس شرط پر کہ قسط معینہ سرکاری بابت ادی بار وقت مقرر کی
ادا ہو ورنہ دو ایک مواضع منجملہ علاقہ رئیس بقدر زر ادی بار کے ضبط کی جاوینگی
رئیس کو اپنی علاقہ مین سوای مقدمات قتل و غارتگری وغیرہ کی دیگر مقدمات
مین اختیار کارروائی و تحقیقات حاصل ہے اور امور دیوانی و مالی مین بہی
رئیس مختار ہین لیکن اگر کچھہ مستغیث کی دادرسی کامل نہو تو رئیسکو بہ نسبت
اوسکی حاکم علاقہ جالون کیطرف سے ہدایت و تاکید ہوتی ہے اور کیفیت کار
روائی طلب ہوا کرتی ہے فقط

مختصر حال ریاست تورسرای کا

یہہ ریاست متصل پرگنہ گروٹہا کی واقع ہے اور ایک تہہ مواضع حسب تفصیل
ذیل قبضہ مین رئیس حال کی ہین اور قابض حال کیشو راو ڈنکر صاحب اولاد و انتظام
ہین اور شجرہ خاندان رئیس جالون کی دیکہنی سے واضح ہوگا کہ رئیس وقت گورسرای
و رئیس سابق جالون ایک جدی اور ایک ہی خاندان سے ہین بابو راو خند
قابض حال یعنی رئیس وقت برادر خورد حقیقی گوبند راو پنڈت رئیس
اولین جالون کی تہی کہ بالاجی گوبند کی گوبند پنڈت کو اپنی طرف سی متبنی کیا تہا
اور ستمبر سنہ ۱۸۳۱ کی گورسرای معہ دیہات متعلقہ اوسکی شامل جالون کی تہا چنانچہ بعہد
ڈنکر راو آبا و جد کیشو راو ڈنکر بقبضہ خاندان گورسرای الگ ہوکر رہا اور مبلغ چوبیس
ہزار سکہ بالاشاہی کہ جسکی بائیس ہزار پانچ سو کلدار ہوتی ہین اوبارکی سالیانہ
کی بندہی تہا کہ ہنوز جاری ہے اور سرکار مین یہہ داخل ہوتی ہے اور چونکہ
فیما بین رئیس جالون و بزرگان قابض وقت ریاست گورسرای نوعی مغایرت
نہی بلکہ بیشتر متفق و بشمول ہمدیگر رہتے تہی اس سے جبکہ بعہد ڈنکر راو بصلاح
باہمی دنجہ بزاہمدگر ریاست گورسرای علیحدہ باختیار بزرگان رئیس گورسرای
چہوڑی گئی معلوم ہوتا ہے کہ کسیطرحکی سند رئیس جالون خواہ سرکار پیشوا کے
طرفسی نہین ہوئی صرف از روی بندوبست خانگی رئیس جالون ریاست

علیحدہ کی گئی چنانچہ چند چٹھیات واسناد ہولکر و پیشوا و دولت رای
و مہاجی سندھیہ و دیگر روسا مثبت قبض و تصرف بزرگان رئیس بر ریاست
گورسرائے بطور خود علیحدہ جالون سے موجود بلکہ بابو رائے پنڈت جو بیشتر
بمقام پونا حضور پیشوا حاضر رہی وہی ہر طرح کی امور متعلقہ ریاست جالون کے
منتظم و محافظ پیشوا صاحب کے دربار میں رہے مقام گورسرائے ایک اچھا قصبہ
ہی اور بائین قلعہ ایک تالاب پختہ قابل سیر و تماشا واقع ہے اور وہ قلعہ
مسکن رئیس ہے یہہ قلعہ سنگین ہے و مستحکم اور رئیس کے طرف سی قلعہ و دیگر
مکانات متعلقہ کی ہر طرح خبرگیری رہا کرتی ہے کہ اس سے آج تک معمور
وہ مکان عجیب خوش معلوم ہوتا ہے اس ریاست مین سوائے قلعہ مذکورہ کی تین گڑہی اور
ہی خام ایک موضع دہوراین دوسرے موضع انرسوا مین تیسرے موضع
کرکنوا مین واقع جبکہ یہ ملک بہت قبض و دخل سرکار انگریزی ہوا پنڈت
بسواس راو کامدار سابق ریاست جالون نے تئیس ہزار روپیہ بالائے جمع گورسرائے
قرار دی تہی کہ نظر بجمع مذکورہ بالا واقعہ ۲۹ ستمبر ۱۸۴۰ع لفٹنٹ ڈولن صاحب
بہادر سپرنٹنڈنٹ سابق نے زر دوامی مقرر کی اور رئیس کو یہہ ہی مرفوع کیا
کہ نصف باگہ یعنی تئیس سوار جو مقرر تہی اونہین برخاست کردین

اور اوکی برخاستگی سے جو بارہ ہزار سالیانہ پس انداز ہوگا اوسی جمع سرکار
مین محسوب کرین مین بعد واقع ۲۴ فروری سنہ ۱۸۴۲ع صاحب معصوف نی بلحاظ
بحال راو صاحب و بربادی و تباہی علاقہ کر کی حکم مجاریہ سابقکو منسوخ کیا اور
جمع سرکاری صرف تینتیس ۳۳ ہزار سالیانہ بحال و برقرار رکہی مگر تاریخ ۲۴ فروری
سنہ ۱۸۴۲ع کو مستر سمن فریزر صاحب جنٹ اگورنر جنرل سابق نے بوجہ ثبوت پہونچنے
اس امر کی کہ رئیس جالون نے کبہی زیادہ چوبیس ہزار روپیہ بالاشاہی نہین لیا
یہہ تجویز فرمائی کہ چوبیس ۲۴ ہزار بالاشاہی سی زیادہ لینا مناسب نہین کہ
سبب وہی بائیس ہزار پانچ سو کلدار او بار کی طرحپر رئیس کیطرف سی داخل
خزانہ سرکار ہوتی ہین رئیس وقت کی وفاداری و خیرخواہی مین ساتہہ سرکار کے
تشکیک نہین اور بلکہ جبکہ زمانہ مین کہ بندیلکہنڈہ مین ڈونڈی یعنی غدر برپا تہا
اور جب چرگانون فتح کیا گیا فوج رئیس کی بمدد سرکار موجود تہے جبکہ رئیس آخر
جالونکا واقعہ ہوا او سوقت مین منجملہ تین دعویداران کے ایک دعوی ریاست
کا طرف سی اس رئیس کے بہی پیش ہوا تہا حتی کہ جبکہ پیشگاہ گورنمنٹ سی
واقعہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۴۲ع کو حکم ضبطی علاقہ بسرکار ذمہ ثابت ہونہ پہونچنی استحقاق
کسیکی دعویدار کا نافذ ہوگیا تب سے اس رئیس وقتی ہر طرحکی کوشش و التجا بحضور

جناب گورنر جنرل بہادر بدعوی کامیابی ریاست جالون از روی استحقاق
کی کی لیکن دست امید دامن مراد سے کوتاہی رہا رئیس تو بامید ملنی جالون کے
ہی رہا اس اثنا مین تحقیقات اونکی جاگیر کی ہوئی اور بعد تحقیقات نذر وفا کے
رئیس رای صاحب سپرنٹنڈنٹ و صاحب ایجنٹ بہادر اسطرحپر قرار پائی کہ
سرکار کو اس جاگیر سے دعوی نہین جبتک کہ نذرانہ مقررہ ادا ہوتا جاوے
اور یہہ جاگیر ہمیشہ کیواسطے بحال و برقرار رہنا چاہیے مگر واقعہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۵۰ء
پیشگاہ گورنمنٹ سے اسطرحپر حکم نافذ ہوا کہ اس جاگیردار نی خیرخواہی سرکار کی
کی ہے اسواسطے تاحیات اوسکے بدستور رہے اور باری دیوی اور بعد رئیس
قابض الوقت کی صدر کو رپورٹ کیجاوی فقط سوچونکہ یہہ امر بخیر معلوم ہے
کہ بعد رئیس کے کیا ہوی سو اب رئیس کو جالون چھوڑ اپنی ریاست کی فکر
پڑی ہے آمدنی سالانہ اس ریاست کی بتعداد ساٹھہ ہزار کی کہتے ہین اس
رئیس کے علاقہ مین اپنے طور پر بندوبست فوجداری و مال و دیوانی کا بہ نسبت اور
ریاستون اس علاقہ کی اچھا ہے اور چونکہ صاحب اولاد ہی ہر ایک طرحکی کار کا انتظام
موقوف اوسکی اپنی فرزندون ہی پر ہے اور نتیجہ کارگزاری امور ملکی و مالی
بطرز و طریق مروجہ علاقہ جالون کے ہے اور اس ریاست مین نہایت تفصیل

ذیل متعلق ہین اور اگرچہ امورات مال و دیوانی مین رئیس کو اختیار تجویز و فیصلہ حاصل ہے مگر معاملات سنگین فوجداری مثل قتل و ڈکیتی وغیرہ مین تحقیقات و تجویز موقوف رائے حاکم جالون پر ہے رئیس کی طرف سی اطلاع ہوتی ہے و نیز کوشش بگرفتاری مجرمان وغیرہ و سوائے امور فوجداری کی اور امور مین ہے اگر کوئی بہ پیشگاہ حاکم جالون کسیطرح مستغیث ہووے تو بحالت ضرورت رئیس سے نسبت مقدمہ مستغیث استفسار بہی کیا جاتا ہے

قصبہ گورسرای	اترسوما	اجیرمے	انڈدل
عالم پورہ	اڑجرا	اچوسا	ایکسل
کٹھری	گڈہی کرگانون	کرگانون ٹیرکا	کونڈری
کہلار	گہڑسینے	کہریاخورد	کہریا بات
کہدرپور	گیداکبولا	گوسنتے	گاتا
گوکل	گورا	چہردرا	چکہورا
جہجہارپورہ	جہبرا	چہجہریا	ڈکوسے
دونڈری	بلہٹی کہیت	دیوار بزرگ	دیوارسارن

دہنتورا	بونونے	بنگیرا	بکا
پیتہا	پتہر پڑی	پہرا	فریرا
بمروکے	بامور	برگانون اہیر	بلہٹی اکیلے
بڑگانون کنہگار	برورا	بچپیہ	برم پورہ
بہدر وارہ	بہر سونڈا	مڑوری	ڈڑہ پورہ
میڈکا	لمہٹا	لبہیرا	سیمرا
سنوگٹا	سنگہار	سی پورا	ہردوا
ہساری	〃	〃	〃

مختصر حال ریاستہا اون کا

یہہ جاگیر پرگنہ جالونمین واقع ہے نام واہب جاگیر کا معلوم نہین ہوتا مگر وہہ بزرگان قابض وقت وچہمن سنگہ پائی جاتی ہین اور نزد بہادر نبیرہ بچہمن سنگہ زمان حالمین قابض جاگیر ہے اور اوباری سرکار مین ہزار پانچسو پچپن روپیہ اسجاگیر پر مقرر ہین قابض وقت جاگیر قوم سینگر مین سے ہین اور کہتی ہین کہ یہہ جاگیر بادشاہ دہلی کیطرف سے بزرگان قابض حالکو عطا ہوئی ہے مگر صداقت اوسکی بوجہہ موجہہ منکشف نہین الا معلوم ہوتا ہے کہ بعد ا

تعلقداری مرہٹون سے اسکی ملکیت بزرگان قابض وقت نی اسجاگہ کو بزور
تیغ حاصل کیا پیشتر سمت ۱۸۱۱ کی گڈہے سراون کی بقبضہ ایک شخص قوم برہمن
نامعلوم الاسم کی سے تہے جبکہ سمت مذکور مین گوبند بٹ رئیس اوجالون
بمعہ سامان رسد جو کہ واسطی فوج مرہٹہ کی سے لیئے جاتی تہے اثنا راہ
متصل پاٹ نبہٹ کے ماری گئی اور اسعلاقہ مین غدر و فساد برپا ہوا غرض
بہادرنی جو بزرگان قابض وقت سے تہا ایک جماعت اپنی قوم کی فراہم
لاکر قلعہ سراون اور دیہات مفصلہ ذیل پر قبض و دخل اپنا کر لیا

سراون	کھتوسے	دولت پور	اکیل پور
بودن پور	بلم پور	نراین پور	

بعد اسکے سمت ۱۸۱۱ء مین اودہے راجہ نے موضع ہنگوتا کو اپنی تصرف مین لایا
اور سمت ۱۸۲۴ء مین بچہن سنگہ جد و بیرم سنگہ لبدر قابض وقت نے موضع
بہوارکو اپنی قبضہ مین کیا مگر پیشتر سمت ۱۸۲۳ تک خراج اسموضع کا طرف
سی اونکی سرکار جالون مین بطریق جاگیر سے ادا ہوتا رہا مگر سمت ۱۸۴۶ مین بہی
اوسی بہی داخل سراون کرلیا اور سمت ۱۸۴۲ مین جد قابض وقت نے موضع جکھوا
کو بہی اپنی تحت مین کرلیا کہ سندی کی رو سے عطا ہونا اسجاگیر کا جاگیرداروں کی بزرگو

معلوم نہین ہوتا اور نہ سند رئیس جالون کی بہی مدد سے اسجاگیر کی سبب بہی ہوئی اور یہ بہی
نہین پایا جاتا کہ اوباری کب سے مقرر ہوئی اور کس وجہہ سی صرف تین ہزار سات سو
اکیاون روپیہ سکہ بالاشاہی کہ جسکی تین ہزار پانچ سو چہبیس روپیہ کلدار ہوئی اوباری
اسقدر کم اتنی بڑی جاگیر مین تجویز ہوئی فتح سنگہ پدر قابض وقت صاحب تمول و تحکم تہا
اور اکثر رئیس جالون سے سر مقابلہ اوٹہاتا تہا بلکہ دفعات ترا اوباری بہی نہین دیا
اور خود سری کی اور ریاست جالونکو کہ ضعف آچلا تہا اسقدر زور کہان تہا
کہ حاکمانہ زر مقررہ وصول کرتی ہان جسقدر راضی خوشی سی ملا لی لیا فتح سنگہ
بعد عملداری سرکار کی راہی عالم جاودانی ہوا اور واقعہ ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۴۸ع کو ولیم
ہنری سلیمن صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل نے گدی بندیلہ بنام ندر بہادر قابض
وقت خلف فتح سنگہ منظور فرمائی اور تحقیقات حال معافی مین صاحب سپرنٹنڈنٹ
و صاحب اجنٹ بہادر کی راے اس لحاظ سی کہ بزرگان قابض وقت نی جاگیر کو از روی
فتح کی حاصل کیا تہا اسطرحپر قرار پائی کہ جاگیر دار مستحق جاگیر اوسی طرحپر جیساکہ آب
قبضہ مین ہے تاوقتیکہ سیدہی رشتہ مین نسل ذکور سے موجود ہوئی ہی اور جب ایسا
وارث نہو تب دوسری وارث ذکور رشتہ مند قریبی کو آدہی جمع پر اور بحالت
نہونی وارث کی ضبط ہو مگر پیشگاہ جناب گورنر جنرل بہادر ہندسی واقعہ تاریخ

۱۶ ار جولائی سنہ ۱۸۵۵ع اسطرح پر حکم نفاذ پایا کہ تا حیات نذر بہادر کی او باری بنی رہے
اور بعد اوسکی کچھہ زیادہ جمع پر بندوبست کیا جاوی لگاسی خام اسجاگیر کے
قریب اٹھائیس ہزار روپیہ سال کی ہے اور جاگیردار صاحب دول اور اوسکی بہائی
سوای جاگیر کے ایک طریق ہوار گروی کا بہت سا جاری ہے کہ اوسکی ذریعہ سے
بہی بہت سا مفاد جاگیردار کو حاصل ہے +

مختصر حال کچھواہہ گہار و روسا کچھواہہ گہار

واضح ہو کہ یہہ کچھواہہ گہار سابق مین تحت حکومت خاص مہاراج سندہیہ کی تہا
کہ بوجہہ بی انتظامی و نفاق کارفرمایان وقت اوس دربار کے اب یہہ علاقہ
معہ اور پرگنجات کی واسطی مصارف فوج کنٹنجنٹ سرکار کی تفویض گورنمنٹ
ہوا ملخص حال اسطرح پر ہے کہ جب دولت راو سندہیہ مہاراجہ گوالیار سنہ ۱۸۲۷ع
مین لاولد مرے بیجا بائی صاحبہ اونکی بیوہ کو راج پر تسلط حاصل ہوا اور اونہونی
چاہا کہ کسیکو اپنی خاندان مین سے جانشین مہاراجہ مرحوم کا کرین مگر بوجہہ فقدان
کامیابی ارادہ آخرکار اونہونے خاندان سندہیہ مین سے مہاراجہ جنکوجی راو
سندہیہ کو متبنی کیا جب یہہ مہاراج بسن تمیز پہونچی اونہونے امور راج مین مداخلت
کرنی لگی ایسی چاہی کہ اسمین ان بائی صاحبہ و مہاراجہ کچھہ فساد واقعہ ہوکر مہاراجہ صاحب جنکو

اختیار حاصل ہوگیا اور بائیصاحبہ گوالیار کو چھوڑکر آگرہ تشریف لیگئین سنہ ۱۸۴۱ع
مین مہاراجہ صاحب بیمار ہوئی اور ساتوین فروری سنہ ۱۸۴۳ع کو اونہون نے
رحلت فرمائی بیوہ مہاراجہ صاحب مرحوم نی جنکے عمر کل تیرہ سال کی تہی
بصلاح ارکان راج مہاراجہ جیاجی راو کو جو اب سریر آرای فرمانروای
راج گوالیار مین ستبنے اور گدی نشین کیا کرنیل اسپیر صاحب ریذیڈنٹ گوالیار
نی چاہا کہ ماما صاحب ماموں مہاراج مرحوم کو عہدہ وزارت کا عنایت ہووے
بعد تکرار اونہون نے پایہ وزارت پایا مگر واقعہ اکیسوین سنہ ۱۸۴۳ع کو مہارانی صاحبہ نے
شکایت وزیر صاحب ریذیڈنٹ کو لکہہ کر بعد مرور چند روز عہدہ سی معزول کرکے
خارج کیا اور دادا خاصگی والے بجای ماما صاحب مدارالمہام ہوئے اور مہارانی
صاحبہ کو ہر وضع کی صلاحین دینے لگی اب اسوقت مین بالکل اختیار فوج کا ہتہ
لگا چونکہ دربار گوالیار نے ماما صاحبکو خارج کرکی اون شخصونکو جو سلطنت انگریزی
کی خلاف عمل کرتی تہے اختیار دیا اسلئی لارڈ الینبرا صاحب گورنر جنرل بہادر
ہندنی افواج سرکاریکو قریب دریای جمن جمع ہونیکا حکم نافذ فرمایا اسی اثنا مین
راج گوالیار مین فسادات برپا ہوتی گئی مہارانی صاحبہ نے بدنعات صاحب ریذیڈنٹ
کو جو بمقام دہولپور تشریف لیگئی تہی طلب فرمایا ولیکن اونہون نے یہہ جواب دیا کہ جب

داداخاصگی والی سپرد سرکار ہونگی یا بعد اخذ جرمانہ خارج کئی جاوینگی ہم نا آوینگی

اسعرصہ مین جناب گورنر جنرل صاحب بہادر نی خود عزم گوالیار برفع نفاق کا بر

فرمایا وہ ہمدرین اثنار مہارانی صاحبہ نی داداخاصگی والی کو قید فرماکر تفویض

سرکار کیا جبکہ ماہ دسمبر ۱۸۴۳ع مین جناب گورنر جنرل بہادر دریای چنبل کو عبور فرماکر

ملک سندہیہ مین تشریف فرما ہوئی کچہہ پلٹن فوج سندہیہ کی براہ خود سری

ودبی سر و ساما فوج سرکار سی بمقابلہ پیش آئین چنانچہ ایک لڑائی مقام مہاراجپور

مین جہان جناب لارڈ ایلنبرا صاحب گورنر جنرل وجناب سر ہیو گف صاحب

کمانڈر انچیف بالاتفاق معہ فوج ظفر موج کی تشریف رکہتی ہتی واقع ہوئی

اور دو لڑائیان مقام چاندا و نیار مین جسجانب جنرل گرے صاحب مامور

ہوئی تہی اب اس لڑائی مہاراجپور مین وقایع نگار ہی بہرکا بی جناب

کرنل صاحب اسسٹنٹ سکرٹری جنرل کی موجود تہا اور میدان رزم کو عین

ہنگامہ جدال وقتال مین دیکہتا پہرتا حقیقت مین تہوڑی سی جماعت گوالیار جو

خود بی فرمان برداری حکم کسی افسر کی لڑی خوب لڑی اسمین شک نہین کہ اونہون

نی داد دلاوری کی جیسا کہ چاہیئی دی لیکن کیا فوج سرکار کی مقابلہ مین کسینی

فتح پائی ہی آخرکار سب لڑائیونمین مردان رزم آور گوالیار نی ہار مانی اور

لڑائیونکی بعد مہارانی صاحبہ نے پیغام صلح کا کیا کہ بقبول سرکار ہوا حسب
رضامی سرکار شرائط عہدنامہ فیمابین سرکارین بواسطہ فردرک کری صاحب
بہادر سکرٹیری و کرنیل ولیم ہنری سلیمن صاحب بہادر راجنٹ ملک بندیلکہند
جنکو طرف سی جناب لارڈ صاحب کے اختیار کل اس خصوص مین مرحمت ہوا
و رام راو بہالکیہ بہادر شمشیر جنگ و ویرا راو جادون ناناجا صاحب و دبیر الدولہ
منشی راجہ بلونت راو و اودہ جی راو کہنگیہ و ملاجی و نراین راو و نماجی نوطہ کر
سرداران مہاراجہ عالیجاہ واقعہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۸۴۴ع قرار پائی چنانچہ بموجب
اس عہدنامہ کی جو فوج سرکاری کنٹنجنٹ مقرر ہوئی اوسکی مصارف کے
واسطی کچہواگہار و بہانڈیر و چندیری وغیرہ پرگنجات جنکی آمدنی
زائد اٹہارہ لاکہہ سے مشخص ہوئے تفویض سرکار ہوئی اور چونکہ پرگنجات
کچہواگہار و بہانڈیر کو علاقہ جالونسی بہت سا اتصال حاصل ہے لہذا یہ
مقام جنکی آمدنی وغیرہ حالات کا ذکر پیشتر آچکا ہے تحت حکومت و انتظام
صاحب سپرنٹنڈنٹ جالون رکہے گئے کہ ہنوز موجود ہین اور جو سردار قوم کچہواہہ
متعلق ان پرگنون کے تہے اونکا تعلق نہ ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ سی رہا ہے
اور چونکہ یہہ علاقہ سابق تحت حکومت کچہواہان رہا ہے اور زیادہ تر اس قوم کی

آدمی علاقہ مین زیادہ ہین اس سبب سی کچہواہہ کہار وجہ تسمیہ اسکے پائی

جاتی ہے +

مختصر حال کچہوانکا

واضح ہو کہ زمانہ ابتدار پیدائش مین ہندوستان مین دو قوم کی راجہ پیدا ہوئے
ہتی ایک تو سورج بنسی دوسری چندر بنسی چنانچہ شروع سنت
مین جسکو ہنود ایام اوایل حصہ پیدائش سے کہتے ہین بنس سوج بنسی
مین اکچہواگ نامی راجہ ہوئے بعد اونکی بیس پشتون کے ایک شخص نامی
بہاگیرتہہ راجہ ہوئی جو برہما سے گنگا کو چہین کر لائے اور پانچ پشت کی
بعد رگہو راجہ ہوئی انسے رگہو بنس چلا راجہ رگہو کی اونیس پشت کی بعد راجہ رامچندر
چار بہائی ہوئی اوّل رامچند دوسرے بہرت تیسری لچہمن چوتہی
ستروگہن عہد رامچند مین جو معرکہ راون سے ہوا سو آجتک نقل اوسکی ہوتی
ہی رامچند کی لڑکے کش اور اونسی اونیس پشت کی بعد کورم نامی راجہ ہوئے
اونسی کورم بنس نکلا کورم بنس اجودہیا سے مندسور مین گئی اور دو سو آسی
پشت تک مندسور مین رہے اوس خاندان مین ایک شخص سوم می راجہ ہوئی وہ کچہہ
بہوج دیس کو گئے تب سے کچہواہی مشہور ہوئے اونہین مین سے بہت پشت پیچہی شروع

کل جگ مین راجہ نل ہوئی اونہون نے نرور کی بنا ڈالی راجہ نل سے
گیارہ پشت پیچہے سورج پال راجہ ہوئے اونہون نے قلعہ گوالیار تعمیر کیا
سورج پال سے چوراسی پشت بعد کہن دیو ہوئے اونسی قلعہ گوالیار چہوٹ
گیا کہن دیو سی چہہ پشت بعد بکل دیو ہوئے سو یہی بکل دیو چہوٹی بہا سے
اکل دیو کی سمت ۱۰۵۱ مین نرور کی راجہ سے ہئے سو وہی براہ گوالیار او سمقام
مین جواب علاقہ اندر کہی مشہور ہے آئی اور قوم میو کو شکست فاش دیکر
راجہ کچہواہ کہار کو اپنی تصرف مین کیا اور مقام امین کو اپنا قیام گاہ اور
بعد دو کی سمت ۱۰۹۰ مین اندر پال نے اندر کہی کو آباد کر کی قلعہ کی نبا ڈالی پہر اونسے
چند پشت کی بعد روپ پال ہوئے اور روپ پال سے دو لڑکی پیدا
ہوئی ایک رام راج دوسر ہہون پال چنانچہ بعد وفات روپ پال
دونون لڑکونمین ملک مقبوضہ وقت از روئے تقسیم باہمی منقسم ہوا رام راج
لی سمت ۱۲۹۱ مین لہار کو پایا اور بہون لیتے بارام پور اور دونون والے دونون
مقامون کے رہی پہر رام راج سے ایک پیڑ ہیو کی پیچہے بعد نرپت ساہ سمت ۱۶۶۳
مین اونکی دولڑکون راج سنگہ و عالم ساہ مین تقسیم ملک مقبوضہ ہوئی راج سنگہ سے
لوہار نے علیحدہ نبیاد کیڑے اور گوپالپور عالم ساہ کی قبضہ مین در آیا

راج سنگہ کی دو لڑکی ہردی ساہ و موہن داس چنانچہ ہردی ساہ کی حصہ مین
پہر پہار و بو ہار رہا اور موہن داس کے قبضہ مین راج مہونا کا اور بہون پال کی
اولاد سے تیسری پشت مین ردور سین پیدا ہوی اور انہون نے سمت ۱۷۴۳
مین بعد وفات کرم سین حکومت رام پورہ کی پائے اونسی دو لڑکے
پیدا ہوئی بیرم دیو اور اہمن دیو اب اسوقت مین رام پورہ علیحدہ ہوکر بقبضہ
بیرم دیو رہا اور سیکری کا علاقہ بقبضہ اہمن دیو اور بیرم دیو سے ساتوین
پشت مین رام ساہ پیدا ہوئے انہون نے سمت ۱۶۶۳ مین اپنے نام سی رام پورہ
بسایا اور قلعہ رام پورہ کی بنیاد ڈالی پہر رام ساہ سے تیسری پشت مین
جسونت سنگہ پیدا ہوئے اور سمت ۱۸۰۱ مین اونہون نے راج کیا انکی وقت
مین گوروں ور دہیلون و بہد وریون سے بدفعات لڑائی ہوئی ہے جنکہ
سمت ۱۸۲۵ مین بہد وریون نے قابو پاکر اور غالب آکر رام پورہ دغیرہ چہوڑالیا
لاچار جسونت سنگہ جی پور کو چلیگئے اور والی جی پور نے اونکی ہر طرح کی مدد
کی اور فوج اپنی ہمراہ دی پہر جسونت سنگہ غالب آئی اور بہد وری مغلوب
ہوئی اور ملک جسونت سنگہ کی ہاتہہ آیا کہتے ہین کہ اب اسوقت مین منجملہ

پانچ بیٹی کچہواہون کے بڑہ بیتا کہیس حال معروف بہکسیس بتیسی سرسے

لہار	اماین	راجہ جی پور نی ڈہاہی بہتی ست مفنے	لہار	اماین

ونصف سے سنرتیتی اولاد رام راجکو ونصف دیگر اولاد دہہون پال کو دیگر دو شخصون کو اونکی خاندانمین گدّی نشین کیا ایک جہتر سنکہ ولد جسونت سنگہ اور دوسرے ماندہاتا ولد بکرماجیت اور باقی حصّہ داران نے از روی تقسیم و تفہیم باہمی اون دونون گدیون سے حصّہ پایا واللہ اعلم بالصواب اب یہان پر ایک نسب نامہ خاندان کچھواہون کا واسطے ملاحظہ ناظرین کی لگایا جاتا ہے

نقشہ نسب نامہ کچھواہون کا

رای وقایع نگار مین یہہ قوم ایک امر کی بڑی کپتان والتر کنکسسی ارسکن
صاحب بہادر سپرنڈنٹ کی بڑی ممنون ہے وہ یہہ ہے کہ اسقوم مین رسم
بد یہہ آن پڑا تہا کہ اگر لڑکی پیدا ہو تو اوسی زندہ نہین چہوڑتی تہے
جب صاحب موصوفکو یہہ حال معلوم ہوا تب اونہون نے اسطرحکی سود مند ہدایت
و فہمایش کے و احکام نافذ کئی کہ اس قوم سے آپ اس رسم کو خود برا جانا
حتی کہ رؤسا اسقوم کی خود اپنی علاقہ مین نگران رہتے ہین کہ کوئی مرتکب
اسحرکت قبیح کا ہو اور حسن انتظام و تالیف قلوب ان صاحب کا دیکہی کہ
اور اضلاع متصل مین گورے وغیرہ مین تو ایسی احکام پیشگاہ حکام سے
ہوئی ہے کہ بسبب مداخلت تہانجات وغیرہ تحقیقات پیدایش و وفات
اطفال اس قوم کو بڑی خنک و تکلیف ہوئی ہے اور یہان یہہ کچہہ نہین
ہوا اور یہہ رسم مذموم مسدود ہوگیا فقط اب زمان حال مین اس علاقہ مین
ایسی رئیس کہ اونکو اپنی ریاست مین بیش و کم اختیارات حاصل ہین
اور علاقہ بڑا بہ نسبت اورون کے اونکی قبض و تصرف مین ہے صرف دو ہین
ایک راجہ صاحب تابور نام دوسرے رئیس گوپال بوره اور سوا اونکی رئیسان مندرجہ ذیل
بہی صاحب ریاست ہای مختصر ہین بلکہ ہنوز بعض اونمین سے خطاب راجہ مشتہر ہین

راجہ رگھناتھہ سنگہ راجہ سابق لہار	راجہ تبکرم سنگہ مجہیڈ والی
گنج اندر بلی سیکر بی والے	راجہ بہوپ سنگہ وکنور ہرچند سنگہ جمنا جی پور والے

چنانچہ مختصر حالات ہر ایک رئیس کی ذیل مین مرقوم ہوتی ہین ٭

مختصر حال ریاست راجہ رام پور کا

پیشتر ذکر آچکا ہی کہ رام پور بسایا ہوا رام ساہ اور قلعہ بنایا ہوا اوسکا اوسمین ہے اب وسادہ آرای وقت اس راجکی مہاراجہ مان سنگہ ہین اور دیہات مفصلہ ذیل بجمع تیئس ہزار اس راج سے متعلق ہین ٭

تفصیل دیہات

للعہ م

- رام پور — للعہ م
  - اصلی رام پور — یک
  - داخلی — ۱۱ م
    - پورہ ملا خان — یک
    - بڑہ بیتا — یک
    - ۱ — تگرا — یک
- تھہر — دوم
  - اصلی تھہر — یک
  - داخلی تیو پورہ — یک
- مہوتا — یک م
- مسی — للعہ م
  - اصلی مسی — یک
  - داخلی — ۱۱ م
    - لوڈہیر — یک
    - دہرم پورہ — یک
    - ۱ — کہرکو پورہ — یک
- محبت پورہ — دوم
  - اصلی محبت پورہ — یک
  - داخلی جاپیو — یک

- جایگا — یک م
- کتیر — یک م
- قصبہ — دوم
  - اصلی قصبہ — یک
  - داخلی ہلو پورہ — یک م
- بچہو کرہ — یک م
- حاجی پورہ — یک م
- کارما — یک م

فتح پورہ — بلوٹھر — رمہٹوا — سنگ پورہ — بہلاولی — سلطان پور — مہاراج پورہ

یکم — دوم — یکم — یکم — یکم — یکم — یکم — یکم

دوم وقفہ
اصلی بلوٹھر — داخلی بکہتو
یکم — یکم

اصلی — مرزاپور — نمناولی — نرول — ہنونت پورہ — دکولی

یکم — دوم — یکم — یکم — یکم — دوم — یکم

اصلی مرزا مڈیان — اصلی نمناولی — داخلی — اصلی ہنونت پورہ — داخلی پورہ
یک — یک — یک — دوم — یک — یک

کشن پورہ — کاسی پور
یک — یک

بگہاولی

دوم
اصلی بگہاولی — داخلی بگہاولی خورد
یکم — یکم

راجہ صاحب کو پیشتر بموجب حکم کرنیل ولیم ہنری سلیمن صاحب اجنٹ بندیل کہنڈ
کی جو تاریخ ۱۲ ازاپریل سنہ [illegible]ع کو پیشگاہ صاحب ممدوح سے نافذ ہوا تہا سوائے
تجویز کل مراتب مالی و دیوانی کی مقدمات فوجداری سے اپنی علاقہ مین قتل
اور قطع اعضا کی سوائے ہر ایک طرح کی سزا دینی کا اختیار تہا ولیکن سنہ ۱۸۵۲ع
سی مقدمات سنگین مین پابند ہوجنی وجہ ثبوت کی پاس صاحب سپرنٹنڈنٹ

کی ہین اور باقی ہر ایک حصہ کی امور اپنی علاقہ مین اونہین کل اختیار ہی
قلعہ رام پورہ کا بہت اچھا اور عمارات اوسکی مستحکم اور اِس رئیس کی یہان
بہ نسبت اور رئیسون کے سامان ریاست جلو و تحشم بقدر اپنی وسعت علاقہ کے
نوکر چاکر ہاتہی گہوڑی وغیرہ سی بہت اچھا ہی اس ریاست مین ایک
شخص پٹواری بہورن سنگہ معتمدان رئیس سے ہین اور اکثر حالات دیرینہ
ارسجوار پر اونہین علم حاصل ہے اور چونکہ اکثر حالات کہوا ہون کے
مجہی ان صاحب سی معلوم ہوئی لہذا مین انکا ممنون ہون +

مختصر حال ریاست گوپالپور کا

اس ریاست مین گیارہ مواضع بجمع بائیس ہزار متعلق ہین +

گوپالپور	دنارے	چہونٹیا	کرمرا
مہوئی	مہیوا	کڈہیرا خورد	ایرونے
ستر	اتربیٹہی	گاتہو	ل

اور قابض وقت راو رام چند گوپالپور خاص مین ایک گڈہی واقع ہی
اور وہی مقام مسکن رئیس ہے رئیس گوپالپور کے یہان اب طرح بقدر وسعت
علاقہ سامان ریاست موجود یہان پر ایک کنوان ہے اور اوسکی یہہ تعریف

مشہور ہی کہ پانی اوسمین دہن چاہ سی نہے اوپر بہرا ہی اور عمق مین
اتہاہ ہی وقایع نگار کو یہ حال سنکر کمال حیرت ہی لیکن جب اوس کوئین
کی دیکھنی کا اتفاق ہوا تو وہ جو لوگ تعریف کرتی تہے کہ پانی دہن چاہ سے
اونچا ہی اوسکا حال اسطرحپر معلوم ہوا کہ چاہ مذکور ایک مقام بلندی پر واقع
اور اوسکی نیچے پستی مین شارع عام ہے شاید اوس راہ سی کوین
کی بلندی بقدر دو گز یا زیدکی ہوگی سو اوس راہ کی پستے کو اگر اوس
مقام چاہ سی جہانتک پانی بہرا ہوا ملاوی تو پانی کنوین کی دائرہ کے برابر متخیل
ہوتا تہا اور عمق کے جو لوگ تعریف کرتی تہے سو اسمین تو شک نہین
کہ بڑا عمیق ہے بہت دور تک پانی بہرا ہے لیکن یہہ کہ اتہاہ ہی غلط ہے
حقیقت مین صرف اسی ایک کنوین کو بستے گو پالپورہ مین چشمہ آب
حیات تصور کرنا چاہیئے زیرا کہ بہت ہی ضرورت کل کی اوسی سی
رفع ہوتی ہے رئیس گو پالپورہ کو علاوہ اختیارات تجویز معاملات
مال و دیوانی کی مقدمات خفیف فوجداری مین اختیار ایک ہے سا مثل راجہ
صاحب چکین پور و رئیس گورسرا کی حاصل ہے ❊

مختصر حال ریاست راجہ رگہناتہہ سنگہ کا

سابق بزرگان راجہ رگہنا تہہ سنگہ صاحب کی لہار تہی سو اب تک یہہ صاحب

مشہور براجہ صاحب لہار ہین مگر لہار خاص خالصہ سرکار ہی اور ان

راجہ صاحب کے ناکار مین صرف تین مواضع مفصلہ ذیل بجمع چہہ ہزار

سالیانہ کی ہین

کیشوگڈہ   اخیار   ٹمروری   ل

اور یہی ہرامر مین ماتحت عدالت ہای سرکار ہین

مختصر حال ریاست راجہ تبکرم سنگہ کا

راجہ تبکرم سنگہ قابض اس ریاست کے راجہ صاحب مجہنڈ کہلاتی ہین اور

مواضع منفصلہ ذیل بجمع چہہ ہزار اونکی قبضہ مین ہین

سرگہنان   اِلمیا   نیواپورہ   الوپورہ   موریکہی   مجہنڈ خاص   ل

اور یہہ بہی ہرامر مین ماتحت عدالت ہای سرکار ہین

مختصر حال ریاست گنج اندربلی کا

یہہ رئیس سیکری کی مشہور ہین اور مواضع منفصلہ ذیل بجمع گیارہ ہزار دو

اٹہتر کی اونکی قبض و تصرف مین ہین +

ہتیری   محمودپورہ   حیدرپورہ   گوپال پورہ

ریوان بلوا سیکری خاص

یہہ رئیس چھہ ہزار پانچ سو چو ستھہ روپیہ سکہ کلدار سرکار مین بطور دبار بذریعہ تحصیلدار ماہوگڈہ داخل کرتی ہین اور ہرامر مین ماتحت عدالتہای سرکاری ہین

مختصر حال ریاست کنور ہرچند سنگہ چمپاجی کا

یہہ رئیس بوہارے کی کہلاتی ہین اور چار مواضع بجمع سات ہزار روپیہ قبضہ رئیس مین ہین

نگارا دبریہہ دہنوزہ سیکرے

جسمین نگارا ایک گانو بقبضہ راجہ بہوپ سنگہ کی علیحدہ ہی یہہ راجہ بوہارے مین سکونت پذیر ہین اور موضع بوہارا خالصہ سرکار ہی اور باقی تین موضع بقبضہ ہرچند سنگہ چمپاجی باتفاق کیرت سنگہ وچہوٹی لعل وقلندر سنگہ کی ہین اور یہہ سب موضع دبریہا مین رہتی ہین اور ہرامر مین ماتحت عدالتہای سرکاری ہین

تتمہ حالات

ای ناظرین واقعات وقایع نگار اس کتاب کو تمام کرچکا تہا اور چھہ صاحب جگا

اور کچھہ ہوتا جاتا تہا کہ اسعلاقہ مین ایک سیا انقلاب و تغیر و تبدل حکام
وحکام سمت ظہور پایا اور اگرچہ واقعات نادرہ و عجیبہ مذکورہ ہنوز حلیہ طبع
کا نہین پایا تہا مگر چونکہ سلسلہ تحریر و ترتیب کا مسلسل ہو چکا تہا لہذا مناسب
معلوم ہوا کہ جو حالات تازہ بروے کار آئی ہین اونہین تتمہ و خاتمہ مین لکہہ دیے
ورنہ ہر مرتبہ کہان تک صورت مرتبہ کتاب مین نقص لایا جاوی گا زیرا کہ
اسی وقایع نگار بہ نسبت اسعلاقہ کی ہنوز یہہ ہی کہ ابہی اس علاقہ کی
بند و بست ملکی و مالی کی سلئے دور آخر نہین بلکہ قریب ہی یہہ ہی یہان انتظام
وقت مین کچھہ اور صورت پیدا ہوگی اور کیا عجب ہے کہ جب وقوع مین
آجاویگا تب ناظرین ضرور فرماوینگے کہ بیشک یہہ شخص سچ کہتا تہا واضح
ہو کہ عرصہ سے ایسا سماعت مین آتا تہا کہ کونچ جو وسط علاقہ ہذا مین واقع
ہی اور کالپی جو ایک کنارہ علاقہ پر اسکو جالون سے بہت سی قربت اور ضلع
ہمیرپور سے تفاوت اور علی ہذا القیاس جیت پور دھوبا متعلقہ ضلع ہذا کو
اوری سی بہت سا فاصلہ ہے انکا تبدل ایک ضلع سی دوسری ضلع
مین موجب مفاد بیشمار برعایای ہر دو علاقجات و سرکار ہوگا سو جو سنا تہا
کہ زبان خلق نقارہ خدا جیسا کہ سننے مین آتا تہا ویسا ہی ظہور پایا یعنی واقعہ

۱۰ مارچ سنہ ۱۸۵۸ع کو پیشگاہ گورنمنٹ معززسے کو پنج وکاسپے خارج
ضلع ہمیرپور سے ہوکر امور فوجداری و مال اون دونون پرگنونکی متعلق صاحب سپرنٹنڈنٹ
جالون کے گئی اور دیوانی و فوجداری اون دونون علاقہ کا تعلق بدستور متعلق صاحب سشن جج
باندا سے رہا اور صاحب ایجنٹ بہادر مقام جہانسی کو بجائی صاحب کمشنر بہادر الہ آباد واسطے
اون دونون پرگنونکی حکم اجراء کار کا ہوا اور پرگنجات مہوبا و جیتپور خارج از ضلع
جالون سے ہوکر متعلق صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر ہمیرپور کے ہوئی اور نسبت طریق
کارروائی مہمات ملکی و مالی حکم ہوا کہ تا صدور حکم ثانی بدستور ہوا کرے یعنی جیسے کہ
پابندی قوانین مروجہ اضلاع سرکاری مہوبا و جیتپور کی واسطے پیشتر سے تہی
اوسیطرح پر قایم رہے اور صاحب کمشنر الہ آباد کو اختیارات اون پرگنجات کے
امورات کی بابت ویسا حاصل ہوا جیسا کہ صاحب ایجنٹ املاک بندیلکھنڈ
کو پیشتر سے حاصل تہا اور شیخ وحید الزمان صاحب ڈپٹی کلکٹر آئین نہم
سنہ ۱۸۳۳ع ضلع ہمیرپور کو اختیارات صدرالصدوری واسطے اون دونون
پرگنجات کی عطا ہوے اور یہہ تبادلہ تاریخ یکم مئی سنہ ۱۸۵۸ع کو تجویز فرمایا گیا
چنانچہ بہ تعمیل حکم مذکورہ اب دونون پرگنجات کو پنج وکاسپے شامل
اس علاقہ کی ہین اور مہوبا و جیتپور متعلق ضلع ہمیرپور رہے

مختصر حال پرگنہ کونچ کا

اس پرگنہ مین کُل پچانوے مواضع متعلق تحصیلداری کونچ بتفصیل ذیل ہین اور کوئی موضع اوباری خواہ معافی مین نہین ہے

تفصیل دیہات

ردیف

الوری	اٹا	اکڑا	انگوہی
امیٹا	اومری	اراضی لین	برودا
برورا	برگنوان خورد	بردان	بلانوان
بڑسرے	لسوپہہ	بستے	بربگا
بڑبیور	بہٹید	برگنوان بزرگ	بہداری
بجہوا	بہودی بہرا	بہدیپورہ	نپیارہ
تیلارسے	ٹڈرسے	بجی پورہ	پہٹا
پیرٹیا	ٹڈپور	تومرا	ترسم پور
تیترا	جمروہے	جوجہار پورہ	چندرا
چمرسینہ	چمت پورہ	چمرا	چماری

جمیڈہ	چاندنی	جوتہراسے	چھچیڑا
جہلا	چہاسنے	دیوگانون	چک ڈراونی
دہنجا	ڈراوسے	ڈاڈہے	دہنورا
ڈہوہر	رتن پور	روا	رام پور سینیا
سکری	سمریا	سنگار	سنیا
سہ پورہ	ستوہ	شنایا	سوکہنا
طاہر پورہ	علاپور	کونچ	کشن پور
کیولارے	کرہیا پور	کنور پور	کیتھی
کمینیا	کوارے	کہیرے	کہوہا
کہیڑادی	کنکہل	کہیرابہیڈا	گوبرہن پور
گوراوسے	گوراکہ پور	گہورے	گہوسبا
لونان	موارے	موندیا	محمدا
منگرا	مہتوانی	منوہری	موہن پورہ
نگی پورہ	نہتہان	ہرسانہ پور	ر

تحصیل اس پرگنہ کی ماہ ستمبر ۱۸۵۲ع مین عین المال دو لاکھہ گیارہ ہزار تین سو پچیس
روپیہ دو آنہ نو پائی ستھے خاص قصبہ کونچ مین ایک تحصیلدار بمشاہرہ دو سو
روپیہ و نایب داروغہ بمشاہرہ پچاس روپیہ مامور ہین ـ تھے تحصیلدار صاحب
افسر پولس اور ڈپٹی مجسٹریٹ دونون ہین مقام تحصیلدار و تہانہ دونو پختہ
اور اچھی بنے ہین اور انہین افسر پولس سے دو تہانہ اور ایک نہبڈہ دوسرے گرگوان
متعلق ہین اور ان دونون مین ایک محرر و جمعدار اور کچھہ برقنداز رہتے
ہین قصبہ کونچ آباد اور مقام مجتمع ہے اور ایک تالاب پختہ متصل آبادی کے ہی
مگر تمام سال پانی نہین رہتا اور نہ قابل آب نوشی کی اس تالاب کو بمثل درخت
بی ثمر تصور کرنا چاہیئے کونچ مین چیند وکی واسطے مقام منڈی کا مشہور ہے اول
روئی دوسرے گہی تیسرے غلہ آدمی خاص قصبہ کی بیشتر از قسم فرنگستان وغیرہ
ساعت مین شورپشت و مفتری آئی ہ

مختصر حال پرگنہ کالپی کا

اس پرگنہ مین کل ایک سو آٹھہ مواضع متعلق تحصیلدار ہین اور کوئی موضع
او باری جاوہ معافی مین نہین ہ

سوای آمد عین المال کے [illegible] پرگنہ مین تہلد و بست زر توم
متفرق کا یہ تفصیل ذیل ہے

سرکانہ فیصدی ۱۲	ہرکارہ فیصدی ۱۲	ضبطی	ابکاری	افیون	کل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

احمد پور	آغاپور	ادسرگانون	انگوری
اورنگا	آل	انگورے	اونری
اٹھا	بردولے	برکھیڑ	نبیان
بمہوری	بلمہدرپور	نبورا	بجاپور
بجواہا	بگہاولے	بہدیک	پربہاوتی
پڈرے	پال	پارین	تولاک پور
ترادلی	تری بلدہ	بکہرا	تگرے
جٹورا	جیرام پور	جواہرپور	جتیامئو
جرارہ	جوگراج پور	جمالی پور	چاہی پور
دیوکلی	چہونک	چوتہہ	حسن پور
حاجی پور	دہمنان	دیوپورہ	دولت پور
دہیلکہن	دہرامان	راجی پور	راڈیرہ
رائی پور	رومئی	شرولی	شرولا
سلطان پور	سمہواپور	شیخپور بلدہ	سپاہ

شیخپور کوڑہ	سمرا شیخپور	سسرینے	سی پورہ
سلیم پور	ششنکہ پور	عالم پور	عبداللہ پور
غازی پور	ابراہم پور	کیرت پور	کاشی رام پور
کہٹہ پوروا	کوٹرا	کونڈاکڑاہے	کہرگوسے
کرمکہا	کوٹنا	کوٹہیلا	کہیرہ
کہسیارے پور	گوڑہ نماس	گگوسے	گہجرورا
لوہاسی سدے	لنگرپور	لوہرگانون	لوسے ہے
لاڈپور	مدرا لاڈپور	موہی اہیر	موہاری
مرگایان	مینڈسپور	مٹرا	مینون پور
مکرول	مانپور	مہونان	موتی پور
مسکایان	نیارسے	نرہان	نیان پور
نظام پور	وادے	ہرکہوپور	ہنولی
ر	ر	ر	ر

ہیراپور

تحصیل اس پرگنہ کی بابت سنہ ۱۸۵۲ء مین چھتیس ہزار نوسو اٹھاون روپیہ چھ آنہ
دس پائی ہے خاص کام کے لیے مین ایک تحصیلدار بمشاہرہ اسی روپیہ اور ایک نائب بمشاہرہ داروغہ

[illegible]

پچیس روپیہ رہتی ہین اور تحصیلدار صاحبکو اختیارات افسر پولیسکے حاصل ہین
اور سوائے تہانہ کالپی کی ایک تہانہ اور موسوم بہ بدنا ئیک ہے جسمین ایک نائب داروغہ
بمشاہرہ پچیس روپیہ کی رہتا ہے اوسکی متعلق ہے مقام کالپی بہت پرانی بستے
ہی اور لب دریائے جمن پہ واقع ہے اور اوسی بفاصلہ آٹھہ کوس چندیل کہنڈ
شمار ہوتی ہین مگر وہ قریب گیارہ کوسکی ہوگی یہہ ہی مقام منڈی کا واسطے غلہ و
کرانہ وغیرہ یہان سے بہت سا آتا ہے اور کالپی کے راہ ہوکر بخرو بڑو دونو بہت سا
آتا جاتا ہے آدمی یہاکی سب بیشتر از قسم مفاسید و ایذا رسان ہمہ گر ہین مگر کونچ
اور اسمقام مین شاید اتنا فرق ہو کہ وہانکی لوگونکی ہاتہہ زیادہ چلتی ہون اور
یہان کی آدمیونکی زبان ٭

ناظرین پر ہویدا ہو کہ یہہ جو دو پرگنجات کالپی و کونچ متعلق اس ضلع کی ہوئی ہین
انمین بابت قانون ویسی ہی جیسے کہ سابق ست تہے اپیل معاملات مالی
بحضور صاحب کمشنر اضلاع ساگر و نربدا و فوجداری بحضور صاحب سشن جج بہادر
بندیلکہنڈ مقیم باندا کی ہوتے تہے اور جب سے کہ یہہ تبادلہ پرگنجات ظہور پایا ہی
اور وہ ضلع اشیاے اہالیان اسمقام تغیر نشان کا ہوا ہے اوسی عرصہ سی آ
صاحب جج بحثیت جج ہی واسطے اس ضلع کی مامور ہوئے ہین چنانچہ ۵ مارچ سنہ ۱۸۵۴ع

کو پیشگاہ گورنمنٹ اضلاع مغربی سے تقرری مسٹر ملکم صاحب جوڈیشل مسٹر لفٹننٹ چیف
اجنٹ گورنر جنرل بہادر کی اسعہدہ پر ہوئے سو وہی صاحب اب رونق بخش
اسمقام کے ہین تنخواہ اونکی پانچ سو روپیہ آور یہی صاحب ڈپٹی کلکٹر بھی ہین
اور انکو اختیارات ڈپٹی مجسٹریٹ حاصل ہین فی الواقع یہہ صاحب بہی نیک
بخت و عالی ہمت پائے جاتی ہین ❊
اے سامعین ذرا غور سے توجہ فرمائیے اور ایک مژدہ تازہ سننے اور انصاف کیجیے
کہ حقیقت مین رعایا پروری و نیک نہادی حاکم ورا کے رضے رکہنا ہر بندہ الہی کو جلد ثمرہ
نیک پیدا کرتا ہی یا نہین اور جو بات کہ صدق دلسی کہی جاوی اور جسکو بلا تکلف رعایا عام
دل قبول کرے وہ بیشتر مقبول الٰہی بھی ہو جاتی ہی یا نہین آپنے تذکرہ حالات کپتان
والٹر کلنک ایسے سکن صاحب مین جسکو راقم کو لکہی عرصہ زاید ایک سال سی ہوا اور
جو آپنے پہلی ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ جب ان صاحب کی نیت اسطرحپر نسبت خاص و عام
متوجہ برفاہ خلایق ہے عجب نہین کہ جلد رتبہ بالاتر پر ممتاز ہون سو قدرت
حضرت سبحانہ جل شانہ کی دیکہیے کہ اتنے مین صاحب ممدوح علاقہ کی کمشنر ہوگئی
اصل حال یہہ ہے کہ جب مسٹر لو صاحب ریذیڈنٹ حیدرآباد کا تقرر کونسل مین ظہور
پایا اور کرنیل لارنس صاحب ایجنٹ راجپوتانہ کی جانا حیدرآباد کا مقبول و منظور

فرمایا تب گورنمنٹ سے تجویز تقرری مسٹر الگزنڈر کسٹ صاحب ایجنٹ تبدیل کنندہ
کا بعہدہ ریسیڈنٹی حیدرآباد فرمائی گئی اور عہدہ ایجنٹی کا خالی ہوا اور رائے منظور
گورنمنٹ یہہ ہوا کہ کمشنری جو متعلق سب ایجنٹی کی ہے اسکو علیحدہ کیجئے چنانچہ واقعہ ۱۲
ستمبر سنہ ۱۸۴۲ع پیشگاہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر سے یہی صاحب واسطے اسعہدہ کی منتخب
تقرر متصور ہو کر بعہدہ کمشنری اضلاع ساگر و نربدا مقرر فرمائی گئی اور حکومت
مالی اون اضلاع کی مع پرگنجات متعلقہ صاحب سپرنٹنڈنٹ جالون انصاحب کے تفویض
ہوئی اور علاوہ اسکے اجارا اور علاقجات مہیر و سہاول و اوچہرہ و بجی اگرہ گدہ جو علاقے
تحت حکومت سرکار ہیں بحکومت مطلق انہیں صاحب کے رکہی گئی و ہم تجویز معاملات
دیوانی اوسقدر علاقہ کے جو پابند قانون نہیں جیسا کہ بیشتر متعلق صاحب ایجنٹ کے تہی
تعلق انہیں صاحب سے ہوئی اور اختیارات سپرنٹنڈنٹ عملہ پولسی جیسا کہ صاحبان
کمشنرونکو حاصل ہیں انصاحب کو بہی حاصل ہوئے اور مقام اونکے قیام گاہ کا جبلپور
تجویز ہوا اور تنخواہ اونکی بتیس ہزار روپیہ سالانہ ہوئے اور سوائے اسکی سال اول دو ہزار
روپیہ سالیانہ بابت بہتہ یعنی مصارف سفر کی اور بعہدہ اسسٹنٹی اسمقام کی کپتان
الگزنڈر اسکین صاحب ڈپٹی کمشنر درجہ اول جدسا گر مامور فرمائے گئی چنانچہ جبکہ
تشریف لائی مسٹر الگزنڈر کسٹ صاحب کی بمقام [illegible] اور [illegible] جج [illegible] نے

کی کپتان والٹر کنگسیے ارسکن صاحب بہادر نے واقعہ ۹ ستمبر ۱۸۵۳ء کو مسٹر
فلپس صاحب مجسٹریٹ کو چارج محکمہ سپرنٹنڈنٹی کا دیا بہر واقعہ یکم اکتوبر ۱۸۵۴ء
کو کپتان الگزنڈر ارسکین صاحب رونق بخش ہوئے اونہون نے چارج محکمہ سپرنٹنڈنٹی
کا مسٹر فلپس صاحب سے لیا سو اب یہہ صاحب سپرنٹنڈنٹ و فرمان روائے وقت
اِس ضلع کی ہین اللہ کرے کہ جو حکومت نیک صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سابق سے
نتایج مفیدہ خاص و عام پیدا ہوئے انکی حکمرانی سے بھی وہی حاصل ہوان اور
جیسی ترقی آور سپرنٹنڈنٹون اسمقام کی ہوئی ہے جنے دیودراس صاحب سپرنٹنڈنٹ
سابق بعہدہ کمشنری لنیا ملک پنجاب و کپتان والٹر کنگسیے ارسکن صاحب بہادر
بعہدہ کمشنری اضلاع ساگر و نربدا وغیرہ ویسی ہی یہہ صاحب بھی یہان سے
جب جاوین ساتھہ اسکے ترقی کی تاکہ برکت حکمرانی اسمقام کی واسطے ترقی کی
مشہور آفاق و ضرب المثل ہر خاص و عام ہو آمین یا رب العالمین فقط

خاتمہ

اب اختتام پر یہہ عاصی پر معاصی پنڈت کشن نراین خدمت مین ناظرین
اسکتاب کے بنیاد و اوسکے عرض کرتا ہی اگرچہ بیشتر طریق مورخون کا یہ تھا
کبھی مین اگر تصنیف و تالیف کسی کتاب دعالمین عبارت آرائی و مبالغہ

کو پسند فرمائی ہین اور سے مینے جہانتک بنا اونسے احتراز اور صاف اور راست
نویسے کو پسند کیا اور اپنے دانست مین ہر امر جہان تک تحقیق معلوم ہو سکا
واقعی و صحیح مرقوم قلم و پیشکش احباب کیا ہے، اور حتی المقدور والامکان
ہمیشہ اسکا لحاظ رکھا ہی کہ کہین کسیمقام پر کسیکے نسبت کوئی امر بیجا خواہ
کلمۂ لغو ہین و نا ملایم مسطور نہو لیکن سے اپنے سنا ہو گا کہ الانسان کمرکب من الخطا و النسیان
کیا عجب ہے کہ کہین بمقتضائے بشریت کسیطرحکا سہو و قصور پیدا ہوا ہو لہذا عرض
یہہ ہی کہ اگر کہین کسیطرحکا سہو و خطا پاوین تو براہ عفو و عطا معاف فرماوین

المرقوم ۲۵ ر اکتوبر سنہ ۱۸۵۳ عیسوی

اظہار شکر گورنمنٹ

مین ترتیب اسکتاب مین گورنمنٹ عالی و قار منعف روزگار کا ایک امر کی
لئی کمال ممنون و مشکور ہون اور وہ یہہ ہے کہ جب مینے واسطے تکمیل اسکتاب کے جناب
کپتان والٹر کلنگ سے ارسکن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ سابق اہتمام حال کمشنر
اضلاع ساگر و نربدا سے استدعا دیکھنے و نقل لینے اکثر کاغذات سرکاری کی کی
صاحب ممدوح نی باختیار خود انجاح درخواست مناسب متصور نفرما کر جناب
مستر اگلز ڈرٹسے صاحب جنٹ گورنر جنرل ملک مغربی و شمالی کہندکو جنسے

یہہ علاقہ سابق متعلق تہا ہمدران باب مرقوم کیا اور جناب موصوف
نی گورنمنٹ کو ارقام فرمایا چنانچہ نواب مستطاب معلی القاب لارڈ ڈلہوزی
صاحب گورنر جنرل بہادر ہند کی پیشگاہ سی واقعہ یکم جولائی سنہ ۱۸۵۱ع
متمقام شملہ اسطرحپر ارشاد نافذ ہوا کہ جناب محتشم الیہم کو دینی اون
کاغذات مین جو راقم کو واسطے ترتیب اسکتاب کے ضرور ہون کچہہ تامل نہین فقط

الحمد للہ والمنت کہ نسخہ ہذا بسعی و تصحیح کار پردازان
مطبع انڈین سٹینڈرڈ در کشمیری دروازہ حلیہ انطباع در بر گرفت

تمت بالخیر والعافیہ

صحتنامہ غلطی کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۳	عہدہ	بعہدہ
ایضاً	ایضاً	سررشتہ داری	بعہدہ سررشتہ داری
ایضاً	۹	اب	ادنکو اب
۴	۶	ناکچھہ	نہ کچھہ
ایضاً	۸	پاکسن صاحب	پاگسن صاحب
۵	۷	تیس ہزار [۳۰]	تیئس ہزار [۲۳]
۶	۹	بحاور	بجاور
۹	۲	زمین ہندی	زبان ہندی
ایضاً	۱۰	اوربہائی	اوراونکی بہائی
ایضاً	ایضاً	بیشتر	بیشتر
۱۰	۴	منفرجہ	متصرحہ
۱۰	۶	بندراج	بندہ راج
۱۳	۸	رودپرتاب	رودرپرتاب
۱۴، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷	۸ و ۱۴، ۵، ۱، ۲، ۹، ۹ و ۱۲	جریح	جری
۱۵	۱	شنہ ۱۰۶۷	شنہ ۱۰۷۶
۱۶	۴	حریقونگا	حریغونگا
۱۸	۷	ولی	محمد ولی
ایضاً	۱۲	بہادرسنگہ	بہارسنگہ
۱۹	۹	ذانو	دانو
ایضاً	۱۴	حستانا	منتج فواہد حستانا
ایضاً	۱۵	باریاب ہوکر	باریاب اور مورد عنایت ہوکر
۲۰	۹	گستاخی	گستاخانہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱	۴	بجانب	بسجیات
ایضاً	۱۵	دون	دونون
۲۲	۱	شاہ شجاہ	شاہ شجاع
۲۴	۳	خرابی	آپ خرابی
ایضاً	۴	کارگذار	کارگذاری
ایضاً	۱۵	زمانہ	زمانہ مین
۲۵	۱۱	نہ طی	نہ طی گئی
۲۶	۷	اسانۂ	اثاثہ
۲۷	۸	چہتر سال	چہتر سال سے
۲۸	۲	توردالین	توڑڈالی گیئن
ایضاً	۱۱	رفاقت	رفاقت
۳۰	۶	سرونج	سرونج
ایضاً	۴	اودجہرا	اودجہرہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۹	باقی خان	بہادر خان
۳۱	۱۴	سراوا	سروا
۳۲	۲	وقتاً وقتاً	وقتاً فوقتاً
ایضاً	۸	دہلی ہیر	دہلے
۳۵	۴	وسعت	وسط
ایضاً	۷	دیکہایا	دیکہا
۳۷	۱	تہی	مقیم تہی
ایضاً	۶	ملک کا	ملک کی
ایضاً	۸	قلر	قلعہ
ایضاً	۱۴	کردیا تہا	کردیا
ایضاً	۱۵	صاحب روزگار	صاحب زور وزر
۳۹	۷	نبیرہ	تیرہ ۱۲
۳۹	۹	لی	کی لئی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۰	۵	چھہ	بقدر چھہ
۴۱	۵	دیار فانی	دار فانی
ایضاً	۸	سرمیدکو سنگہ	سرمید سنگہ کو
ایضاً	ایضاً	ہیرا سنگہ	ہڑا سنگہ
۴۲	۲	بجماعت	بحمایت
ایضاً	۷	بدخصال	بدخصالی
۴۴	۱۱	سامان	قلعہ مین سامان
ایضاً	۱۴	پیشوای	رحم پیشوائی
۴۵	۱۳	تمہین	اسوقت تمہین
۴۵	۱۲	ردیع	روی
۴۶	۷	کہکر	رکہکر
۴۷	۱۱	ہرسنگ دیو	ہرسنگہ دیو
ایضاً	۱۴	اب آپ	پنڈت جی اب آپ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸	۴	بلامال	پلاتال گہاٹ
ایضاً	۱۲	سے ہے	او سے
ایضاً	۱۳	مستو جیب	اوسکو مستوجب
۴۹	۷	سنامنا	سامنا
ایضاً	۱۱	دونکو	دونونکو
۵۰	۱	بسواری ہاتی	بسواری ہای
ایضاً	۳	سنا	نہین سنا
ایضاً	۵	دیرہ	پہونچکر دیرہ
ایضاً	۹	سچ ہے	سچ ہو
۵۱	۴	ثواب	نواب
۵۲	۳	فاحش ہوکر	فاحش نصیب ہوکر
ایضاً	۴	گہوڑی ڈال کر	گہوڑی دریامین ڈال کر
۵۴	پیشانی صفحہ	۹۴	۵۴

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	پیشانی صفحہ	۹۵	۵۵
۵۵	۱	راجہ منرحا	راجہ مرفا
۵۵	۳	ہان	یہان
۵۵	۶	نباوالہ	پناوالہ
۵۵	۸	ہان	یہان
۵۷	۱	علی بہادر	علی بہادر سے
ایضاً	ایضاً	تسلط علی بہادر سے	تسلط علی بہادر
ایضاً	۳	سنہ ۱۸۶۳	سنہ ۱۷۶۳
۶۰	۶	الحاج	الحاح
۶۵	۱۳ و ۱۵	کیتا	کبتا
۶۶	۱ و ۲	ہمت بہادر	شمشیر بہادر
ایضاً	۳	بہاگ نکلے	بہاگ اوٹہی
۶۸	۸	تادک	ماڈرگ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۸	۱۳	ازبس کہ خلیق	کہ ازبس رحیم و خلیق
۶۹	۱۰	سب مختصراً	حال سب مختصراً
۷۰	۱۲	سنہ مشتبہ	سنہ ۱۸۱۲
۷۱	۵	متبے	متبنّیٰ
ایضاً	ایضاً	کروایا تہا	گردانا تہا
ایضاً	۱۵	اعراض	اعتراض
۷۲	۱۱	ہردی ساہ پکری	ہردی ساہ کی پکری
۷۳	۵	اوراور	اور
ایضاً	۸	کو کچھہ	کو جہانسی سی کچھہ
۷۴	۱۲	رگہناتہہ او	رگہناتہہ راو
۷۵	۴	لاکر	درلاکر
۷۶	۵	ہوی	پیدا ہوی
ایضاً	۸	جوکہ	جو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۶	۱۴	ستائیس	ستائیس ہزار
ایضاً	ایضاً	کے	کمپنے
۷۷	۲	دبوہ تالکانون	دبوہ وتالگانون
ایضاً	۵	ست ماہ ۵	ستعے ماہ ۵
ایضاً	۱۱	انکار	اونہین انکار
۷۹	۳	تتک	سرکارمین تتک
۷۹	۱۵	ریاست	حکومت ریاست
۸۱	۳	منتقل	متیقن
ایضاً	۱۱	جب	حسب
۸۳	۶	پسردگی	سپردگی
ایضاً	۱۴	رکہین	رکہنی
۸۳	۳	شاہد	شاید
۸۴	۱۳	لعیق	لئیق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۵	۴	سند	سسند
ایضاً	۷	قبیل	قبل
ایضاً	۹	ہرنبس	ہربنس رای
ایضاً	۱۱	ترپت سنگہ	نرپت سنگہ
۸۷	۲	نامہ	ہبہ نامہ
۹۱	۱۲	کبیر سنگہ	راجہ کبیر سنگہ
۹۴	۹	جنہون	جنہون نے
ایضاً	۱۰	تسلط سرکاری	تسلط سرکار سرکاری
۹۶	۶	ولیم ہنری	کرنیل ولیم ہنری
۹۷	۷	اس گانو	اس جاگیر
ایضاً	۹	بندیلکہنڈسین	بندیل کہنڈمین
ایضاً	۱۵	فوج لشے	فوج کشے
۹۸	۸	دنیاداری	وفاداری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۹	۱۰	چوانی	چوبی
۱۰۰	۱۲	ہم پرشاد	شیو پرشاد
۱۰۲	۸	وسمبر	سپتمبر
ایضاً	۱۲	جاگیر	ایکٹ جاگیر
۱۰۳	۱۳	موہوبالہ	موہوبالہ
۱۰۴	۱۱	راو پرتھی سنگہ	راو پرتھی سنگ
۱۰۶	۲	دس ہزار کہی	دس ہزار کہی گئی
۱۰۷	۳	پندرہ	پندرہ ہزار
۱۰۸	۹	بود و باشر	بود و باش کی
ایضاً	۱۴	رسالہ	رسالہ
۱۱۰	۲	مسندنشین ہوئے	مسندنشین ہوئے من بعد جبکہ شمشیر بہادر آئی وہ اپنی باپ کے جگہہ پر جانشین ہوئے سنہ ۱۸۰۴

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۰	۱۳	سکن نواب صاحب	مسکن نواب صاحب و نواب صاحب
ایضاً	۱۴	عدالت	عدالت ہای
۱۱۱	۹	آمدنی	آمدنی کی
ایضاً	۱۳	بی نمدہ	بی عمدہ
ایضاً	ایضاً	گورنمنٹ	گورنمنٹ سی
ایضاً	۱۴	چھوڑدینی کے	چھوڑدینی پر
۱۱۳	۷	کنجراج گر	گجراج گر
۱۱۴	۱۲	وفات پایا اور اونکا وثیقہ	وفات پائی اور ستاون روپیہ گورساہی جسکی سکہ کمپنی ایکاون روپیہ آٹھ آنہ دس پائی ہوئی تمام گیان کنور بیوہ جگت بہادر بحال رکہ گیا تہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
			بموجب حکم ۵ مارچ سنہ ۱۸۳۳ ضبط سرکار ہوئی نمبر ۳ کنور راج گرنی واقعہ امئی سنہ ۱۸۳۶ وفات پائے اور وثیقہ اونکا بنام اونکی تین لڑکون مندرجہ ذیل کی بحصص مساوی بحال رہا اور ہر ایک کی حصہ مین ایکسو چھتیس ۱۳۶ روپیہ ۹ آنہ کو رسائی کے ایکسو اکیس ۱۲۱ روپیہ گیارہ آنہ پانچ پائی ہوئی پڑا +
		کنور مہندر اندر گر	کنور کالی کرپال گر کنوار شیر گر
			نمبر ۴ کنور اوتم گرنی واقعہ ۱۲ مئی سنہ ۱۸۱۵ع مین وفات پائی اور اونکا وثیقہ
۱۱۵	۱	بقیدہونا	بقید حیات ہونا
ایضاً	۴	بار روپیہ ماہوار	بارہ روپیہ ماہوار
ایضاً	۷	موجودنا	موجود ہونا
۱۱۶	۲	نان کنورہ	مان کنور
ایضاً	۹	نمبر ۱ اور نمبر ۲ و نمبر ۳	نمبر ۱ و نمبر ۳
۱۱۷	۱	اسکندگر	اسکندر گر
ایضاً	۵	ماہوار	ماہوار سے
۱۱۸	۲	تذکر	تذکرہ
ایضاً	۳	بقراعت	بقرأت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۱	۷	تحصیل کی	تحصیل کا
۱۲۱	شرح مندرجہ ذیل صفحہ ۱۲۱ خلاف اصل کاتب کتاب سے لکھنے سے رہ گئی سوا بخانہ صحیح مین مرقوم کی گئی	بشرح خانہ سطر	اگرچہ حسب روایات زبانی محققان و معتبران وقت جاؤن کے پایا جاتا ہے از نواب فرخ آبادی بعہد حکومت راجہ چہتر سال سے بمقابلہ اوٹھایا مگر از روی تحریر مسٹر پاگسن صاحب وقوع اوسکا بعہد راجہ جگت راج جیساکہ پیشتر ذکر آچکا ہے واضح اور تحریر کو بہ کیفیت زیادہ اعتبار ہے لیکن تقسیم ہونا ملک کا متن حصون پر بعہد راجہ چہتر سال ہر حالمین صحیح ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۲	۴	فاحش	فاشش
ایضاً	۱۴	[illegible]	[illegible]
۱۲۳	۹ نمبر	[illegible]	[illegible]
۱۲۴	۴ نمبر	پٹہ واری	پٹدواری
ایضاً	۶ نمبر	[illegible]	[illegible]
۱۲۵	۹ نمبر	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۱۴ نمبر	[illegible]	[illegible]
۱۲۶	۷ سطر	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۶ نمبر	[illegible]	[illegible]
۱۲۷	۱۶ نمبر	[illegible]	[illegible]
۱۲۸	۷ سطر	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۹	۱۱	کراناکپور	کرامانک پور
ایضاً	۱۲	سب جمنے	سب جمعے
۱۳۰	۱	سونی پت	سون پت
ایضاً	۴	گیاس	گیارس
۱۳۱	۳	وتہیروے	این روے
۱۳۲	۹	آیا صاحب	آبا صاحب
۱۳۳	۲	ایضاً	ایضاً
ایضاً	۴	حسب نواب صاحب	حسب درخواست نواب صاحب
ایضاً	۱۴	سمادلہ	تبادلہ
۱۳۴	۳	منعقد	منعقدہ
ایضاً	۹	سنہ ۱۸۰۶	سنہ ۱۸۰۶ بمقام باندا
ایضاً	۱۰	عہدنامہ بمقام بانا السابن	عہدنامہ بسایین
۱۳۵	۷	استطال	استظلال

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۵	۱۱	عیوض	عوض
ایضاً	۱۴	سرکار	اہالی سرکار
۱۳۶	۷	انخفاد	احفاد
۱۳۷	۶	بہروقت	ہروقت
۱۴۰	۱۲	برادر	برادران
۱۴۱	۳	ممالک	ملک
ایضاً	۶	معمور	حاضر
۱۴۲	۷	باسترضائے	بترضائے
ایضاً	۱۲	سلدہ بود	از روی
۱۴۵	۷	بیجا بکسی	بیجا نسبت بکسی
۱۴۶	۹	تعز الیہ	مغز الیہ
۱۴۷	۱۵	بلونت را	بلونت راو وکیل
۱۵۱	۱۲	بالاراو	بالاراو صاحب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۲	۱	پچھمن	پچھمین
۱۵۳	۱	دریا فتے	دریا فتنے
۱۵۵	۷	حکومت	حکومت رئیس
ایضاً	۱۴	سنہ مذکور	سمبت مذکور
۱۵۶	۶	چنانچہ	چنانچہ جو
ایضاً	۸	طامسن	جی طامسن
۱۶۰	۴	عمایل	عُمّال
ایضاً	۵	ہین	نہین ہوئے
۱۶۱	۲	مخیل	متخیل
۱۶۲	۳	واقع غریب	واقعہ غریب
ایضاً	۶	بحسن وانتظام	بحسن انتظام
۱۶۳	۲	خو	خود
۱۶۴	۳	گگمان	کمانڈ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۸	۷	سفیدہر	سفید تر
ایضاً	۹	نصب کردی	نصب کی
ایضاً	۱۰	بی موضع	بی موقع
۱۷۰	۱۰	سب کی تنخواہ	سب کی تنخواہ
۱۷۵	۷	بل تنخواہ	تنخواہ مال
۱۷۸	۸	[illegible]	[illegible]
۱۷۹	۲	[illegible] ۹ بسوہ	[illegible] ۹ بسوہ
ایضاً	۳	مادہوگڈہ ۱۹ بسوہ	۱۹ بسوہ
ایضاً	ایضاً	مادہوگڈہ ۱۲ بسوہ	۱۲ بسوہ
۱۸۰	۱	[illegible]	[illegible] ۲۳ر۶ پائی
۱۸۶	۱	جاگیرون	جاگیرون مین
۱۸۷	۹	تہوڑر	تہوڑا
۱۸۸	۲	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۹	۴	گورامراٹھور	گورا راٹھور
۱۹۰	۶	بسم	صسم
۱۹۱	۱	ودودستہ	ودوشتر
ایضاً	۵ سطر جملہ آخر	ساایکڑ	عاایکر
ایضاً	۷	مرانکڑموتی	رانکڑہوستے
ایضاً	۱۰	گرہو	گڈہر
۱۹۲	۱	واجبے	واچہاجے
ایضاً	۱	بل	پُل
۱۹۴	۱۰	کمتریحیا	کمریچہا
۱۹۵	۱۵ ازرقبہ کل	بمسنہ	ہوسہ
۱۹۶	۱۰	باحی	باسبے
ایضاً	۱۳	تاباھم	بایام
۲۰۰	۱۱ نمبر لائق جوت	صہ ایکر	۱ صہ ایکر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۱	۱۳	رحبیت پورہ	اجیت پورہ
ایضاً	۱۴	ریٹرورا	ایرورا
۲۰۲	۵	پہوگگہنان	پہولگہنان
ایضاً	۸	جوڑا	جورا
ایضاً	۱۳	سواری	سوراری
۲۰۳	۱۳	پولنے	پوہتے
۲۰۵	۹	مہادیو	شیادیو
۲۰۶	۷	اواوارہ	اوروارہ
۲۰۷	۱۴	نرودبلکورا	نرودابلکورا
۲۰۸	۶	بچپیرا	بچپیہرا
۲۱۱	۱۳	الف حاصہ	الف بحاملہ صہ ۳ ربع پائی
۲۱۳	۵	آگی اویگا	گورسرای ین آویگا
۲۱۷	حاشیہ سرکانہ	الف بیاسہ	الف بیاسہ ۱ہر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۷	۱۰	کی مشہور	کی نسبت اور دگانو کی مشہور
۲۲۱	۶	میزان ندارد	۵م
۲۲۵	۱۱	حیسیت	حیثیت
۲۳۷	۹	بدتماش	اشخاص بدقماش
۲۳۹	۵	حال	حال سے
ایضاً	۶	حکمتون	حکومتون
ایضاً	۹	رہتہ	اُہمہ
ایضاً	۱۱	ایک کام	صرف ایک کام
۲۴۰	۴	افسر پولس	افسر پولیسے
ایضاً	۵	کیا ہی	کیا ہے
ایضاً	۱۰	روزگار	عرصہ روزگار
ایضاً	۱۲	امیر	اُمر
۲۴۱	۲	افسر پولس	افسر پولیسے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۱	۱۰	صاحب کو	تحصیلدار صاحب کو
۲۴۲	۴	سبب سے	بہت سی
ایضاً	۸	صدر اپنے مفصل	صدر امینی و منصفی مفصل صدر اپنے مفصل
ایضاً	۱۱	ٹرہی لکھو کے	ٹرہی لکھی ہوی آدمیون کے
۲۴۴	۳	راجہ جیند	راجہ جی جیند
ایضاً	۵	چار ہزار	اور سرکار مین چار ہزار
۲۴۵	۹	مسند	سند
۲۴۸	۱۳	سنہ ۱۸۴۹	سنہ ۱۸۳۹
۲۵۳	۷	مات	سات
۲۶۰	۶	فاحشر	فاحش
۲۶۳	۱۰	جتنک	ہتک
۲۷۴	۷	کی ہی	کی واقع ہے
ایضاً	۱۰	گہی	گہی جہان سی دور دور جاتا ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷۴	۱۵	سطر خال	تفصیل جہات تا حدم	۲۷۹	۱۲	سال	سال مین
۲۷۵	۷	بکتھرا	بکھرا	ایضاً	۱۴	حد ساگر	ضلع ساگر
۲۷۸	۴	دپٹی مجستریٹ	مجسٹریٹ	۲۸۰	۱۴	بقید	بصد
ایضاً	۱۱	ہوگا کہ جب	ہوگا جیسا کہ صفحہ ۱۷۱ مین مندرج ہوا ہے کہ جب	.	.	.	.

شرح بعض غلطیون کے

صفحہ ۲ سطر ۶ مین لکھا ہے جبکہ تحصیل ضروری تا سطر ۹ مشکور رہونگا اور تک سو در اصل حسب ذیل لکھی جانی چاہئیے ٭

جبکہ تحصیل ضروری علوم انگریزی و فارسی سے فراغت حاصل ہوئی جندی

اور باقی عبارت اصل کتاب مین خط خفی سے نوٹ یعنی تذکرہ و شرح کی طرح بر حاشیہ مرقوم ہونا چاہئے تہا جیسا کہ اصل مین تو فہم مطلب مین دقت نہ پڑتی اور عبارت مشکوک نہ ہوتی ٭

علم انگریزی مجھی مدرسہ کانپور مین بفیضان تعلیم مسٹر جی بیٹن صاحب مدرس مدرسہ و فارسی بہ تدریس جناب قبلہ گاہی پنڈت آتما رام صاحب حاصل ہوا سو مین مدت العمر اونکا ممنون و مشکور رہونگا فقط

۱ غلط صفحہ وسطر مندرجہ ذیل مین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۰	۵	ح	نسلاً بعد نسلٍ
۱۴۱	۸	ح	
۱۴۳	۵ و ۹	ح	
۱۵۷	۱۱ و ۱۲	ح	
۱۷۸			
۱۸۹			

غلط صفحہ وسطر مندرجہ ذیل مین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۷	۱۰	نسلاً بعد بنسلا	نسلاً بعد نسلٍ
۲۴۶	۷	وبطناً بعد بطناً	وبطناً بعد بطنٍ

۲ صفحہ ۱۷۹ مین علاقہ کہوکہار کی میزان نہین دی ہی سو بہ تفصیل ذیل جانیے

میزان

تعداد اراضی معافی	تعداد اراضی باغات	کل
تمامی لکہ ۳ بسوہ	معہ حالی ۱۴ بسوہ	جامع لکہ ۷ البسوہ

۳ جو نوٹ یعنی تذکرہ بخط باریک صفحہ ۲۴۶ کی حاشیہ پر بعنید شرح حال صاحبان اشتشتہ
لکہا ہی وہ متعلق ہے صفحہ ۲۲۹ سی اور وہین حاشیہ مذکور پر لکھا جانا چاہیے تہا

۴ جو نوٹ یعنی تذکرہ بخط باریک صفحہ ۲۴۶ کی حاشیہ پر روایتاً مرقوم ہوا ہی وہ متعلق
ہی صفحہ ۲۴۱ سی اور وہین حاشیہ صفحہ مذکور پر لکھنا چاہیے تہا ۔

جو اور تذکرات کہ اصل کتاب مین حاشیہ اوراق میز اپنی اپنی موقع ومحل
پر بخط باریک مرقوم ہوئی تہی اور طبع کیوقت داخل متن کتاب کردی گئی اب اونکا
ذکر موجب طوالت غلطی نامہ اور صحت لا علاج ہے فقط

نقشہ نسب نامہ بندیلوئمین کہیت سنگہ ولد لچہمن سنگہ کی نام کی پاس لکہنے سی رہگیا ہے
انہین بعد بار بجہت جیت پور ملا

نقشہ نسب نامہ بندیلوئمین لادہو پال سنگہ ولد پرتہی کی نام کی پاس بخط جلی
لکہنا چاہئے تہا جاگیردار حال جگنے جیسا اور راجاون کے نام پاس لکہا ہی لیکن کاتب نے
سہوسی عبارت متعلق ہردول کی بیچمین لکہدیا کہ اس سے وہ عبارت خبط ہوگئی پڑہنی والے
براہ مہربانی الفاظ جاگیردار حال جگنے کو متعلق مطلب جیجہ ترہ ہردول تصور نفرمادین
اور اور ناموئمین یا حروف مین جو کہین لکہنے مین غلطی سہواً واقع ہوئی ہے
سو صحت اوسکے اب ناممکن ہے فقط

الانسان مرکب من الخطا والنسیان